عنوان	میرا عشق میری ضد
لکھاری	مونہ رضوان
پلیٹ فارم	ناول ہی ناول "اور" آن لائن ویب چینل
پبلیشر	ناول ہی ناول "اور" آن لائن ویب چینل
ویب سائیٹ	NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com
واٹس ایپ	+923155734959
جی میل	NovelHiNovel@Gmail.Com OnlineWebChannel @Gmail.Com

انتباہ !

یہ ناول "ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل "کی ویب سائٹ نے لکھاری کی فرمائش پر آپ سب کے لیے پیش کیا ہے۔

اس ناول کا سارا کریڈٹ رائٹر کو جاتا ہے۔اس ناول میں غلطیاں بھی ممکن ہیں کیونکہ انسان خطا کا پتلا ہے تو اس ناول کی غلطیوں کی زمہ دار ویب نہیں ہو گی صرف اور صرف رائٹر ہی ہو گا ویب نے صرف اسے بہتر انداز سے سنوار کر آپ سب کے سامنے پیش کیا ہے۔اس ناول کو پڑھیے اور اس پر تبصرہ کر کے رائٹر کی حوصلہ افزائی کیجیے۔

اپنے ناولوں کا پی ڈی ایف بنوانے کے لیے واٹس ایپ پر رابطہ کریں

+923155734959

اس ناول کے تمام رائٹس "ناول ہی ناول"،" آن لائن ویب چینل "اور لکھاری کے پاس محفوظ ہیں۔لکھاری یا ادارے کی اجازت کے بغیر ناول کاپی کرنا یا کسی حصہ کو شائع کرنا قانوناً جُرم ہے،

Novel Hi Novel & Online Web Channel

السلامُ علیکم !

ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کے لیے لایا ایک سنہری موقع

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنے قلم کی آواز کو لوگوں تک پہچانا چاہتے ہیں، تو اپنی لکھی گئی کوئی بھی تحریر (حمد، نعت، ناول، افسانہ، آرٹیکل، ریسیپی، نظم، غزل، اقوال) یا جو بھی آپ کے ذہن میں ہو اور آپ لکھنا چاہتے ہیں، ہم تک پہچائیں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل بنے گا وہ سیڑھی جو آپ کو آپ کی پسندیدہ ویب سائیٹ تک پہنچانے کا ذریعہ بنے گا۔ اگر آپ اپنی تحریریں ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل کی ویب سائیٹ میں دینا چاہتے ہیں تو رابطہ کریں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کو آپ کے عین مطابق پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے تو جلدی سے قلم اٹھائیں اور لکھ ڈالیں جو آپ کے ذہن میں مرکوز ہے۔ شکریہ !

اپنی تحریریں ہمیں اس پتہ پر ارسال کریں۔

NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com

NovelHiNovel & OWC Official

NovelHiNovel@Gmail.Com

OnlineWebChannel @Gmail.Com

03155734959

میرا عشق میری ضد

مونہ رضوان کے قلم سے

این ایچ این اور او ڈبلیو سی پبلیشرز

موم،موم،موم،کدھر ہیں آپ؟؟

i am getting late mom.

عائزہ تیزی سیڑھیاں اترتی اپنی ماں حمیرا کو آوازیں دیے رہی تھی۔۔

یہ ہوں۔یہاں کچن میں۔۔۔۔حمیرا نے کچن سے ہی ہانک لگائی۔۔موم کیا ہے

یار۔۔آپ کو پتا ہے میں کالج جا رہی ہوں مگر پھر بھی میرا ناشتہ نہیں بھیجا ابھی تک۔

عائزہ نے غصے سے اپنی ماں سے انتہائی بدتمیزی کی۔۔

بس بیٹا ابھی زین کو ناشتہ دیا ہے تمہارا ریڈی ہے میں ابھی لاتی ہوں۔۔۔

حمیرا نے مصروف سے انداز میں اسے جواب دیا

زین بھائی چلے گے ہیں کیا؟؟

عائزہ نے چونک کر پوچھا

ہاں چلا گیا ہے وہ لیٹ ہو چکا تھا اس لیے۔۔۔

حمیرا کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی عائزہ چلا اٹھی

کیا مطلب لیٹ ہو چکے تھے۔۔ہاں؟؟جانتے ہیں ناسب کہ میں نے کالج جانا تھا اور بھائی مجھے ڈراپ نہیں کرنے والے تھے؟؟

عائی زہ کی اس قدر بدتمیزی سے کہنے پر حمیرا بیگم بمشکل آنسوؤں روک پائی تھیں۔۔

اس گھر میں میری تو کوئی ویلیو ہی نہیں ہے۔۔۔

عائی زہ غصے سے پیر پٹختی واپس سیڑھیاں طے کر کے کمرے میں چلی گئی۔۔

حمیرا نے اپنے بہتے ہوئے آنسوؤں کو صاف کیا اور ٹرے اٹھا کر اس کے کمرے کی طرف چل پڑیں۔۔

آپ ابھی کے ابھی واپس آرہے ہیں سمجھے مجھے ڈراپ آپ ہی کریں گے ورنہ میں کالج نہیں جارہی۔۔۔

آپ کو پتا تھا نا کہ آج فرسٹ ڈے ہے کالج میں لیکن نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔آپ کے لیے آفس ضروری ہے۔۔۔

عائی زہ زین سے لڑنے میں مصروف تھی۔۔ حمیرا بیگم نے ٹرے ٹیبل پر رکھی ۔۔کھٹکے کی آواز پر عائی زہ نے مڑ کر دیکھا اور غصے سے ایک بار پھر چیخی

آپ ناک کر کے اندر نہیں آسکتی کیا؟؟؟

وہ سوری بیٹا میں بھول گ ئی۔۔۔

حمیرا بیگم کسی مجرم کی طرح وضاحت دینے لگیں۔۔

عائزہ ان کی بات پر رخ موڑ کر دوبارہ سے زین سے لڑنے میں مصروف ہو گ ئی۔۔اور آخر کچھ دیر بعد زین نے اسے ڈرائیور کے ساتھ جانے کے لیے راضی کرلیا۔۔۔

بیٹی کو پرسکون دیکھ کر حمیرا بیگم بھی مطم ئن ہوتی کمرے سے باہر نکل گ ئیں۔۔۔

××××××××××××××_

××××××××××××××_

عائزہ ۔۔۔۔۔ تم آگ ئی کب سے ویٹ کر رہی ہوں کہاں رہ گ ئی تھی۔۔؟

سدرہ(عائزہ کی دوست) نے کالج گیٹ سے اسے داخل ہوتے دیکھ کر فوراََ لیٹ آنے کی وجہ پوچھی

کچھ نہیں بس ویسے ہی ہو گ ئی۔۔ چل اپارٹمنٹ کدھر ہے؟؟

عائی زہ نے بے دلی سے اس سے بات کی ۔۔اس کا موڈ بلکل آف تھا اس وقت وہ کسی کے بات نہیں کرنا چاہتی تھی مگر وہ جانتی تھی سدرہ اتنی آسانی سے اس کی جان نہیں چھوڑنے والی تھی۔۔۔

یاررر اپارٹمنٹ کا تو مجھے بھی نہیں پتا چل کسی سے پوچھ لیتے ہیں۔۔۔

سدرہ نے بھی لاعلمی کا اظہار کیا اور آخر میں مشورہ بھی جھاڑ دیا

ایکسکیوز می بات سنیں۔۔۔

کسی لڑکے کے پکارنے پر وہ دونوں رکیں اور پلٹ کر آواز کی سمت دیکھا۔۔۔

یسسس۔۔۔عائی زہ نے اس لڑکے کو بغور دیکھ کر کہا جو شکل سے ہی آوارہ لگ رہا تھا اس کے ساتھ دو تین لڑکے اور بھی تھی۔۔۔

آپ کافی خوبصورت ہیں اور شائد نیو ایڈمیشن بھی ہیں۔۔ فرینڈ شپ کر لیں میرے ساتھ۔۔۔

اس لڑکے نے اپنے کالر کو جھاڑتے ہوئے ایسے کیا جیسے وہ عائی زہ کا پرانا رشتہ دار ہو

بڑی مہربانی آپ کی مگر ہمیں آپ سے دوستی نہیں کرنی۔۔۔

عائزہ نے سہولت سے انکار کیا۔۔

میڈم اتنا ایٹیٹوٹ کس بات کا جب کہا ہے تو کرلو دوستی خوب عیش کرواؤں گا ۔۔

اس لڑکے نے بغور عائزہ کا جائزہ لیا جو اس وقت جینز اور ٹاپ پہنے سٹالر کو گلے میں رول کیے اور بالوں کی ٹیل پونی کیے ہلکے سے میک اپ میں قیامت ڈھا رہی تھی۔۔۔

کیا مطلب ہے تمہارا۔؟ایسے باز نہیں آئے گا نا تو۔۔ تو رک میں بتاتی ہوں۔۔۔

عائزہ نے اپنا بیگ سدرہ کو تھمایا اور آگے بڑھ کر اس لڑکے کے سامنے آکھڑی ہوئی۔۔

ارے ارے آپ لڑنے لگیں۔۔۔ لڑکے کے ساتھ کھڑے ایک اور لوفر نے آواز کسی جس پر باقی لڑکے بھی قہقہہ لگانے لگے

ویسے اتنی پاک ہو نہیں جتنی بنتی ہو سب پتا ہے مجھے نجانے کتنوں کے ساتھ عیاشی کرتی ہو کچھ دن میرے ساتھ رہ لو۔۔۔۔۔

اس لڑکے نے آوارگی اور بے ہودگی کی حد ہی پر کر ڈالی

یو باسٹرڈ۔۔۔عائزہ نے غصے سے اس لڑکے کے منہ پر تھپڑ رسید کیا

وہ لڑکا اس حملے کو تیار نہیں تھا اس لیے بوکھلا گیا

آئندہ اگر میرے آس پاس بھی پھٹکے تو زندہ گاڑ دوں گی ۔۔۔۔

عائزہ اسے وارن کرتی ہوئی غصے سے پلٹ گئی۔۔۔

سدرہ اسے آوازیں دیتی اس کے پیچھے لپکی۔۔۔۔

یہ تھپڑ بہت مہنگا پڑے گا تجھے۔۔۔۔۔

اس لڑکے نے اپنے گال پر ہاتھ رکھے غصے سے خود کلامی کی

کیا ہے یہاں کوئی تھیٹر چل رہا ہے کیا دفع ہو جاؤ

سب لوگوں کو تماشہ دیکھتے دیکھ کر اس کا پارہ مزید ہائی ہوا تھا۔۔وہ غصے سے کالج کے گیٹ

سے نکلتا چلا گیا۔۔۔۔۔

×××××××××××××۔

×××××××××××××۔

لنچ بریک میں وہ دونوں کینٹین میں بیٹھی برگر کھانے میں مصروف تھیں۔جب وہاں ایک

لڑکی آئی۔

ہیلو۔۔۔۔

ہائے

سدرہ نے مسکرا کر ہاتھ ملایا عائزہ نے بھی لاپرواہی سے اسے دیکھا اور دوبارہ برگر کھانے میں مصروف ہو گئی۔۔

میں حرا ہوں۔۔آپ سے سینئیر۔۔۔

حرا نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے تعارف کروایا

کوئی کام تھا کیا؟

عائزہ نے اکتا کر بے زار لہجے میں پوچھا تو وہ لڑکی چونکی

جی کام ہی تھا۔۔حرا کو وہ لڑکی کافی مغرور لگی تھی مگر پھر بھی لحاظ کر گئی کیوں کہ وہ نیو جوائن تھی۔۔

آپ بولیں کیا کام تھا آپ کو

سدرہ نے حرا کے منہ کے زاویے بدلتے دیکھے تو اسے اپنی طرف متوجہ کیا

صبح آپ کو بلال کے ساتھ بحث نہیں کرنی چاہیے تھی۔وہ بہت لوفر ہے سب لڑکیوں کو ایسے ہی تنگ کرتا ہے مگر تھپڑ کھا کر وہ زیادہ غصہ ہو گیا تھا آپ کو کوئی نقصان نہ پہنچا دے۔۔

حراسدرہ سے بات کررہی تھی مگر دیکھ عائزہ کی طرف رہی تھی جس کے چہرے پر

لاپرواہی تھی

وہ جو کر سکتا ہے کرے میں ڈرتی نہیں ہوں اس سے اور تم اپنے لیکچرز لے کر نکلو یہاں

سے زیادہ فری مت ہو۔۔

عائزہ نے اپنی مغرور طبیعت کی وجہ سے اسے بھی بے عزت کر کے وہاں

اٹھا دیا حرا پیر پٹختی وہاں سے نکل گ ئی۔۔

کیا ضرورت تھی بدتمیزی کرنے کی تم کب سدھرو گی عائزہ۔۔۔۔

سدرہ نے غصے سے اسے ڈپٹا۔۔۔عائزہ ایک لاپرواہ نگاہ سدرہ پر ڈال کر کاونٹر

پر بل دینے چلی گ ئی۔۔ سدرہ ایک ٹھنڈی آہ بھر کر اپنا بچا ہوا برگر

ٹھونسنے لگی۔۔

_××××××××××××

_××××××××××××

اَلسَلامُ عَلَیکُم خالہ

حمیرا جو پودوں کو پانی دے رہی تھیں سلام کی آواز پر چونک کر پلٹی۔۔۔سامنے کھڑے اپنے خوبرو بھانجے کو دیکھ کر وہ پانی کی بالٹی وہیں چھوڑ کر مسکراتی ہوئی اس کی طرف بڑھی۔

وَعَلَیکُم السَّلَام

میرا بچہ آ گے تم چلو اندر آؤ۔۔۔ حمیرا اس کے سر پر پیار کرتی اسے اندر لے آئی یں۔۔

خیریت سے رہے تم کیسا رہا مشن تمہارا۔۔۔

حمیرا اس کے ساتھ صوفے پر بیٹھتی ہوی پوچھنے لگیں

بس خالہ آپ ک دعائیں تھیں میں کامیاب رہا اب ایک ہفتہ چھٹی ہی ہے۔۔۔

عرشمان نے تھکے تھکے انداز میں کہا۔۔۔وہ کافی تھکا ہوا تھا تین دن بعد وہ واپس لوٹا تھا اس دوران نہ وہ نیند لے سکا تھا اور نہ ہی کچھ سہی سے کھا پی سکا تھا۔۔

چلو تم فریش ہو جاؤ میں کھانا لگاتی ہوں پھر کچھ دیر آرام کر لینا

حمیرا اس کی تھکان کو بھانپ کر کہنے لگیں

جی بہتر۔۔

عرشمان اٹھ کر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔۔۔ سیڑھیاں چڑھ کر وہ دائیں طرف مڑ گیا مگر پھر رک کر بائیں جانب عائزہ کے کمرے کو دیکھا ۔۔ پھر سر جھٹک کر اپنی کمرے کی جانب چلا گیا۔۔۔۔

کھانا کھا کر وہ سو گیا۔۔۔ آنکھ کسی شور کی آواز پر کھلی۔۔۔ وقت دیکھا تو شام کے پانچ بج رہے تھے۔۔۔ اس نے اٹھ کر کھڑکی سے پردے سرکائے تو سامنے کا منظر دیکھ کر اس کی رگیں تن گئیں

عائزہ کسی بات پر حمیرا سے بدتمیزی کر رہی تھی اور حمیرا خاموشی سے کھڑی اسے بے بسی سے سن رہی تھیں۔۔۔

وہ اس وقت سفید شرٹ اور بلیک ٹراوزر میں ملبوس تھا۔۔ اس نے کپڑے بدلنے کی بھی زحمت نہ کی اور آناً فاناً لان میں پہنچ گیا۔۔۔

یہ کس لہجے میں بات کر رہی ہو۔۔۔

عرشمان کی غصیلی اور گرج دار آواز پر اس کی چلتی زبان کو بریک لگ ئی۔۔۔

آآآپ۔۔۔۔ عائزہ اسے وہاں دیکھ کر دنگ رہ گئی تھی۔۔

یہ کس طرح بات کر رہی ہو تم خالہ سے۔۔۔۔۔۔😡۔

عرشمان نے غصے سے اس کا بازو دبوچا تو اس کی سسکی نکلی۔۔۔

بیٹا کچھ نہیں ہوا غصہ مت کرو۔۔۔

حمیرا نے اسے روکنا چاہا مگر عرشمان نے ہاتھ کے اشارے سے انہیں چپ کروا دیا۔۔

بولو چپ کیوں ہو۔۔۔۔ عرشمان کی دھاڑ پر اس نے ڈر کر بولنا شروع کیا.

وہ۔ موم نے میرا فیورٹ ڈریس۔۔ ملازمہ کو دے دیا۔۔۔

خالہ۔۔۔ عرشمان نے گردن موڑ کر حمیرا کو سوالیہ پکارا

اس کی بیٹی کا جنم دن تھا تو میں نے وہ ڈریس دے دیا ویسے بھی یہ پہنتی کب تھی۔۔اسے تو وہ اچھی نہیں لگتی تھی تو میں نے۔۔۔۔۔

حمیرا بیگم نے تفصیل بتائی تو عائزہ نے منہ کے زاویے بگاڑے

میں پہنوں یا نہ پہنوں اپ نے بنا پوچھے کیوں۔۔۔۔۔

عائزہ کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی عرشمان نے اس کے بال مٹھی میں جکڑ لیے

ہزار بار سمجھایا ہے سدھر جاو مگر تم ایسے نہیں مانو گی۔۔۔

سوری بولو خالہ کو ابھی کے ابھی

۔۔۔عرشمان نے جھٹکے سے اسے حمیرا کے سامنے کھڑا کیا۔۔

حمیرا تڑپ کر آگے بڑھیں

س سوری موم۔۔۔عائزہ نے سوری کا احسان جھاڑا اور روتی ہوی اندر چلی گی

بیٹا غصہ مت کیا کرو بچی ہے۔۔۔ حمیرا نے اسے ایک بار پھر سمجھانے کی ناکام کوشش کی اور عائزہ کے پیچھے اس کے کمرے میں چلی گئیں۔۔۔

عرشمان نے غصے سے اپنے بالوں میں انگلیاں پھیریں

مگر اس کا غصہ کم ہونے کے بجاے بڑھتا جارہا تھا۔

رونا بند کرو اب بس۔۔کچھ نہیں ہوا میں اسے سمجھاوں گی کہ اب تمہیں کچھ نہ کہے۔۔بلکہ ڈانٹوں گی۔۔۔

حمیرا کب سے بیٹھی عائزہ کا سمجھا رہی تھی مگر وہ رونے سے باز نہیں آرہی تھئی۔موم آپ مجھے ہی سمجھاتی ہیں وہ لاڈلے ہیں آپ کے ان کو بھی کچھ بولیں زیادہ سر چڑھا رکھا ہے۔۔۔

عائزہ نے اپنی ماں سے ہمیشہ کا کیا ہوا گلہ دوہرایا

بس میری بچی رونا بند کرو اگنور کیا کروں جانتی ہو ناوہ ایسا ہی ہے جلدی غصہ کر جاتا ہے بس تم دھیان مت دیا کروں۔۔۔

حمیرا نے اپنی لاڈلی اور اکلوتی بیٹی کو گلی سے لگا کر چپ کروایا۔۔۔

بس کریں اب زیادہ نہ چپکیں مجھے الرجی ہوتی ہے آپ جائیں میں ٹھیک ہوں۔۔

عائزہ نے بھی صدا کی انا اور اکڑ کو بیچ میں لایا تھا۔۔

اچھا اب خوش خبری تو سن لو۔۔۔

حمیرا بیگم نے نارمل ہوتے ہوئے مسکرا کر کہا

بولیں اب کیا خوش خبری ہے۔۔۔

کل تمہارے بابا واپس آرہے ہیں اور ساتھ میں ثمن بھی آرہی ہے۔۔۔

واقعی ؟؟؟؟

حمیرا بیگم کی بات پر عائزہ خوشی سے اچھل پڑی۔

اپنے بابا یعنی منظور شاہ میں تو اس کی جان بستی تھی اور اس کی واحد گہری دوست اور کزن اور عرشان شاہ کی اکلوتی بہن ثمن جو بہت نٹ کھٹ سی تھی اس میں تو سب کی جان بستی تھی۔۔۔

_××××××××××××

_×××××××××××××

حمیرا بیگم منظور شاہ کی دوسری بیوی تھیں۔۔ان کی پہلی بیوی نے خودکشی کرلی تھی۔۔کیوں کہ منظور شاہ نے حمیرا سے دوسری شادی کرلی تھی کیوں کہ منظور شاہ ایک امیر زادے تھے اور وہ حمیرا سے محبت کرتے تھے

والدین کے کہنے پر شادی تو کر لی مگر حمیرا کو بھلا نہ سکے یہی وجہ تھی کہ شادی کے چھ سال بعد انہوں نے حمیرا بیگم کو سب کے سامنے اپنی بیوی کے طور پر پیش کر دیا جس پر ان کی بیوی اپنے دو بچے زین اور عائی زہ کے بارے میں سوچے بغیر خودکشی کر بیٹھیں۔۔۔ان کے بعد حمیرا نے بچوں کو دل و جان سے پیار دیا اور پالا پوسا مگر عائی زہ نے ان سے کبھی سیدھے منہ بات بھی نہ کی۔۔۔ باپ کے بے جا لاڈ نے اسے بہت بگاڑ دیا تھا اور دوسرا رشتہ دروں کی سنی سنای باتوں سے اسے لگتا تھا کہ حمیرا نے ہی اس کی ماں کو خودکشی پر مجبور کیا ہے۔۔۔عائی زہ انیس سال اور زین اکیس سال کا ہے

زین عائی زہ کی نسبت کافی خوش اخلاق تھا۔۔

عرشمان کے والد صاحب اس کے بچپن میں فوت ہو گے تھے اور والدہ کچھ سال پہلے ہارٹ اٹیک سے وفات پب گ ئی یں جس وجہ سے عرشمان اور ثمن اپنی خالہ یعنی حمیرا کے ساتھ ہی رہتے تھے۔۔۔دو سال پہلے ہی منظور شاہ اور ثمن دوسرے ملک چلے گے تھے اسکی وجہ منظور شاہ کا کاروبار اور ثمن کا باہر تعلیم حاصل کرنے کا شوق تھا۔۔۔ ثمن کی بیس سال اور عرشمان پچیس سال کا ہے۔عرشمان ایک پولیس آفیسر ہے اور اکثر اپنی جاب کے سلسلے میں دوسرے شہر ہی رہتا ہے۔۔

×××××××××××××-

××××××××××××××-

تم تو ایسے خوش ہو رہی ہو جیسے تمہارے رشتے والے آ رہے ہوں۔۔۔

زین نے یہاں وہاں چکر کاٹتی عائی زہ کو دیکھ کر اسے چڑایا

۔۔ایک تو پہلے ہی اس جل ککڑ نے مجھے ائی یر پورٹ نہیں جانے دیا اوپر سے اتنا لیٹ ہو رہے ہیں اور آپ ہیں کہ باز نہیں آتے ۔۔۔

عائی زہ نے تھک کر صوفے پر بیٹھتے ہوے دہائی دی

آ رہے ہیں وہ لوگ یہیں پر پریشان کیوں ہوتی ہو۔۔

زین نے پیار سے اسکے بالوں میں انگلیاں ڈال کر کہا۔۔

ہارن کی آواذ پر وہ خوش ہوتی اٹھ کر باہر بھاگی۔۔زین بھی مسکرا کر اس کے پیچھے چل دیا۔۔

ڈیڈ۔۔۔۔۔۔

وہ منظور شاہ کے گلے لگتی خوشی سے چیخی تھی

کیسی ہے میری بچی آئی مس یو

آئی مسسس یووو ڈیڈ آئی ایم سو ہیپی۔۔۔۔۔

عائی زہ نے منظور شاہ کے گال پر پیار دیتے کہا

باپ بیٹی کا پیار ختم ہو جائے تو کوئی ہمیں بھی لفٹ کروا لے ہم نے کونسا قرضہ لیا ہے آپ سے

ثمن کی آواذ پر عائی زہ باپ سے الگ ہوتی اس کے گلے جا لگیہ

ثمی ثمی شکر ہے تو آ گ ئی کتنا مس کیا تجھے میں نے۔۔

میں نے بھی بہت مسسس کیا تجھے۔۔۔

ان دونوں کو یوں خوش دیکھ کر منظور شاہ کے چہرے پر مسکراہٹ بکھر گئی۔۔ زین نے بڑھ کو باپ کو گلے لگایا۔۔

عرشمان نے سب پر ایک نظر ڈالی وہاں حمیرا موجود نہیں تھی۔۔وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا اندر چلا گیا جہاں حمیرا بیگم کچن میں سارے جہاں سے بے خبر کھانا بنانے میں مصروف تھیں۔۔۔

لو جی چھپکلیاں چمٹ گئیں اب ایک دوسرے کے ساتھ۔۔۔

زین کی شرارت بھری آواز پر وہ دونوں الگ ہوتی اس کی طرف متوجہ ہوئیں

گینڈے تم تو بلکل نہیں بدلے ویسے ہی سانڈ جیسے ہو۔۔۔

ثمن کہاں پیچھے رہنے والی تھی۔۔۔

بندریا مجھے لگا تھا کینیڈا جا کر شکل پر تھوڑا اثر ہو جائے گا مگر تم تو ویسی ہی چڑیل ہو۔۔۔۔اووو

زین نے الٹی والی شکل بنا کر اسے مزید چڑایا

بھائی بس کریں اب لڑنا بند کریں۔۔۔عائزہ نے بیچ میں ٹانگ اڑا کر ان کی لڑائی کو فل سٹاپ لگایا ورنہ لڑتے لڑتے انہوں نے رات کر دینی تھی۔۔۔

_××××××××××××

_×××××××××××××

ارے بیگم صاحبہ جب سے آئے ہیں آپ کاموں میں ہی لگی ہیں ہمیں بھی کوئی لفٹ کروا ہی دیں۔۔

منظور شاہ نے کپڑے استری کرتی حمیرا کو اپنی طرف متوجہ کیا

بس یہ آخری جوڑا استری کر لوں عرشمان کا پھر آئی ۔۔

حمیرا نے جلدی سے جوڑا استری کر کے ہینگ کیا اور منظور شاہ کے پاس آ کر بیٹھ گ ئی یں

کام کرنے کی عادت چھوڑ دیں اب۔۔ ملازمہ رکھ لیں۔۔۔

منظور شاہ نے حمیرا کے تھکے چہرے کو دیکھ کر کہا۔۔۔

کام کرنے سے انسان کا جسم چست رہتا ہے اور ویسے بھی اپنے بچوں کے کام ملازمہ سے کروانا اچھا نہیں لگتا مجھے۔۔۔۔ میں ہوں نا اپنی اولاد کے سب کام کروں گی۔۔۔۔

حمیرا نے پرجوش لہجے میں آنکھوں میں چمک لیے کہا تو منظور شاہ مسکرا دیے۔۔

_××××××××××××

_×××××××××××××

ماشا٦اللہ ماشا٦اللہ یہ اتنا تیار شیار ہو کر کہاں جا رہے ہو بھ ئی۔۔۔

ثمن نے تیار ہوئے زین کو دیکھ کر کہا

ڈیٹ پر جا رہا ہوں دو تین لڑکیاں ہیں دیر ہو جائے گی گھر آنے میں۔۔

زین نے سنجیدگی سے بتایا مانو کسی ضروری کام پر جا رہا ہو۔

ڈیٹ وہ بھی تم اچھا مزاق ہے۔۔۔۔

ثمن نے عادت سے مجبور اسے چڑایا

کیوں اچھا بھلا ہینڈسم تو ہوں۔۔۔ تم کیوں جلتی ہو۔۔۔

زین نے اسے کے سامنے والے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا یعنی وہ اب لڑنے کی فل تیاری میں آ گیا تھا۔۔۔

جلے میری جوتی۔۔۔ تم جیسے گینڈے سے کوئی اندھی ہی پٹ سکتی ہے ۔۔

ثمن نے لاپرواہی سے اسے تپایا جس پر زین کو اندر تک شرمندگی نے آن گھیرا۔۔اتنا ہینڈسم ہونے کے باوجود اسکی ایک بھی گرل فرینڈ نہیں تھی۔۔۔

تمہیں میں گینڈا لگتا ہوں خود تو چھپکلی جیسی شکل ہے تمہاری۔۔۔۔

زین نے تپ کر جواب دیا جس ثمن نے اسے غصے سے گھورا۔۔۔۔

کاکروچ اواللہ کاکروچ۔۔۔۔۔۔

ثمن کے چیخنے پر زین اچھل کر صوفے پر کھڑا ہو گیا

کہاں ہے کہاں کاکروچ۔۔۔؟؟زین کیڑے مکوڑوں سے بہت ڈرتا تھا۔۔۔

ت تمہاری کمر پر ہے ہائے اللہ۔۔۔۔۔

ثمن نے بمشکل ہنسی دبا کر دوبارہ اچھلتے ہوے اسے بتایا

یااللہ آج بچالے کبھی کوی گناہ نہیں کروں گا۔۔۔

زین ڈر کے مارے دعائیں پڑھتا صوفے پڑ یہاں وہاں اچھل رہا تھا۔۔

رکو میں ہٹاتی ہوں اسے۔۔۔ ثمن نے ہمدردی دکھاتے ہوئے اسے آفر کی تو اس نے جھٹ سے اپنی کمر ثمن کی طرف موڑ دی۔۔

موقعہ پاتے ہی ثمن ایک زوردار مکہ اس کی کمر میں جڑ دیا اور قہقہہ لگاتی بھاگ کر دور جا کھڑی ہوئی۔۔

بندریا مجھے بے وقوف بنایا چھوڑوں گا نہیں تمہیں آج۔۔۔

زین اس کی چال کو سمجھتا غصے سے لال پیلا ہوتا اس کی طرف بھاگا۔۔۔

بچاو بچاو اللہ جی۔۔۔۔۔عائزہ۔۔۔۔خالہ خالو بچاو۔۔۔

ثمن صوفے کے گرد چکر کاٹتی ہوئی زور زور سے چلانے لگی ۔۔زین اسے پکڑنے کے لیے اس کے پیچھے پیچھے بھاگ رہا تھا۔۔

شور سن کر سب اپنے کمروں سے باہر آگ ئے۔۔

کیاہوا کیوں چلارہی ہوں۔۔۔۔

عرشان نے سخت لہجے میں اس سے پوچھا

دیکھیں بھائی یہ مجھے مار رہے ہیں زین۔۔۔

ثمن عرشان کے پیچھے جا کر چھپ گ ئی۔۔

بچے نہیں ہو تم دونوں شرم کرو۔۔۔

عائزہ بگڑتے ہوئے بولی اور دوبارہ کمرے میں چلی گ ئی۔۔ اس کی اچھی خاصی نیند خراب ہو چکی تھی۔۔۔

زین بھی شرمندہ ہو کر رہ گیا۔۔زیادہ عزت افزائی نہ ہو اس لیے چپکے سے ہی گھر سے نکل گیا۔۔۔

ہائے گائز۔۔ کیسے ہو سب ۔۔۔عائزہ مسکرا کر سب سے ملی تھی۔۔ یہ اس کا پرانا فرینڈز گروپ تھا ۔۔جس میں دو لڑکے اور تین لڑکیاں تھیں۔۔

عائزہ۔سدرہ۔مہروش۔عثمان۔فریڈی۔ ان پانچ دوستوں کا گروپ کالج میں کافی مشہور رہا تھا۔۔اب چونکہ انہوں نے یونیورسٹی جوائن کر لی تھی سو ان سب نے ایک ہی جگہ ایڈمیشن

لیا۔۔عائزہ دو دنکی چھٹی کے بعد یونی آئی تھی۔۔ تب تک اس کے فرینڈز بھی چھٹیاں منا کریونی خاضر ہو چکے تھے۔۔۔

عائزہ یار تمہاری کزن کیا آگ ئی ہمیں تو بھول ہی گ ئی تم۔۔۔ فریڈی نے گلہ کیا تو

عائزہ نے مسکرا کر اسے دیکھا

یار تجھے تو پتا ہے میری کزن کے ساتھ کتنی اٹیچمنٹ ہے اسی لیے دو دن چھٹی کرلی اب آگ ئی ہوں نا خوب مستی کریں گے۔۔۔عائزہ اپنے دوستوں میں آکر اپنا وہ مغرور پن بھول جاتی ایک عام سی شوخ سی لڑکی تھی وہ بس ہر ایک پر اپنا آپ ظاہر نہیں کرتی تھی خاص طور پر عرشمان کے سامنے۔۔۔بقول اس کے وہ جل ککڑ تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔،

**وہ دیکھ کیسے اپنے یاروں کے ساتھ بیٹھی ہے۔۔۔اس تھپڑ کا بدلہ بہت جلد لوں گا میں۔۔

بلال اپنے دوست کے ساتھ کینٹین میں داخل ہوا تو وہاں عائزہ اپنے فرینڈز کے ساتھ بیٹھی لنچ میں مصروف تھ۔

وہ جلتا بھنتا غصے سے کچھ کھائے بغیر ہی کینٹین سے نکل گیا پیچھے اس کا دوست اسے آوازیں ہی دیتا رہ گیا۔۔۔

×××××××××××_

××××××××××_

عرشمان بیٹا واپسی کب تک ہے۔؟

رات کے کھانے پر منظور شاہ نے عام سے انداز میں عرشمان سے اس کی واپسی کا پوچھا۔۔

دو دن میں واپسی ہے خالو۔۔کچھ کیس تھا پچھلے ہفتے کافی ٹف تھا اس لیے ایک ویک کی چھٹی لے لی تھی۔۔دو دن بعد واپس جاؤں گا ۔۔۔

عرشمان نے پلیٹ میں پڑے چاولوں کے ساتھ انصاف کرتے ہوئے جواب دیا۔۔

کھا کیسے رہا ہے مانو کتنے سالوں کا بھوکا ہو ہنّنن ۔۔

عائزہ نے اسے یوں کھاتے دیکھ دل میں سوچا۔ تمہیں کیا ہوا ایسے منہ کیوں بنا رہی ہو۔۔۔اس کے ٹیڑھے میڑھے منہ بنتے دیکھ منظور شاہ نے پوچھا جس پر وہ بوکھلا گئی

ڈیڈ آپ کو پتا ہے اسے بیماری ہے ایسے منہ ٹیڑھا کرتی رہتی ہے یہ۔۔۔

زین نے ہنسی دبا کر سنجیدگی سے کہا جس پر منظور شاہ ہلکہ سا ہنس دیے جبکہ عائزہ غصے سے پیچ و تاب کھا کر رہ گئی کیونکہ عرشمان کے سامنے وہ کچھ کہہ بھی نہیں سکتی تھی۔۔اس سب میں ثمن بلکل خاموشی سے کھانا کھا رہی تھی۔۔۔،

یقیناً یہ طوفان سے پہلے کی خاموشی ہے۔۔۔زین نے دل میں سوچا اور آنے والے وقت کے لیے خود کو ذہنی طور پر تیار کرنے لگا۔۔

عرشمان میری روم میں آجاو کچھ کام ہے۔۔۔منظور شاہ میز سے اٹھتے بولے۔۔۔

کھانا ختم کر کے عرشمان اٹھ کر منظور شاہ کے کمرے میں چلا گیا۔۔اس کے اٹھتے ہی عائزہ نے کھانا ایک طرف رکھا اور کھیر کا ڈونگا اٹھا لیا۔۔۔

زین بھائی آپ کو دو دن بعد اچھے سے پوچھوں گی۔۔۔۔

عائزہ زین کو دھمکی دیتی کھیر باؤل میں نکالنے لگی۔۔۔

عائی زہ کھیر مت کھاو یہ جوس لے لو تم۔۔۔

زین نے اسے کھیر کی طرف پیش ورفت کرتے دیکھ کر ٹوکا

نہیں مجھے کھیر کھانی ہے۔۔

عائی زہ نے کورا انکار کیا جس پر زین لب بھینچ کر رہ گیا۔۔۔

آآآاوچ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،،،عائی زہ نے جوں ہی کھیر کی چمچ منہ ڈالی ساری کھیر واپس باہر

آگ ئی۔۔۔۔

اومائی گاڈ کھیر میں اتنا زیادہ نمک اففففف۔۔۔

عائی زہ کرسی سے اٹھتی بدمزگی سے بولی۔۔۔

ثمن نے پانی کا گلاس بھر کر اسکے سامنے کیا مگر اس نے گلاس اٹھا کر دور پھینک دیا۔۔۔

موم آپ کو کھانا بنانا تک نہیں آتا کیا۔۔ کھیر میں نمک کوی ڈالتا ہے وہ بھی اتنا زیادہ۔۔۔

سینس نہیں ہے آپ کو۔۔۔۔۔۔

عائی زہ سیدھا حمیرا پر چڑھ دوڑی۔۔

لیکن بیٹا کھیر تو۔۔۔۔۔

بس کریں اپنی غلطی مان بھی لیں اب جان بھوج کر کرتی ہیں نا سب۔۔۔۔

چپ۔۔۔۔

عائی زہ کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی عرشان کی دھاڑ پر وہ رکی

بس بہت ہوا شرم نہیں آتی ماں ہے وہ تمہاری۔۔۔

عرشمان اور منظور شاہ جو شور سن کر باہر آئے تھے عائی زہ کی بدتمیزی پر کنگ ہو گے۔۔۔

غصے سے عرشمان کی رگیں تن گئی یں تھیں۔۔

آپ نے دیکھا کھیر میں نمک ہے کھا کے دیکھیں ایسی کھیر بھی کوی بناتا ہے بھلا۔۔۔۔

عائی زہ میں نجانے کہاں سے اتنی ہمت آئی کہ عرشمان کے سامنے جواب دے بیٹھی۔۔۔

عرشمان ابھی کچھ کہتا اس سے پہلے زین بول پڑا

کھیر میں نے بنائی تھی جان بوجھ کر نمک ڈالا میں ثمن کو تنگ کرنا چاہ رہا تھا۔۔۔۔

زین کے انکشاف پر جہاں ثمن صدمے میں گئی وہیں عائی زہ کا منہ بھی کھلا رہ گیا

س سوری وہ مجھے معلو معلوم ن۔۔۔

چپ۔۔۔۔۔ عرشمان نے اسکی بات کاٹ دی اس لڑکی کی حرکتوں سے اس کا دماغ خراب ہو جاتا اتنی مغرور اور بدتمیز۔۔۔۔

عرشمان تم جاو کمرے میں چلو۔۔۔ حمیرا نے عرشمان کو ڈپٹا تھا۔۔

منظور شاہ ٹھنڈی آہ بھر کر رہ گے ان کی بیوی ان کی بگڑی اولاد کے ہاتھوں ذلیل ہوتی رہی ہے عائی زہ اتنا بگڑ جائے گی انہوں نے سوچا نہ تھا۔۔

خالہ اور چڑھالیں اسے کرپر بولنے کا ڈھنگ تک نہیں ہے اسے۔۔۔

عرشمان غصے سے کہتا کمرے کی جانب چل دیا جبکہ عائی زہ حمیرا بیگم کو دیکھ کر نظریں جھکاتی اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔۔ اب باری تھی زین کی جو ثمن کے قہر سے بچنے کی ترکیبیں بنا رہا تھا۔۔۔۔۔۔

۔××××××××××

۔×××××××××××

کیاہوا عائی زہ پریشان کیوں ہو سب سے الگ بیٹھی ہو خیریت۔۔۔؟

فریڈی عائی زہ کے پاس بینچ پر بیٹھتا ہوا بولا۔۔عائی زہ صبح سے خاموش بیٹھی تھی بریک ٹائم میں بھی الگ تھلگ ہی بیٹھی تھی۔۔۔

فریڈی عرشان نے جینا محال کر رکھا ہے کل رات بھی بہت ڈانٹا۔۔۔

عائی زہ نے غصے سے دانت پیس کر کہا۔۔

ہوا کیا ہے پوری بات بتاؤ۔۔اور عائی زہ نے رات کا سارا واقعہ اس کے گوش گزار کر دیا۔۔ایک فریڈی ہی تھا جس کے وہ کلوز تھی۔۔۔۔،

دیکھو عائی زہ تم اس سے دور رہا کرو اگر وہ کچھ کہتا ہے تو چار سنایا کرو وہ تمہارا حاکم تھوڑی ہے اور تمہاری موم۔۔۔، وہ کیسی عورت ہیں یار تمہیں ذلیل کرواتی رہتی ہے کوی تمہیں پروٹیکٹ کیوں نہیں کرتا۔۔۔ میرا تو خون کھولتا ہے۔۔۔۔

فریڈی اس کا برین واش کرنے میں لگا ہوا تھا۔۔۔عائی زہ کے اندر یہ بگاڑ اپنے انہی آوارہ دوستوں کی وجہ سے آیا تھا۔۔۔سچ ہے "اگر کسی انسان کو پرکھنا ہو تو یہ دیکھو کہ اس کے دوست کس قسم کے ہیں۔۔۔ جیسے دوست ہوں گے وہ شخص بھی ویسا ہی ہو گا۔۔۔"

ہم تم صحیح کہتے ہو لیکن مجھے اسکے غصے سے بہت ڈر لگتا ہے۔۔۔۔

عائزہ نے اپنی پریشانی بھی بیان کر ڈالی۔۔ اس کا ذہن فریڈی کی باتوں پر کافی حد تک مطمئن بھی تھا

ڈر کو بھگاؤ کیوں کہ ڈر کے آگے جیت ہے۔۔۔✌۔

فریڈی نے ڈائی لوگ مار کر اس کا مسئلہ ہی حل کر دیا۔۔

××××××××××××××۔

×××××××××××××۔

ارے بھائی آپ یہاں ۔۔؟ ادھر دھندا شروع کر دیا ہے کیا؟؟؟

فریڈی نے بلال کو کینٹین پر بیٹھا دیکھا تو فوراً اس کے پاس پہنچا

فریڈی تو۔۔۔ یہاں کیا کر رہا ہے اور وہ لڑکی۔۔۔؟ اس سے کیا تعلق ہے تیرا۔۔۔

بلال نے فریڈی کو دیکھ کر اشارے سے اپنے دوستوں کو وہاں سے جانے کا بولا۔

وہ لڑکی دوست ہے میری عائزہ ۔۔۔ میرا فرینڈز گروپ یہاں ہی ہے اس لیے میں نے بھی ایڈمیشن لیا ہے مگر آپ یہاں۔ بتایا نہیں آپ نے۔۔۔۔

فریڈی کو بلال کا وہاں ہونا کافی عجیب لگا کیوں کہ بلال زیادہ تر ٹیچینگ وغیرہ میں ہی رہ کر دھندا کرتا تھا۔۔۔

ہاں میں نے سوچا کیوں نا سٹوڈنٹ بن کر ہی کام کیا جائے اس طرح زیادہ لڑکیاں پھنستی ہیں ۔۔

لیکن وہ لڑکی عائزہ ۔۔۔ بہت ٹیڑھی ہے۔۔۔۔

بلال نے ملک شیک کی چسکی لیتے ہوئے مطمئن انداز میں کہا اور کرسی سے ٹیک لگا کر ریلکس ہوا۔۔

بھائی پلیز آپ جو بھی کریں لیکن میرے فرینڈز نہیں ۔۔ بلیز بھائی میں باقی کام میں ساتھ ہوں۔۔۔

فریڈی نے سختی سے بلال کو سختی سے منع کیا۔۔بلال کے چہرے پر شاطرانہ مسکراہٹ پھیل گ ئی۔۔

مجھے عائزہ چاہۂیے کسی بھی حال میں ۔۔۔

بلال کی بات پر فریڈی کا پارہ ہائی ہای ہوا۔۔۔

بھائی دیکھیں اس کا کزن عرشان پولیس مین آئی ایس ہے اور دوسرامیں اپنے فرینڈرز سے بہت کلوز ہوں مجھ سے یہ نہیں ہو گا۔۔۔۔

فریڈی تھوڑا آگے جھک کر آہستہ مگر سخت آواز میں بلال کو وارن کر گیا۔۔۔

فریڈی دیکھو یہ دھندا ہے اور اس لڑکی نے پورے کالج کے سامنے میری بے عزتی کی ہے تمہیں کسی بھی طرح اسی کالج کے سامنے اسے ذلیل کرنا ہے بس پھر میرا بدلہ پورا ہو گا مگر اس کے لیے تمہیں مدد کرنی ہے میری۔۔۔

بلال نے سمجھانے والے انداز میں کہا تو فریڈی تھوڑا ڈھیلا پڑ گیا۔۔۔

کیسی بدتمیزی کی ہے اسنے۔؟ مجھے تو اس بارے میں نہیں پتا۔۔۔

فریڈی نے لاعلمی ظاہر کی تو بلال نے اسے وہ سارا واقعہ بتا دیا جب اس نے عائزہ سے تھپڑ کھایا تھا۔۔۔

ایسی بات ہے ؟؟ مجھے کچھ وقت دیں سوچنے کے لیے مگر میں بتا رہا ہوں کالج کے سامنے صرف بے عزتی کرنی ہے اس سے زیادہ آپ کچھ نہیں کریں گے بس۔۔۔

فریڈی نے آخر پر تنبیہ کی جس پر بلال نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔

فریڈی مطمئن ہو کر وہاں سے چلا گیا۔۔۔

یہ تو وقت ہی بتائے گا کہ بے غزت کرنا ہے یا بدنام

بلال نے مسکرا کر زیرلب کہا اور ایک قہقہہ لگایا جس پر کینٹین میں موجود سب لوگ اسے دیکھنے لگے۔۔۔وہ اس وقت کوئی پاگل لگ رہا ہے۔۔۔ایک حسین پاگل۔۔۔

عائزہ ۔۔۔

فریڈی کے پکارنے پر عائزہ پلٹی۔۔ کیا ہوا تم یہاں آج تو چھٹی پر تھے۔۔۔

فریڈی یونی نہیں آیا تھا مگر چھٹی کے وقت عائزہ اسے دیکھ کر ٹھٹھکی تھی۔۔۔

سدرہ بھی اپنا بیگ سنبھالتی ان دونوں کے پاس پہنچی

فریڈی تم۔۔۔؟سدرہ کے بھی یوں سوال کرنے پر فریڈی مسکرایا۔۔

ہاں بس کچھ بہت ضروری کام تھا اس لیے آیا ہوں۔۔۔

فریڈی نے مطمئن سا کہہ کر آنکھوں میں ہی دور بیٹھے بلال کو اشارہ کیا تھا جو سدرہ کی تیز نظروں نے فوراً دیکھ لیا تھا۔۔۔

کیا کام ہے؟ جلدی بولو مجھے لیٹ ہو رہا ہے۔۔۔

عائزہ نے گھڑی پر ٹائم دیکھتے ہوئے مصروف انداز میں کہا۔۔۔

فریڈی جواب دیے بغیر ویسے ہی کھڑا رہا۔۔۔پورا یونی گراؤنڈ ہنسنے اور سرگوشیوں کی آواز گونجا تھا۔۔۔

عائی زہ اور سدرہ نے پلٹ کر جوں ہی دیکھا تو وہیں جم کر رہ گ ئی یں آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گ ئی۔۔۔

گراؤنڈ کا سامنے ٹی وی سکرین لگا تھا۔۔ جو اکثر وہاں کرکٹ میچ کے دوران دور بیٹھے لوگوں کی آسانی کے لیے لگایا گیا تھا۔۔۔

سکرین پر ایک ویڈیو کلپ چل رہی تھی۔۔۔عائی زہ نا زیبا لباس میں کسی مرد کی باہوں میں جھول رہی تھ۔ نشے میں وہ اتنی دھت تھی کہ اسے پتا ہی نہیں تھا کہ وہ شخص اسے کس طریقے سے چھو رہا ہے۔۔۔

ی ی یہ ک کیا ہے۔۔۔ ک کس نے ک کیا یہ۔۔۔۔۔؟؟

عائی زہ چیخی تھی جبکہ سدرہ نے مڑ کر فریڈی کو دیکھا تھا جو بلال کو تھمب کا سائ ن بنا کر بتا رہا تھا۔۔۔

عائی زہ یہ سب کیا ہے؟؟؟

سدرہ نے عائی زہ سے سوال کیا مگر عائی زہ ساکت سی سکرین کو دیکھ رہی تھی جہاں اس کی عزت کا جنازہ نکل رہا تھا۔۔۔۔

سارے گراؤنڈ میں شور مچا ہوا تھا ۔۔۔ ویڈیو میں ایڈیٹنگ کر کے اسے انتہائی شرمناک بنا دیا گیا تھا۔۔۔

اس میں ایسا بہت کچھ تھا جو سچ نہیں تھا۔۔۔

.......سب لوگ عائزہ کو عجیب نظروں سے دیکھ رہے تھے یہاں تک کہ ٹیچرز بھی کھڑے بت بنے یہ سب تماشہ دیکھنے میں مصروف تھے۔۔۔

عائزہ تم ٹھیک ہو نا یہ سب۔۔۔۔۔؟؟؟

فریڈی نے ہمدردانہ لہجے میں پوچھا

اس سے پہلے کہ عائزہ کچھ کہتی۔ عرشان کی گرجدار آواز پر سب نے پلٹ کر اسے دیکھا۔۔

غصے سے اس کی آنکھیں لال ہو چکی تھیں۔۔

وہ جو حمیرا کے کہنے پر عائزہ کو لینے آیا تھا کافی دیر انتظار کے اسے انجان نمبر سے میسج ریسیو ہوا تھا۔۔

کم ان ٹو یونی۔۔۔

وہ موبائل جیب میں رکھ کر اندر آگیا تھا۔۔۔

سکرین پر چلنے والی ویڈیو دیکھ کر اس کے تن بدن میں آگ لگ گئی تھی۔۔۔

وہ باقی سب کو نظرانداز کرکے عائزہ کا ہاتھ پکڑے گیٹ سے باہر نکل گیا۔۔

اسے کار میں دھکا دے کر دروازہ بند کیا اور خود ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ کر گاڑی زن سے بڑھا کر لے گیا۔۔۔

پورے راستے ریش ڈرائیونگ کر کے وہ ایک خالی جگہ پہنچا اور گاڑی روک دی ۔ اس کی ڈرائیونگ سے خوفزدہ ہو کر عائزہ نے کلمہ بھی پڑھ لیا تھا۔۔

ایک جھٹکے سے عائزہ کو گاڑی سے نکالا۔۔۔،،،"

مجھے لگا تھا تم صرف بدتمیز ہو مگر تم تو آوارہ بھی ہو ہر ایک کے بازو میں جھولتے ہوئے تمہیں اپنے باپ کی عزت کا خیال نہیں آیا؟؟؟

گھٹیا عورت یہ سب کیا تھا۔۔۔؟

بازو سے پکڑ کر غصے سے اسے قریب کر کے اس نے گرج کر کہا۔۔۔

ووہ ج جھوٹ۔۔۔۔

عائزہ نے کچھ کہنا چاہا مگر عرشان کے زوردار تھپڑ سے اسکا گال سرخ ہو گیا۔۔۔

تم انتہائی گر چکی ہو۔۔۔ لعنت ہے تم پر۔۔۔۔

عرشان کے غصے کی انتہا نہ تھی۔۔۔اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ عائزہ کا قتل کر دے۔۔

عرشان م میری بات سنو یہ ویڈیو۔۔غلط ہے۔۔۔

عائزہ نے ہمت کر کے بولا تو عرشان نے جھٹکے سے اسے خود کے قریب کیا۔۔

کیا جھوٹ ہے اس میں بولو۔۔۔

عرشان کا لال چہرہ اس بات کا ثبوت تھا کہ وہ ضبط کے آخری مراحل پر ہے۔۔۔

عائزہ بنا کچھ کہے آنسوو بہانے میں مگن تھ۔۔

یہ ویڈیو کس نے لیک کی تھی۔۔۔۔

کچھ دیر خود کو کمپوز کرنے کے بعد عرشان گاڑی میں بیٹھ گیا۔۔۔

عائزہ کو بدستور روتے دیکھ عرشان کو مزید تپ چڑھی۔۔۔

گاڑی میں دفع ہو۔۔۔

عائزہ جلدی سے ہوش میں آتی گاڑی میں بیٹھ گئی۔۔۔

×××××××××××××-

÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷-

گھر پہنچے تو نئی مصیبت تیار کھڑی تھی۔۔۔ ویڈیو گھر کے تمام لوگوں کے پاس پہنچ چکی تھی۔۔۔وہ تو صد شکر تھا کہ ویڈیو سوشل میڈیا پر نہیں تھی صرف کالج میں دکھائی گئی تھی اور عائزہ کے فیملی ممبرز کے پاس تھی۔۔۔

عائزہ شرم آنی چاہیئے۔۔مجھے گھن ہوتی ہے خود سے کہ تم میری بہن ہو۔۔۔

زین نے افسوس سے عائزہ کو دیکھا تھا۔۔۔

بھائی م میری بات سنیں۔۔۔

عائزہ اپنی صفائی میں کچھ بول نہیں پائی سب گھر والے منہ پھیر چکے تھے سوائے حمیرا اور ثمن کے۔۔۔

عائزہ فکر مت کرو سب ٹھیک ہو گا میری جان ۔۔۔حمیرا نے اسے تسلی دی تھی۔۔۔

ثمن حیران پریشان کھڑی دیکھ رہی تھی۔۔

خبر دار آج کے بعد یہ پڑھنے نہیں جائے گی نہ ہی گھر سے نکلے گی اس کا فون مجھے شام تک چاہئیے گھر کا کوئی بندہ اس سے بات کرتا نظر نہ آئے۔۔آج میرا سر شرم سے جھک گیا ہے۔۔کاش بے جا لاڈ پیار اور آزادی نہ دی ہوتی تو شاید یہ دن نہ دیکھنا پڑتا۔۔۔

منظور شاہ دکھ اور غصے سے کہہ کر رکے نہیں تھے۔۔

بابا مگر بابا پلیز سنیں میری بات بابا۔۔عائزہ روتی ہوی وہیں ڈھے گئی۔۔۔ حمیرا بیگم نے بھاگ کر اسے سہارا دیا اور کمرے میں لے گئیں۔۔۔

میری جان تم فکر مت کرو میں بات کروں گی تمہارے بابا سے تم چپ ہو جاو میں کھانا لاتی ہوں۔۔۔

حمیرا نے اس کے آنسو پونچھتے ہوئے اسے تسلی دی۔۔

بس کریں دور رہیں مجھ سے زیادہ ہمدردی مت دکھائیں۔۔

عائزہ نے انکا ہاتھ جھٹک کر کہا اور غصے سے واش روم مس گھس گئی۔۔۔فریش ہو کر وہ باہر آئی تو کھانا میز پر پڑھا تھا۔۔۔

بابا۔۔۔۔،بے اختیار اس کی آنکھوں میں آنسو آئے تھ۔۔۔اس کے بابا اس سے خفا تھے۔۔ وہ جانتی تھی یہ وقتی غصہ ہے وہ منا لے گی انہیں۔۔۔

مگر وہ یہ نہیو جانتی تھی کہ یہ تو شروعات ہے۔۔زندگی میں ابھی بہت کچھ باقی ہے جو اسے سہنا ہے۔۔۔۔

÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷÷۔

بلال بھائی عرشان یہاں کیسے پہنچا اور ویڈیو اسکے گھر تک ک کیسے۔۔؟؟

فریڈی نے بلال سے پوچھا پلان کے مطابق ویڈیو صرف یونی میں چلائی جائے گی مگر عرشان کا وہاں آنا اور ویڈیو اس کے گھر تک چلے جانا فریڈی کو شک مس ڈال گیا تھا۔۔۔

تمہیں کس نے کہا کہ ویڈیو گھر بھی پہنچی ہے۔۔۔۔

بلال نے ماتھے پر بل ڈال کر سوال پر سوال کیا۔۔۔وہ لوگ اس وقت ایک ہوٹل میں بیٹھے ہوے تھے۔۔۔

عائی زہ کا ٹیکسٹ آیا تھا کہ اسکے ڈیڈ نے اس کے موبائی ل چھین لیا ہے اور یونی آنے سے بھی منع کر دیا ہے۔۔۔ویڈیو ان تک بھی پہنچ چکی ہے۔۔۔

فریڈی نے عائی زہ کا ٹیکسٹ سنایا جو اس نے کچھ دیر پہلے واٹس ایپ گروپ میں ش ئی یر کیا تھا اس کے بعد سے اس کا اکاونٹ ڈلیٹ ہو چکا تھا۔۔۔

اچھا۔۔۔

بلال نے بغیر کوئی رسپانس دیے سرسری سا کہا جس پر فریڈی کو تپ چڑی تھی

میں نے بولا تھا کہ صرف یونی کی حد تک رکھنا میں اس سے محبت کرتا ہوں اسے تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا سمجھے۔۔۔اچھا نہیں کیا تم نے اب دیکھنا کیا کرتا ہو۔۔۔۔

فریڈی غصے سے کہتا ہوٹل سے نکل گیا۔۔۔

ہاہاسالا۔۔۔بلال نے ہنستے ہوے کسی کو کال ملائی ۔۔۔۔

فریڈی جوں ہی ہوٹل سے باہر نکلا ایک تیز رفتار کار اسے کچلتی آگے نکل گ ئی۔۔ لوگ اکھٹے ہونے لگے فریڈی سڑک کے درمیان پڑا خون میں لت پت موت کو گلے لگا چکا تھا۔۔۔

عائی زہ کا یونی جانا بند ہو چکا تھا ۔ منظور شاہ اس سے بلکل قطع تعلق کر چکے تھے۔ عائی زہ اپنے بابا کی ناراضگی پر سخت پریشان تھی۔۔اس کا بھائی زین بھی بہت کم ہی اس کے سامنے آتا تھا۔۔ عرشمان واپس اپنی ڈیوٹی پر لوٹ چکا تھا۔۔عائی زہ اس وقت منظور شاہ کے کمرے کے باہر کھڑی تھی۔۔ایک لمبی سانس چھوڑ کر وہ اندر داخل ہوئی۔۔

بابا۔۔۔عائی زہ کے پکارنے پر منظور شاہ جو کچھ فائی لز پڑھنے میں مگن تھے چونکے۔۔۔اور پھر اسے نظر انداز کیے دوبارہ فائی لز پر جھک گے۔۔۔

باباآپ کیوں خفاہیں مجھ سے۔۔۔؟؟؟باباپلیزاب بس کردیں غصہ تھوک دیں۔۔۔عائی زہ اپنے باپ کے پیروں والی طرف بیٹھ کرانہیں منانے لگی مگروہ بھی منظور شاہ تھے۔۔خود کو مظبوط کیے وہ مسلسل اسے نظرانداز کررہے تھے۔۔

باباوہ ویڈیوفیک ہے اس میں بہت کچھ ایساہے جوسچ نہیں ہے باباایک بارمیری بات سن لیں پلیز۔۔۔

عائی زہ نے منظور شاہ کا ہاتھ تھام کرالتجاکی مگرمنظورشاہ نے جھٹکے سے اپناہاتھ چھڑالیا۔۔

عزت کاجنازہ نکال دیااوربول رہی ہوکچھ نہیں کیا۔۔؟

شرم آنی چاہیے۔۔۔نجانے کس گناہ کی سزاملی ہے مجھے۔۔۔

اپنی مرحومہ ماں کی طرح عیاش اوربدلحاظ ہوتم۔۔۔۔

منظورشاہ غصے سے دھاڑے تھےان کی آوازسن کرسب لوگ کمرے میں جمع ہوگے تھے۔۔۔عائی زہ جو خاموشی سے بے عزتی برداشت کر رہی تھی اپنی ماں کی تزلیل پر تپ گئی۔۔۔

خبردارجومیری ماں کانام بھی لیا۔۔۔مرچکی ہے وہ اب توبخش دوانہیں۔۔آپ نے اپنی اس محبوبہ کی خاطر میری ماں کومارڈالا۔۔آپ کی دوسری شادی وہ سہہ نہیں پائی اسی لیے خودکشی کر لی انہوں نے ۔۔ سب جانتی ہوں میں۔۔ یہ عورت میری ماں کی جگہ نہیں لے سکتی۔۔۔

اورآپ۔۔۔عائی زہ اب حمیرا کی جانب مڑی تھی۔۔۔

آپ نے بابا کو جو پٹیاں پڑھای ہیں نا سب جانتی ہوں میں۔۔۔ نفرت ہے مجھے آپ سے مجھ سے میری ماں چھین لی اور اب میرے بابا بھی دور کر دیے۔۔

عائی زہ کے اس ن ئے روپ نے سب کو حیران کر دیا۔۔وہ کیا کہہ رہی تھی اس کا اندازہ اسے خود بھی نہیں تھا۔۔

عائی زہ ی یہ سب ت تم سے کس نے ک کہات تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے۔۔۔

زین نے آگے بڑھ کر عائی زہ کی باتوں کی نفی کی۔۔۔

بس زین بھائی آپ کچھ مت کہیں آپ کو کچھ معلوم نہیں ہے۔۔۔

عائی زہ سب کو حیران چھوڑ کر تن فن کرتی وہاں سے چلی گ ئی جبکہ منظور شاہ اس کی باتوں سے صدمے میں چلے گے تھے۔۔۔اب انھیں سمجھ آئی تھی کہ عائی زہ اتنی بد تمیز اور نک چڑی کیوں ہے۔۔۔ اس کے دماغ میں یہ سب کس نے بھرا ہے۔۔اسے یہ سب کون بتاتا ہے۔۔۔۔

بہت سے سوال منظور شاہ کے دماغ میں چل رہے تھے۔۔۔ مگر وہ کمزور نہیں تھے۔۔انہوں نے خود کو سنبھالا اور اپنا موبائی ل اٹھا کر کسی کا نمبر ڈائی ل کرنے لگے۔۔۔۔

_××××××××××××××××××

خالو میں نے ساری انفارمیشن نکال لی ہے۔۔۔

عرشمان جو ایک ماہ بعد ڈیوٹی سے لوٹا تھا اس دوران اس نے عائی زہ والے مسلے کی انفارمیشن بھی نکلوا لی تھی۔۔۔عائی زہ کی ویڈیو واقعی ایڈیٹ ہوی تھی۔۔۔ عرشمان نے منظور شاہ کے کہنے پر

عائی زہ کے موبائی ل فون کا ڈیٹا نکلوایا تھا جس سے پتا چلا تھا کہ اس کا رابطہ ایک انجان نمبر سے ہے جو کہ کافی سالوں سے ہے۔۔۔موبائی ل فون کی ریکارڈنگ میں صاف تھا کہ کوئی ہے جو عائی زہ کو اپنی ہی فیملی خاص کر حمیرا سے بدگمان کرنا چاہتا ہے مگر کون؟؟؟

عرشمان بیٹا مجھے عائی زہ کی بہت ٹینشن ہے میں اسے روک نہیں سکتا کیوں کہ وہ بہت بگڑ گئی ہے اور اس کے ذہن میں انتہا کا زہر بھرا ہوا ہے۔۔۔میں کچھ نہیں کر پا رہا مجھے بتاو میں کیا کروں۔۔۔

منظور شاہ بے بسی کی انتہا پر تھ۔۔۔جان سے پیاری بیٹی ان سے دور ہو گی تھی۔۔۔

خالو وہ ویڈیو میں نے ڈلیٹ کروادی ہے اور جس نے یہ ویڈیو لیک کی تھی اس کی انفارمیشن نکالی ہے وہ لڑکا کار ایکسیڈنٹ میں مارا گیا ہے۔۔مجھے لگتا ہے اس کے پیچھے کوئی اور ہے اس کا پتا لگوا لوں گا ۔۔جلد ہی ۔۔۔ دشمن ہمارے قبضے میں ہو گا ڈونٹ وری۔۔۔۔

×××××××××××××××××××۔

×××××××××××××××××××۔

سدرہ تم۔۔۔ہائے کیسی ہو۔۔۔۔

ثمن جو ابھی ابھی حال میں آئی تھی صوفے پر حمیرا کے ساتھ بیٹھی سدرہ کو دیکھ کر خوشگوار حیرت سے اس کی جانب بڑھی۔۔۔

ہائے میں ٹھیک تم سناؤ۔۔۔

میں بھی فٹ۔۔اور بتاؤ

سب الحمدللہ بس عائی زہ سے ملنے آئی تھی ۔۔۔سدرہ نے اپنے آنے کا مقصد بتایا۔ہاں وہ تو اپنے کمرے میں ہے...آؤ لے چلتی ہوں۔۔۔۔

ثمن اور سدرہ دونوں عائی زہ کے کمرے کی طرف چل دیں۔۔۔ سیڑھیوں پر ان کا سامنا عرشمان سے ہوا جو تیزی سے نیچے آرہا تھا۔۔۔اسلام و علیکم بھائی

و علیکم سلام۔۔۔

عرشمان جواب دیتا تیزی سے نیچے منظور شاہ کے کمرے میں گھس گیا۔۔۔۔

سدرہ ایک نظر اسے دیکھ کر آگے بڑھ گئی۔۔۔

..

بابا کیا گھر میں کوئی بھی میری بات سننے کی کوشش تک نہیں کر رہا ہے۔۔ تمہیں کسی کو کچھ بتانے کی ضرورت نہیں ہے کہ یہ سب کچھ بلال نے کیا ہے۔۔۔۔

عائی زہ غصے سے بھری بیٹھی تھی۔۔۔

مگر عائی زہ ایسے بلال کو سزا کیسے ملے گی۔۔۔ یہ تو غلط ہے اگر اس نے تمہیں پھر سے نقصان پہنچان کی کوشش کی تو۔۔۔۔

سدرہ نے اسے سمجھانا چاہا۔۔۔

نو مطلب نو۔۔۔۔تم آئیندہ یہاں مت آنا اور نہ دوبارہ کچھ بھی کہنے یا کسی کو بتانے کی ضرورت نہیں ہے یہ میرا مسلہ ہے تم دور ہی رہو۔۔۔۔

عائی زہ نے سے سخت جھڑکا جس پر سدرہ چپ ہو گئی۔۔۔

مجھے نیند آ رہی ہے تم پلیز نیچے جا کر بیٹھو میں سونا چاہتی ہوں۔۔۔

عائزہ نے ڈھکے چھپے لفظوں میں اسے دفع ہو جانے کا کہہ دیا تھا۔۔۔

سدرہ بغیر کچھ کہے باہر نکل آئی۔۔

پتا نہیں خود کو کیا سمجھتی ہے ہمیشہ مجھے ڈانٹتی رہتی ہے۔۔۔ٹھیک ہے نہ تو نہ سہی آئندہ میں بھی اس سے کوئی رشتہ نہیں رکھوں گی بھاڑ میں جائے میری بلا سے۔۔۔۔

سدرہ غصے سے بڑبڑاتی گھر سے نکل آئی پیچھے حمیرا اسے آوازیں دیتی رہ گئی مگر وہ نظر انداز کر گئی۔۔۔

×××××××××××××××××

عرشمان فریش ہونے کمرے کی طرف جا رہا تھا۔۔۔پورے دن کی تھکاوٹ تھی۔۔رات کے دس بج رہے تھے سب لوگ اپنے کمروں میں تھے۔۔۔عائزہ کے کمرے کے پاس سے گزرتے ہوئے اسے کچھ شور سنائی دیا تھا۔۔۔ اس نے آگے بڑھ کر تھوڑا سا دروازہ کھول کر دیکھا تو عائزہ کسی سے فون پر جھگڑ رہی تھی۔۔ اس کے پاس فون کہاں سے آیا اور اس وقت کس سے۔۔۔۔۔۔عرشمان منہ میں بڑبڑایا اور غور سے عائزہ کی بات سننے لگا۔۔۔

مجھے نہیں معلوم جو بھی ہے اب میں یہاں نہیں رہ سکتی یا تو مجھے آ کر لے جائیں یا پھر مجھ سے کیا وعدہ پورا کریں۔۔۔

عائزہ ضدی لہجے میں کسی کو اپنا فیصلہ سنا رہی تھی۔۔۔

ٹھیک ہے میں کل رات کو تیار ہوں۔۔۔عائزہ نے کہہ کر کال کاٹ دی۔۔۔

عرشمان غصے سے سر جھٹک کر کمرے کی طرف بڑھ گیا۔۔۔

×××××××××××××××××××۔

ناشتے کی میز پر سب ہی خاموشی سے کھانے میں مصروف تھے۔۔ کہاں وہ پہلے کا وقت جب ثمن اور زین کی شرارتوں سے سارا گھر گونجتا تھا۔۔ مگر اب زین بہت خاموش ہو گیا ہے ثمن کی لاکھ کوشش کے باوجود وہ پہلے کی طرح اسے تنگ نہیں کرتا۔۔۔

عرشمان نے ایک نظر سب کو دیکھا اور گہری سانس لی۔۔۔اس کے دل میں عائی زہ کے لیے شدید نفرت پیدا ہو چکی تھی۔۔عائی زہ کی وجہ سے اس گھر کی رونق ختم ہو چکی تھی۔۔۔

خالو کچھ ضروری کام ہے آپ سے۔۔۔

عرشمان نے گلہ کھنکار کر بات کا آغاز کیا۔۔

منظور شاہ نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔۔ باقی سب بھی متوجہ ہوئے۔۔۔

عرشمان نے عائی زہ کے کمرے میں جو کچھ دیکھا سنا تھا بیان کر دیا۔۔

نجانے یہ کس کام کو لگی ہوئی ہے مجھے اجازت دیں اس کی مرمت کر کے سب کچھ اگلواتا ہوں میں۔۔۔

عرشمان غصے سے دانت پیس کر بولا۔۔

نہیں عرشمان ضرور کچھ گڑبڑ ہے ہمیں دھیان سے سب کرنا ہو گا۔۔۔ کل کا انتظار کرو۔۔۔

منظور شاہ نے عرشمان کو ٹوکا۔۔ باقی سب دم سادھے انہیں دیکھ رہے تھے۔۔۔ زین اپنی رکی ہوئی سانس بحال کر کے پھر سے ناشتے میں گم ہو گیا۔۔۔ جبکہ ثمن زین کی خاموشی پر مزید اداس ہو گئی۔۔۔

زین بس کر دو کتنا کھانا ہے موٹے بھینسے ہوتے جا رہے ہو۔۔۔۔

ثمن نے گھر کا ماحول بدلنے کے لیے زین کو چھیڑا۔۔

زین اس کی بات پر مسکرادیا اور ناشتہ کی پلیٹ اٹھا کر سائیڈ پر رکھ دی۔۔

لیں محترمہ نہیں کھاتا۔۔۔زین مسکرا کر کہتا اٹھ گیا جبکہ باقی سب بھی سر جھٹک کر ناشتہ کرنے لگے۔۔۔

اب اس گھر میں اداسی معمول بن چکی تھی۔۔۔

×××××××××××××××۔

خالہ اب کیا کریں ہمارے گھر میں سب اداس ہیں۔۔۔ ثمن اور حمیرا لان میں بیٹھی چائے پی رہی تھی۔۔۔ ثمن اداس سی حمیرا بیگم سے مخاطب ہوئی۔۔

بیٹا عرشان نے سب ٹھیک کر دیا ہے پریشانی کی بات نہیں ہے وہ جلد ہی مجرم کو بھی ڈھونڈ لے گا مگر عائزہ کے رویے نے سب کو کاف ہرٹ کیا ہے۔۔۔۔

حمیرا نے چائے کی سیپ لیتے ہوئے ٹھنڈی آہ بھری۔۔۔

تو حقیقت کیا ہے۔۔؟عائزہ کی فرسٹ موم نے خودکشی آپ کی وجہ سے کی تھی ؟؟ سچ کیا ہے۔۔۔۔

ثمن نے چائے کی پیالی ٹیبل پر رکھتے تجسس سے پوچھا۔۔۔

حمیرا کے منہ کھولنے سے پہلے عرشان کی گرجدار آواز پر ثمن اچھلی۔۔۔

تم اپنے کام سے کام رکھو سمجھی۔۔۔

عرشان اس کے پیچھے کھڑا غصے سے تنبیہ کرتا اندر چلا گیا۔۔۔

ثمن نے حمیرا کے چہرے پر تکلیف کے اثرات دیکھے تو اسے اپنی غلطی کا اندازہ ہوا۔۔۔

وہ شرمندہ سی نظریں جھکا گئی۔۔۔

عائزہ نے گھڑی کی طرف دیکھا جو رات کے بارہ بجا رہی تھی۔ صوفے سے اٹھی اور اپنا پیک شدہ بیگ اٹھا کر میز پر رکھا۔۔۔ پھر موبائل اٹھا کر کسی کا نمبر ڈائل کرنے لگی۔۔

اور کتنا وقت چاہئیے بارہ بج چکے ہیں ۔۔۔ کال پک ہوتے ہی عائزہ نے اکتا کر مخالف شخص سے کہا۔۔

اوکے میں نکل رہی ہوں۔۔۔ہاں ہاں سب سوچ چکے ہیں میں احتیاط کروں گی۔۔۔

عائزہ فون کاٹ کر جلدی سے بیگ نکال کر باہر نکلی۔۔۔

اس کی تاک میں بیٹھا عرشان فوراً الرٹ ہوا اور پلر کے پیچھے چھپ کر اسے دیکھنے لگا۔۔۔

عائزہ بیگ کندھے سے لٹکاتی احتیاط سے قدم اٹھاتی مرکزی دروازے سے باہر نکل گئی۔۔

یہ لڑکی آخر کیا چاہتی ہے۔۔پاگل ہو چکی ہے۔۔۔ایک بار موقع مل جائے اسے چھوڑوں گا نہیں۔۔۔

عرشان غصے سے دانت پیستا اس کے تعاقب میں نکل گیا۔۔

عائزہ اپنی گاڑی لے کر گھر سے نکل گئی۔ عرشان بڑی چالاکی سے اس کی کار کی ڈگی میں چھپ گیا۔۔

عرشان نے سارا پلان ترتیب دیا ہوا تھا۔۔۔ڈگی اس نے پہلے ہی کھول کر رکھی تھی اپنی گن اور کچھ سامان بھی ساتھ رکھ لیا تھا۔۔

گاڑی کچھ دیر بعد ایک پارک کے سامنے رک گ ئی۔۔ ہر جگہ ہو کا عالم تھا۔۔۔عائی زہ بیگ اٹھا کر گاڑی سے نکل گ ئی۔۔

عرشمان ڈگی اٹھا کر باہر کا جائی زہ لے رہا تھا۔۔

تین منٹ بعد ایک اور گاڑی وہاں آکر رکی۔۔۔عائی زہ تیزی سے اس گاڑی کی جانب بڑھی مگر عرشمان کی آواز پر چونک کر دیکھا۔۔۔

پولیس اہلکاروں نے دونوں گاڑیوں کو گھیرے میں لیا ہوا تھا۔۔

تم۔۔۔عائی زہ کو حیرت کا شدید جھٹکا لگا تھا۔۔۔تم ہاں بھی میری جان نہیں چھوڑ رہے ہو۔؟

عائی زہ نے غصے سے چیخ کر کہا۔۔۔

گاڑی میں جو بھی ہے اریسٹ کرواسے۔۔۔

عرشمان نے عائی زہ کی باتوں کو نظر انداز کر کے اہلکاروں کو حکم دیا۔۔۔

چلو گاڑی میں بیٹھو۔۔۔

عرشمان اب عائی زہ سے مخاطب تھا۔۔

عائی زہ غصے سے رخ پھیر کر کھڑی ہو گ ئی۔

مجھے زبردستی پر مجبور مت کرو۔۔۔عرشمان نے اب سخت لہجے میں کہا مگر عائی زہ ٹس سے مس نہ ہوی۔۔۔

عرشمان غصے سے آگے بڑھا اور بازو سے پکڑ کر اسے گاڑی میں پھینکا۔۔

لیو می۔۔جانے دو مجھے۔۔۔

عائی زہ غصے سے چیخنے لگی۔۔

چپ بلکل چپ میرے صبر کا امتحان مت لو ورنہ پچھتاو گی۔۔۔

عرشمان غصے سے اسے چپ کرواتا گاڑی زن سے بڑھا لے گیا۔۔۔

۔××××××××××××××××

گھر پہنچتے ہی عرشمان نے جھٹکے سے اسے گاڑی سے نکالا اور تقریباً گھسیٹتے ہوئے اندر لے گیا۔۔۔

سب لوگ ہال میں ہی موجود تھے۔۔عائی زہ ان سب کو دیکھ کر سمجھ گئی کہ یہ سب انہیں پہلے ہی پتہ چل چکا تھا۔۔۔

ان دونوں کو اس طرح آتے دیکھ حمیرا پریشان ہو گئی جبکہ منظور شاہ غصے سے لال پیلے ہو گے۔۔۔

بے شرم عورت رات کے اس پہر کہاں جا رہی تھی۔۔ شرم نہیں آتی اس قسم کی حرکت کرتے۔۔۔

عرشمان غصے سے اسے ایک جھٹکے سے چھوڑتا گویا ہوا۔۔

عائی زہ اپنے باپ کو دیکھ کر نظریں جھکا گئی۔۔ نفرت اسے صرف حمیرا سے تھی۔۔۔ اپنے بھای اور باپ پر وہ جان دیتی تھی۔۔

زین غصے سے لب بھینچے تماشہ دیکھ رہا تھا۔۔۔

عرشمان تم چپ رہو میں بات کرتی ہوں میری بچی۔۔۔

حمیرا عائی زہ کی طرف لپکتی عرشمان کو ڈپٹ رہی تھی۔۔

حمیرا بیگم۔آپ دور رہیں اس سے۔۔۔ منظور شاہ نے سخت لہجے میں حمیرا بیگم کو روکا۔۔

حمیرا خاموشی سے ایک طرف کھڑی ہو گئی۔۔

کہاں جا رہی تھی۔۔۔

منظور شاہ کی دھاڑ پر سب لوگ سہم گے۔۔۔عائی زہ پھٹی آنکھوں سے اپنے باپ کو دیکھ رہی تھی۔۔زندگی میں پہلی بار منظور شاہ کو غصے میں دیکھا گیا تھا۔۔ عائی زہ پر تو کبھی انہوں غصے سے دکھا بھی نہیں تھا۔۔۔

وہ بابا پ پلیز م میری۔۔۔

عائی زہ کی بات پوری ہوتی اس پہلے منظور شاہ کا تھپڑ اس کا گال لال کر گیا۔۔۔

عائی زہ چہرے پر ہاتھ رکھے بے یقینی سے باپ کو دیکھ رہی تھی۔

ٹپ ٹپ کر کے آنسوو کی لڑیاں اس کی آنکھوں سے بہنے لگیں۔۔۔

منظور شاہ کے لیے اب اور ضبط کرنا مشکل ہو گیا تھا وہ غصے سے واک اوٹ کر گے۔۔۔

زین آگے بڑھ کر عائی زہ کے قریب آیا۔۔

شرم آتی ہے مجھے تمہیں اپنی بہن کہتے ہوئے۔۔

زین کے الفاظ تیر بن کر اس کے دل میں پیوست ہوئے وہ روتے ہوئے بھاگ کر اپنے کمرے میں جا کر بند ہو گئی۔۔

_××××××××××××××××

منظور شاہ پوری رات سو نہیں پائے تھے۔۔۔ اب بھی وہ کمرے میں بیٹھے اپنے ہاتھ کو دیکھ رہے تھے جس سے عائی زہ کو تھپڑ مارا تھا۔۔

اللہ میری بچی۔۔۔ منظور شاہ کی آنکھیں نم ہوئی تھیں۔۔۔ پتا نہیں کیوں غصے میں اسے تھپڑ۔۔۔۔۔

اللہ مجھے معاف کردے میری بچی۔۔۔ منظور شاہ پھوٹ پھوٹ کر رو دیے۔۔۔۔

خالو۔۔۔

عرشمان کی آواز پر وہ جلدی سے سنبھلے۔۔ آنسو پونچھ کر چہرے کے تاثرات نارمل کیے۔۔۔

خالو ہمیں اس گاڑی سے ایک ڈرائیور ملا اس سے انوسٹیگیشن پر یہ سکیچ بنوایا ہے اور معلومات اکھٹی کی ہیں۔۔۔

عرشمان ان کے سامنے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کچھ فائلز اور ایک سکیچ سامنے کیا۔۔۔

رر حمان شاہ۔۔ منظور شاہ حیرت سے سکیچ کو دیکھ کر بولے۔۔

آپ جانتے ہیں اسے۔۔۔؟ عرشمان نے چونک کر پوچھا۔۔

م میرا بھائی۔۔۔ منظور شاہ نے بے یقینی سے سر اٹھا کر کہا۔۔۔۔۔

م میرا بھائی۔۔

منظور شاہ کے الفاظ پر عرشمان نے چونک کر انہیں دیکھا۔۔

کیا آپ جانتے ہیں اسے؟

عرشمان کے سوال پر منظور شاہ نے بے یقینی سے اسے دیکھا

عرشمان ی یہ صائمہ (منظور شاہ کی پہلی بیوی) کا بھائی ہے۔۔ رحمان شاہ۔۔ مگر میرے اور اس کے درمیان ہمیشہ بھائی یوں والی محبت رہی ہے۔

عرشمان منظور شاہ کی آنکھوں میں نمی آسانی سے دیکھ سکتا تھا۔۔

تمہیں کوئی غلط فہمی ہوئی ہو گی بیٹا یہ تو مر چکا ہے ۔۔۔

منظور شاہ کے انکشاف پر عرشمان کو حیرت کا جھٹکا لگا تھا۔۔

مگر خالو اگر یہ مر چکا ہے تو اس آدمی نے یہ سکیچ کیوں بنوایا۔ عرشمان نے حیرت اور پر سوچ انداز میں کہا

منظور شاہ بھی سوچ میں چلے گے آخر چکر کیا ہے کیا کوئی ہمیں بے وقوف بنا رہا ہے یا کچھ اور۔۔۔

عرشمان کا ذہن الجھ چکا تھا یہ معاملہ تو انتہائی پیچیدہ ہوتا جا رہا تھا۔۔

خالوان کی موت کیسے ہوئی تھی آپ نے کبھی زکر نہیں کیا۔۔ عرشمان نے کچھ یاد آتے ہی منظور شاہ سے سوال کیا۔

ہاں بیٹا میں نے کبھی بتایا نہیں۔۔۔ جس وقت ان کا انتقال ہوا اس وقت تم بہت چھوٹے تھے۔۔ ہوائی جہاز کے ذریعے دوسرے ملک سفر کر رہے تھے جب جہاز کریش ہو گیا تھا۔

منظور شاہ اداس لہجے میں گویا ہوے۔۔

مگر انکل کیا یہ تصویر ان کی جوانی کی ہے؟؟ مطلب جب ان کا انتقال ہوا تب ان کی عمر کتنی تھی ابھی کی تصویر میں تو یہ ادھیڑ عمر دکھای دیتے ہیں۔۔ مجھے ساری تفصیل بتائی یں۔۔

عرشمان نے تجسس سے پوچھا۔۔

پچپیں سال کی عمر تھی اس کی۔۔مجھ سے دس سال چھوٹا تھا۔۔زین کی پیدائی ش پر وہ بہت خوش ہوا تھا۔ منظور شاہ نے ٹھنڈی آہ بھری ایک لمحہ توقف کے بعد وہ پھر سے گویا ہوئے۔۔۔

کینیڈا سے اسے ایک جاب کی آفر آئی تھی۔۔ اسی سلسلے میں وہ کچھ عرصہ کے لیے وہاں جانا چاہ رہا تھا۔۔ مگر گھر میں سے کسی نے اسے اجازت نہں دی۔۔میں نے اور صائمہ نے تو اسے خود سے دور جانے سے منع کر دیا۔۔مگر وہ ضد کر کے چلا گیا۔آئی یر پورٹ چھوڑنے کے لیے اس کے ساتھ کوئی نہں گیا۔۔مجھے اس پر غصہ تھا مگر مجھے وہ بہت عزیز تھا ۔۔مجھے لگا شاید وہ لوٹ آئے یا مجھ سے بات کرے مجھے منائے مگر نجانے اسے کیا ہوا اس نے پلٹ کر نہ دیکھا ۔۔۔ اور چلا گیا۔۔جہاز کے اڑان بھرن کے آدھے گھنٹے بعد ہمیں خبر ملی کہ جہاز کریش ہو گیا ہے۔۔۔مجھے افسوس ہے کاش میں اسے روک لیتا۔۔۔

آخری جملے پر منظور شاہ کی آواز بھراگ ئی تھی۔۔۔ خود کو مظبوط کرتے انہوں نے آنھوں میں آئی نمی کو صاف کیا۔۔

خالو یہ تصویر تو کسی ادھیڑ عمر شخص کی ہے۔۔۔

عرشمان کا دماغ مزید الجھ چکا تھا۔۔۔

ہاں مگر میں رحمان کو لاکھوں میں پہچان سکتا ہوں۔۔یہ وہی ہے۔۔۔ویسی ناک ویسی آنکھیں۔۔۔چہرہ بھی ویسا ہی۔۔

منظور شاہ نے سکیچ کو اپنے سامنے کرتے کہا

شاید یہ ہمشکل ہو۔۔۔

عرشمان نے آنکھیں چھوٹی کر کے انہیں دیکھا۔۔

ہو سکتا ہے۔۔ مگر میرا دل کہتا ہے یہ میرا رحمان ہی ہے۔۔۔

منظور شاہ سکیچ میز پر چھوڑ کر کرسی سے ٹیک لگا کر پر سوچ انداز میں بولے۔۔۔

خالوایسی کیا دشمنی ہے جو وہ یہ سب کر رہے ہیں۔۔۔

عرشمان کو اب الجھن کے مارے غصہ آنے لگا تھا۔۔

پتا نہیں۔۔۔ منظور شاہ نے لاعلمی ظاہر کی۔۔۔

اس کا جواب اب عائزہ ہی دے گی۔۔۔

عرشمان یک دم اٹھا اور کہتا اندر بڑھ گیا۔۔

منظور شاہ خاموشی سے اسے جاتا دیکھنے لگی۔۔۔ان کی سمجھ سے باہر تھا کہ وہ کیا کریں۔۔۔ذہن اتنا الجھ گیا تھا کہ انہیں سر درد ہونے لگا۔۔۔۔

×××××××××××××××۔

عائزہ ہینڈ فری کانوں اڑسے ہوئے اپنے کمرے میں صوفے پر آڑھی ترچھی لیٹی ہوئی گانے سننے میں مگن تھی۔۔۔

عرشمان ایک جھٹکے سے دروازہ کھول کر طوفان بنا اندر داخل ہوا۔۔

عائزہ بوکھلا کر اٹھ کھڑی ہوئی۔۔

بولو کون ہے جس کے کہنے پر یہ سب کر رہی ہو۔۔

بولو کیا مسلہ ہے۔۔۔اسے جھٹکے سے اپنے سامنے لاتے ہوئے وہ دھاڑا۔۔غصے سے اس کی رگیں تن گ ئی تھیں۔۔۔

عائ زہ سہمی سی اسے دیکھ رہی تھی۔۔

بولو چپ کیوں ہو؟۔۔عرشمان ایک بار پھر دھاڑ آ۔۔

چھوڑو مجھے۔۔۔عائ زہ نے اس سے اپنا بازو چھڑانا چاہا

مجھے جواب دو۔۔عرشمان نے اسے جھٹکا دیتے اپنے قریب کر کے کہا۔۔

ہوتے کون ہیں آپ۔۔مجھ سے سوال کرنے والے۔۔

عائ زہ نے ہمت کر کے کہا۔۔۔

اچھا کون ہوتا ہوں۔۔بتاتا ہوں کون ہوں میں۔۔عرشمان غصے کے مٹھیاں بھینچے کمرے میں چکر کاٹنے لگا۔۔۔

شور کی آواز پر حمیرا بیگم بھی وہاں دوڑی آئی ۔۔

عرشمان کیا ہوا۔۔میری بچی۔۔حمیرا دونوں کو دیکھ کر پریشان ہو گ ئی یں۔۔

عرشمان غصے سے عائ زہ کو گھورتا کمرے سے نکل گیا۔۔جبکہ عائ زہ ایک نظر حمیرا بیگم پر ڈال کر سٹڈی روم میں بند ہو گ ئی۔۔

×××××××××××××××××_

عرشمان اگلے روز ہی ڈیوٹی پر لوٹ آیا تھا۔۔عائ زہ کے الفاظ نے اس کی انا کو ٹھیس پہنچائی تھی۔۔اسے وہ کبھی پسند نہیں تھی وجہ اس کا غرور اور بدلحاضی تھی۔۔۔اور اس دن کے

واقعے نے تو اس کے دل میں اور زیادہ غصہ بھر دیا تھا مگر پھر بھی اسے ہمدردی ہوئی تھی اس سے۔۔ وہ کم عقل غلط ہاتھوں میں آکر خود کو تباہ کر رہی تھی عرشمان ہمدردی کے تحت اس کی مدد کرنا چاہتا تھا۔۔ اور منظور شاہ کو پریشانی میں گھلتا بھی نہیں دیکھ سکتا تھا۔۔ مگر عائزہ کے الفاظ سے شدید غصہ آیا تھا۔۔ اس نے خود بمشکل کنٹرول کیا تھا۔۔ اب وہ اس معاملے سے دور ہی رہنا چاہتا تھا۔۔

صبح نکلتے ہوئے وہ حمیرا بیگم سے صاف کہہ آیا تھا کہ وہ اب اس معاملے میں ٹانگ نہیں اڑائے گا۔۔

حمیرا ابھی خاموش ہو گئی تھیں۔۔ وہ جانتی تھی عائزہ نے غلط کیا ہے۔ مگر وہ کسی کو کچھ کہہ بھی نہیں سکتی تھیں۔۔ یہاں ان کی سنتا ہی کون تھا۔۔

عرشمان الگ ضدی اور غصیلا۔۔ منظور شاہ تو اپنی بات کے پکے اور ضدی۔۔ عائزہ تو پھر منظور شاہ کی ہی بیٹی تھی وہ کہاں کم تھی۔۔۔ ایک زین تھا جو میرا کی ہر بات پر سر خم کرتا مگر عائزہ کی حرکتوں سے اس کا دل بری طرح ٹوٹا تھا۔۔ اس نے بلکل ہی خاموشی اختیار کر لی تھی۔۔ وہ زین جو ہر وقت ہنس مکھ رہتا کہیں کھو گیا تھا۔۔

منظور شاہ لان میں بیٹھے غیر مرعی نقطے کو گھورنے میں مصروف تھے جب چوکیدار ان کے پاس حاضر ہوا۔۔

صاحب کوئی آپ سے ملنے آیا ہے۔۔ رحمان شاہ نام ہے۔۔۔

چوکیدار کی اطلاع پر وہ چونکے۔۔۔ رحمان شاہ اور یہاں۔۔

اس کے ساتھ اور کون ہے۔۔؟

صاحب دو گارڈ ہیں ایک گاڑی ہے۔۔

ہمم صرف رحمان شاہ کو اندر آنے دو باقی کو باہر ہی روک دو۔۔

منظور شاہ کے حکم پر چوکیدار سر خم کرتا چلا گیا۔۔۔

کچھ دیر بعد رحمان شاہ بڑی ٹھاٹ سے چلتا اندر داخل ہوا۔۔

منظور شاہ اپنے بھائی جیسے سابقہ سالے کو دیکھ کر ایک لمحے کے لیے ساکت ہو گے۔ وہ انہیں کا رحمان تھا۔۔خود کو مضبوط کیے وہ کرسی پر جمے رہے۔۔

اسلام و علیکم جیجا جی۔۔۔

رحمان شاہ نے کرسی پر بیٹھتے سلامتی بھیجی

وعلیکم سلام منظور شاہ نے بمشکل خود پر ضبط کیا ہوا تھا

پہچانا مجھے ؟؟اوہ ظاہر ہے مجھے کیسے بھول سکتے ہیں۔

رحمان شاہ نے استہزایہ کہا

منظور شاہ بدستور خاموش رہے۔۔۔

ویسے تمہارا بھانجا کافی ہوشیار ہے بڑی چالاکی سے مجھے ڈھونڈ لیا خیر کوی بات نہیں۔

رحمان شاہ مسکرا کر کہتا تھوڑا آگے کو جھکا

کیا چاہتے ہو۔۔کیوں کیا یہ سب آخر ایسی کیا غلطی سرزد ہو گی مجھ سے

منظور شاہ اپنی بھرای آواز کو قابو نہ کر پاے تھے۔۔۔

غلطی ؟؟؟ غلطی نہیں گناہ کیا ہے تم نے گناہ

رحمان کے تاثرات یک دم سخت ہوئے تھے۔۔۔

میری بہن کے قاتل ہو تم اور تمہاری بیوی۔۔۔۔

تمہاری بہن نے خودکشی کی تھی۔۔۔

منظور شاہ غصے سے کرسی سے کھڑے ہوئے تھے۔۔ ٹیرس پر کھڑی عائزہ رحمان کو وہاں دیکھ کر چونکی تھی اور بھاگ کر نیچے آئی مگر رحمان کے الفاظ نے اسے رکنے پر مجبور کر دیا۔۔

تمہاری وجہ سے اس نے خودکشی کی تھی اور جب تمہاری بیٹی عائزہ یوں ہی خودکشی کرے گی تب تمہیں اندازہ ہو گا۔۔۔رحمان نے شیطانی مسکراہٹ کے ساتھ کہا

کیا بکواس ہے یہ۔۔؟منظو شاہ غصے سے دانت پیس کر بولے تھے۔۔

بہت جلد تمہاری بیٹی میرے قبضے میں ہو گی ایسی پٹی پڑھائی ہے کہ پوچھو مت۔۔۔آدھا کام تو ہو گیا ہے بس کچھ دن اور۔۔۔تمہارا کام تمام۔۔

رحمان چٹکی بجا کر کہتا وہاں سے نکل گیا۔۔ منظور شاہ سر پکڑ کر وہیں ڈھے گے۔۔۔آنکھوں کے آگے اندھیرا چھانے لگا تھا۔۔۔

عائزہ جو رحمان کے ارادوں سے نا واقف اسے اپنا مخلص سمجھ رہی تھی اس کی باتوں سے ساکت ہو چکی تھی۔۔۔ بنا کچھ دیکھے وہ بھاگ کر کمرے میں پہنچی اور کمرہ لاک کر کے بے یقینی کے عالم میں صوفے پر ڈھے گئی۔۔۔۔

_××××××××××××××××××

منظور شاہ کے اصرار پر عرشان واپس لوٹ آیا تھا۔۔ پولیس کے اہلکار بھی اپنے ہمراہ لے کر آیا تھا۔۔

کافی ساری معلومات بھی اس نے اکھٹی کرلی تھی۔۔اس وقت وہ منظور شاہ کے پاس بیٹھا انہیں ساری تفصیل بتارہاتھا۔۔

رحمان شاہ انگلینڈ کا بہت بڑا اسمگلر ہے۔۔پاکستان سے لڑکیاں اغوا کرکے وہاں بیچتا ہے۔۔۔پولیس اسے صرف نام سے ہی جانتی ہے۔۔اسے پکڑناکافی مشکل ہے۔۔اس کے ایک مستقل اڈے کا پتا چل جائے تو اسے پکڑنا آسان ہوجائے گا۔۔

عرشمان کی تفصیل پر منظور شاہ افسوس سے سر ہلا کر رہ گے۔۔

نجانے کیا ہوا اکے یہ سب کیوں کررہا ہے۔۔۔

منظوع شاہ بہت پریشان تھے۔۔۔جوان اولاد کی پریشانی انہیں کھائے جارہی تھی۔۔بھائی جیسا سالا جانی دشمن بن چکا تھا۔۔

دستک کی آواذ پر وہ دونوں چونکے۔۔۔

عائزہ سر جھکائے کھڑی تھی۔۔منظور شاہ اور عرشمان اسے دیکھ کر ٹھٹکے تھے۔۔اس کا چہرہ سوجا ہوا تھا شاید وہ روتی رہی تھی۔۔۔

آہستہ آہستہ قدم بڑھاتی وہ عرشمان سے کچھ فاصلے پر صوفے پر بیٹھ گئی۔۔

بابا میں آپ کی مدد کرنا چاہتی ہو؟۔

سر جھکائے اس نے بمشکل کہا

کس معاملے میں

عرشمان نے آئی برو اچکا کر سوال کیا

رحمان شاہ کے معاملے میں

عائزہ نے بدستور سر جھکاے رکھا

مطلب۔۔

منظور شاہ نے حیرانگی سے اسے دیکھا

بابا میں نے آپ کی اور رحمان ماموں کی باتیں سن لیں تھیں۔۔

عائزہ نے گہرا سانس لیا

تو؟؟ عرشمان نے ناگواری سے اسے دیکھا۔۔اسے اس کے وجود سے کوفت ہو رہی تھی۔۔۔

میں نے ان سے اس بارے میں بات کی تو وہ مجھے اپنے بیٹے سے شادی پر اکسار ہے ہیں میں نے انکار کیا تو دھمکی دینے لگے۔۔

عائزہ مارے شرمندگی کے سر نہیں اٹھا پا رہی تھی اس نے واقعی غلطی کر دی رحمان پر بھروسہ کر کے۔۔اب وہ اسے اپنے رنگ دکھا رہا تھا۔۔

اس کی یہ ہمت۔۔۔منظور شاہ جلال میں آ گے تھے۔۔

تمہیں احساس ہو گیا یا پھر کوی چال چل رہی ہو۔۔

عرشمان نے شرٹ کے بازو فولڈ کرتے ہوے۔۔ کہا

سچ کہہ رہی ہوں۔۔۔۔

اس نے سر اٹھا عرشمان کو دیکھا

ایک لمحے کو دونوں کی آنکھیں ملیں تھیں۔۔۔عرشمان کو اس لمحے وہ ایک معصوم بچی لگی تھی اس کی آنکھوں میں سچائی تھی۔۔۔

حمیرا اور ثمن کی آمد وہ دونوں چونکے تھے۔۔۔

چائے کی ٹرالی لیے وہ دونوں کمرے میں داخل ہو رہی تھیں۔۔

ٹھیک ہے تم سب کچھ تفصیل سے بتاؤ میں تمہارا بیان ریکارڈ کر رہا ہوں۔۔

عرشمان نے موبائل نکال کر ریکارڈنگ پر لگایا۔۔۔

ثمن زین کو گھسیٹ کر کمرے میں لے آئی تھی۔۔۔ اب سب لوگ عائزہ کے سچ جاننے کے لیے تیار تھے۔۔۔

@@@۔

ماں کے مرنے کے بعد وہ بہت اداس رہتی تھی۔۔پہلے ہی بہت حساس تھی۔۔ حمیرا نے اسے بہت پیار دیا تھا جس سے وہ سنبھلتی گئی تھی۔۔ وہ بہت شوخ اور چنچل لڑکی تھی۔۔۔ ہر وقت خوش رہنے والی لڑکی۔۔۔اس کی زندگی میں بدلاو رحمان شاہ کی آمد پر ہوا۔۔۔

اس دن وہ کالج کے باہر کھڑی زین کا

--

کا انتظار کر رہی تھی۔۔جب ایک سفید کرولا کار اس کے پاس آ کر رکی۔۔۔

وہ کچھ دیر کے لیے چونک گئی۔۔ کار میں سے ایک چالیس کے لگ بھگ ایک شخص نکلا اور عائزہ کو گاڑی میں بیٹھنے کا کہا۔۔۔

آپ کون ہیں میں نہں جانتی۔۔۔عائی زہ نے رخ پھیر لیا۔۔

میں رحمان شاہ ہوں تمہارا ماموں۔۔ماموں لفظ پر عائی زہ چونکی

سوری میرے کوی ماموں نہیں ہیں۔۔

عائی زہ نے غصے سے کہا۔۔

ہم بات تو کر سکتے ہیں نا۔۔

نھیں۔۔۔عائی زہ نے یک لفظی جواب دیا اور بیگ اٹھا کر کھڑی ہو گی۔۔

تمہاری ماں نے خود کشی نہیں کی تھی۔۔۔

رحمان شاہ کی آواز پر اس نے پلٹ کر دیکھا

آپ کو کیسے پتا۔۔۔عائی زہ نے سوالیں انذ میں کہا

بتایا نا ماموہوں تمہارا۔۔

اس کی بات پر عائی زہ نے سر جھکا لیا اور گاڑی کی طرف چل پڑی۔۔۔

###۔

میری فلائیٹ اس دن مس ہو گئی تھی اس لیے میں ائیر پورٹ کے قریب ہوٹل میں رک گیا تھا۔۔۔ مجھے منظور شاہ کی دوسری شادی کے بارے میں معلوم ہو گیا تھا اس لیے میں بنا بتاے انگلینڈ جا رہا تھا۔۔ جہاز کے کریش ہو جانے پر میں نے دھیان نہیں دیا میں اگلی فلائیٹ سے انگلیڈ پہنچ گیا تھا۔۔ وہاں جا کر مجھے احساس ہوا کہ میرے گھر والے مجھے مرا ہوا تسلیم کر رہے ہیں۔

میں نے اس معاملے میں خاموشی اختیار کرلی میں صائمہ آپی کی شادی شدہ زندگی خراب نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔ مگر وہاں جاکر دو سال بعد مجھے آپی کی خودکشی کی خبر ملی میں نے تحقیق کی تو پتا چلا کہ منظور شاہ نے دوسری بیوی کو منظر عام پر لایا تھا جس وجہ سے میری بہن نے خودکشی کی۔۔۔

مگر وہ خودکشی نہیں ہے۔۔ تمہاری دوسری ماں حمیرا نے میری بہن کو ٹارچر کیا تھا جس سے مجبور ہو کر انہوں نے خودکشی کرلی۔۔۔

رحمان شاہ اپنی بات کہہ کر چپ ہو گیا۔۔ وہ دونوں ایک ریسٹورانٹ میں بیٹھے تھے۔۔ زین کو عائزہ نے آنے سے منع کر دیا تھا۔۔

رحمان کے انکشاف پر وہ ہکا بکا رہ گئی۔۔

رحمان نے اس کا اتنا برین واش کیا کہ اسے حمیرا سے نفرت ہونے لگی۔۔ احساس کمتری اتنی زیادہ ہو گئی کہ بات بات پر عضر کرنے لگی چڑچڑا پن پیدا ہو گیا۔۔

رحمان نے عائزہ کی مدد سے حمیرا کے حصے کو اپنے نام کروا لیا۔۔ حمیرا کے والد نے دس کروڑ کی کوٹھی جہیز کے طور پر اسے دی تھی۔۔ عائزہ نے دھوکے سے وہ رحمان کے نام کروا دی۔۔۔

عائزہ کو یہ سب کر کے خوشی ملتی وہ حمیرا سے بدلہ چاہتی تھی۔۔۔

اور اسی طرح اس کی دوستی فریڈی کے گروپ سے ہو گی اور فریڈی کے آزاد سوچ کی وجہ سے عائزہ بھی ان ہی کی جیسی ہوتی گئی۔۔ خربوزے کو دیکھ کر خربوزہ رنگ پکڑتا ہے۔۔۔ اور اسی طرح عائزہ ایک مغروز نک چڑی اور بدتمیز لڑکی بن گئی۔۔ مگر اندر سے آج بھی وہ معصوم اور لا ابالی تھی۔۔۔

######۔

کھانے کی میز پر سب خاموشی سے کھانا کھا رہے تھے۔۔آج عائی زہ بھی ان کے ساتھ شامل تھ ئی۔۔۔

میں نے ایک فیصلہ کیا ہے۔۔۔

منظور شاہ کی آواز نے خاموشی کو توڑا۔۔

سب نے سوالیہ نظریں اٹھا کر انہیں دیکھا۔۔

میں اب بوڑھا ہو گیا ہوں نجانے کب وقت آجائے اپنی بچیوں کو محفوظ ہاتھوں میں دینا چاہتا ہوں۔۔

منظور شاہ کی بات پر حمیرا دل پر ہاتھ لے گ ئی۔۔

ایسے نہ بولیں اللہ آپ کو سلامت رکھے۔۔

منظور شاہ نے مسکرا کر دوبارہ بات شروع کی

میں ثمن اور زین کی شادی کرنا چاہتا ہوں۔۔۔

ان کے فیصلے پر زین اور ثمن کی نظریں چار ہوئی۔۔

ثمن نے شرما کر نظریں جھکا لیں۔۔

بابا اس سے شادی اللہ کا خوف کریں یہ مجھے زندہ کھا جاے گی۔۔

زین کی بات پر منظور شاہ نے اسے گھورا جبکہ باقی سب مسکرا دیے۔۔

عائی زہ نے مسکرا کر ثمن کو چٹکی کاٹی۔۔۔

عرشمان اور عائی زہ کا بھی۔۔۔

منظور شاہ نے ایک اور نکشاف کیا

کیا؟؟؟ بابا مجھ سے پوچھے بغیر

۔عائی زہ کے منہ سے بے اختیار نکلا۔۔ جبکہ عرشمان کے تاثرات نارمل تھے یعنی وہ پہلے سے جانتا تھا یا منظور شاہ نے بتا دیا تھا۔۔

کیو وا اتنا حق بھی نہیں ہے تم پر میرا۔۔۔

منظور شاہ نے چھبتی نظروں سے اسے دیکھا

ن نہی ایسی بات نہیں وہ بس میرا مطلب کہ یہ مجھ سے شادی کر کے کیا کریں گے مجھ سے بہتر مل جائے گی انہیں اوع ویسے بھی میں شادی نہیں کرنا چاہتی۔۔۔

عائی زہ نے بات سنبھالتے کہا وہ منظور شاہ کو اور زیادہ ناراض نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔

دیکھ عائی زہ میں تمہیں محفوظ ہاتھوں میں دینا چاہتا ہوں اور عرشمان سے بہتر اور کوی نہیں ہے کیا تم کسی کو پسند کرتی ہو؟؟

منظور شاہ نے اسے سمجھایا اور آخر میں سوال کیا

نہیں میں کسی کو پسند نہیں کرتی۔۔

تو بس پھر اور کیا چاہی ئے ۔۔عرشمان کے سوا اور کوئی اس گھر کو سنبھال ہی نہیں سکتا۔۔

منظور شاہ نے عرشمان کی پیٹھ تھتھپای۔۔

اور میں۔۔۔۔زین نے نا راگی سے انہیں دیکھا

تم پہلے اپنی ہونے والی بیوی کو سنبھال لو۔۔ہر وقت تو لڑتے رہتے ہو۔۔گھر سنبھالو گے۔۔

منظور شاہ مصنوعی غصہ دکھاتے اٹھ گ ئے۔۔

عائزہ نے ایک نظر عرشمان کو دیکھا جو ہاتھ صاف کر کے اٹھ رہا تھا۔۔۔ساری گفتگو میں وہ بلکل خاموش رہا یوں جیسے وہ گونگا بہرہ ہو۔۔

عائزہ کو اس پر

شدید غصہ آ رہا تھا۔۔آخر اپنا مطلب نکلوا لیا تھا اس نے۔۔نجانے کیا کرے گا وہ اس کے ساتھ۔۔۔

عائزہ کو سوچ کر جھرجھری آ گ ئی ۔۔

جو بھی ہو بابا خوش رہیں اسے میں لفٹ نہیں کرواوں گی خود ہی تنگ آ کر شادی سے انکار کر دے گا۔۔۔

عائزہ منصوبے بناتی کمرے میں آ گ ئی۔۔۔

کہاں سے آ رہے ہیں صاحب۔۔۔ ثمن جو چپس کی پلیٹ لیے صوفے پر بیٹھی مزے سے کھا رہی تھی۔۔

زین کو گھر میں داخل ہوتے دیکھ کر بولی

کام سے گیا تھا تمہاری طرح مفت کی روٹیاں نہیں توڑتا۔۔زین نے صوفے پر اس کے برابر بیٹھتے کہا۔۔۔

یہ میرا ابھی گھر ہے اور میں مفت کی روٹیاں نہیں توڑتی سمجھے۔۔ ثمن نے ایک چپس اٹھا کر منہ ڈالتے اسے تن کر جواب دیا

۔۔تھوڑا کھاو موٹی۔۔ پھٹ جاو گی۔۔زین نے اس کی پلیٹ سے ایک چپس اٹھا کر کھایا اور ساتھ ہی اسے تپانا نہیں بھولا

موٹے ہو گے تم تمہاری سڑی ہوی بیوی۔۔

ثمن نے غصے سے پلیٹ میز پر پٹکی۔۔

اوہ اب اپنی تعریفیں تو مت کرو۔۔۔زین نے مسکرا کر معنی خیزی سے کہا تو ثمن کو سمجھ آئی وہ کیا کہہ گ ئی تھی۔۔ زبان دانتوو تلے دیے وہ شرم سے لال ہو گ ئی۔۔

اوہ تو میڈم شرماتی بھی ہیں۔۔زین نے مسکرا کر کہا تو ثمن نے اس کے بازو پر مکہ جڑ دیا

بہت برے ہو تم۔۔۔

تم مت کہا کرو بڑا ہوں تم سے اور اب تو ہونے والا شوہر نامدار بھی ہوں۔۔

زین نے اس کے گالوں کو چھوا تو اس نے جھٹکے سے اسے پیچھے دھکا دیا اور اٹھ کر اندر بھاگ گ ئی۔

بھاگتے ہوے اچانک سامنے آتی عائی زہ سے اس کی ٹکر ہوتے ہوتے بچی۔۔

دھیان سے کیا ہو گیا ہے۔؟عائی زہ نے سنبھلتے ہوے پوچھا مگر ثمن مسکراتی ہوی بغیر جواب دیے اندر بھاگ گ ئی۔۔

عائی زہ نے نا سمجھی اسے دیکھا اور پھر سامنے صوفے پر بیٹھے مسکراتے زین کو دیکھ کر وہ بات کو سمجھ گ ئی۔۔

یہاں رومینس ہو رہا تھا کیا۔۔

عائی زہ نے اس کے برابر بیٹھتے کہا۔۔ زین عائی زہ کو دیکھ اپنی مسکراہٹ چھپا گیا۔۔

کیوں تمہیں جلن ہو رہی ہے؟؟زین کی بات پر عائی زہ بدکی۔۔

مجھے کیوں جلن ہو گی میں ٹیپیکل نند نہیں ہوں جو بھای بھابھی کے پیار سے جیلس ہو۔۔

عائی زہ نے ادا سے بال جھٹکے تھے۔۔

نہیں تمہارا ہونے والا شوہر تھوڑا اکڑو سا ہے نا اسلیے شاید تمہیں جلن ہوتی ہو۔۔۔

زین نے اس کی دکھتی رگ پر ہاتھ رکھا

ن نہی نہیں ت تو ایسی بات ن نہیں ہے۔۔۔

عرشمان کے ذکر پر وہ بوکھلا گ ئی۔۔

زین اسے دیکھ کر کھل کر مسکرایا تھا۔

زین کو مسکراتا دیکھ کر عائی زہ بھی مسکرا اٹھی۔۔

بھائی آپ نے مجھے معاف کر دیا ہے نا؟ عائی زہ کے سوال پر وہ چونکا

کس بات کے لیے۔۔

ہر بات کے لیے۔۔میں نے آپ سب کو تنگ کیا بدتمیزی کی۔۔اس بے عزتی کے لیے جو میری وجہ سے آپ سب نے جھیلی۔۔۔

عائی زہ کی آنکھوں میں نمی آئی تھی۔۔

اندر داخل ہوتے منظور شاہ اس کی بات سن کر رکے تھے۔۔۔

عائی زہ ایسے مت کہو ۔۔جو بھی ہوا سب بھول جاؤ تم سے کوی خفا نہیں ہے۔۔۔

زین اسکے قریب ہو کر اسے دلاسہ دینے لگا۔۔

ایک آنسو ٹوٹ کر عائی زہ کی ہتھیلی پر گرا تھا۔۔

منظور شاہ اپنی بیٹی کے آنسو وسہہ نہیں پائے تھے اور تیزی سے اس کے پاس پہنچے۔۔

عائی زہ میری بچی رو مت۔۔۔

بابا۔۔ایم سوری بابا۔۔۔

وہ اٹھ کر باپ کے گلے لگ کر رو پڑی۔۔

بس بس اب چپ ہو جاو۔۔اپنی رخصتی پر رونا۔۔

منظور شاہ نے مسکرا کر کہا تو وہ چونکی

رخصتی؟؟؟

ہاں رخصتی۔۔اس جمعے کو نکاح ہے تم دونوں پارٹیز کا اور رخصتی بھی جمعہ کو ہی ہے۔۔عرشمان چاہتا ہے کہ وہ تمہیں لے کر اپنے فلیٹ میں رہے کیوں کہ وہ اکثر دوسرے شہر ہوتا ہے تو ظاہر ہے بیوی بھی ساتھ ہو گی نا۔۔

منظور شاہ نے انکشاف کیا۔۔

بابا میں یہاں سے نہیں جا رہی اور اتنی جلدی شادی۔۔ نہیں پلیز۔۔

عائی زہ اتنی جلدی شادی پر سٹپٹا گئی۔۔اسے نہیں معلوم تھا کہ شادی ابھی ہی ہو گی اور دوسرا وہ سوچ رہی تھی کہ یہیں رہے گی تو کم از کم عرشمان کے غضب سے بچی رہے گی مگر اس کے ساتھ دوسرے شہر فلیٹ میں وہ بھی اکیلے۔۔۔سوچ کر ہی اسے غش آنے لگے تھے۔۔

عائی زہ کوئی ضد نہیں بس اب شادی کی تیاریاں کرو۔۔ آج عرشمان بھی گھر لوٹ آئے گا اس کے ساتھ شاپنگ پر چلی جانا جو چاہے خریدنا۔۔

منظور شاہ اسے پیار کرتے چلے گے۔۔زین کی کھلی باچھیں دیکھ کر عائی زہ نے سر پیٹ لیا۔۔

بھای اتنا خوش مت ہوں۔۔

کیوں بھ ئی؟ پہلی اور اکلوتی شادی ہے اب خوش بھی نا ہوں۔۔ زین مسکرا کر کہتا اسکا لٹکا منہ مزید لٹکا گیا۔۔۔

××××××××××××××××××××××_

ہائے کیسی ہو سدرہ۔۔۔

عائزہ نے سدرہ کو کال کی تھی۔۔اس دن اپنی غلطی کی تلافی کرنا چاہتی تھی۔۔ ایک سدرہ ہی تھی جو واقعی اس کی مخلص تھی۔۔ باقی جب سے اس نے کانٹیکٹ کرنا اور یونی جانا چھوڑا تھا تب سے اسکے گروپ کے کسی فرینڈ نے بھی اس کی خیر خبر نہیں لی تھی۔۔۔

میں ٹھیک تم سناؤ۔۔

سدرہ بھی خوش اخلاقی سے بولی۔۔یوں جیسے وہ کبھی خفا ہی نہیں تھی۔۔۔

ہم مل سکتے ہیں۔۔؟

عائزہ کو اسکے لہجے سے تھوڑی ڈھارس ہوئی تھی۔۔

ہاں مگر کیوں کوی خاص بات۔۔

سدرہ نے الجھ کر پوچھا

ہاں وہ میری شادی ہے چار دن بعد تو تمہیں یہاں ہونا چاہیے نا۔۔

عائزہ نے اسے شادی کی خبر دے کر حیران کیا تھا

کیا۔۔کس کے ساتھ۔۔یہ سب کیسے اور تم نے بتایا بھی نہیں۔۔

سدرہ کا منہ مارے حیرت کے کھلا رہ گیا

باقی سب بعد میں بتاؤں گی ابھی تم سامان پیک کرو میں ڈرائیور کو بھیجتی ہوں تمہیں لے آئے گا۔۔

×××××××××××××××-

کیاااا؟؟ عرشان بھای کے ساتھ شادی۔۔مگر انہوں نے تو مجھے اس بارے میں کچھ نہیں بتایا۔۔

سدرہ حیران پر حیران ہوئے جا رہی تھی۔ جس عرشان کا نام لیتے ہوئے بھی عائزہ ناگن بن جاتی تھی اس سے شادی کو آخر وہ راضی کیسے ہوگئی۔۔

کیا مطلب تم ان کے ساتھ رابطے میں ہو؟

اس کی بات پر ٹھٹکی

ن نہی تو وہ میں ویسے ہی کہہ رہی تھ۔

چوری پکڑے جانے پر سدرہ ہکلائی ۔۔

سچ بتاؤ کیا بات ہے جھوٹ مت بولو۔۔

عائزہ اب سختی سے مخاطب ہوئی ۔۔

وہ وہ ایسا کچھ نہیں بس یوں ہی۔۔

سدرہ کو کوئی بہانہ بھی نہ سوجھا تو وہ سر جھکا گئی۔۔۔

بولو سدرہ۔۔۔۔

سدرہ کو سر جھکاے دیکھ کر عائزہ بولی۔۔

اس دن۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سدرہ بڑبڑاتی ہوئی گیٹ سے باہر نکلی تو عرشان کی گاڑی کھڑی دیکھ کر رک گ ئی۔وہ کسی سے فون پر بات کر رہا تھا۔۔۔

بھائی مجھے گھر چھوڑ دیں گے کوی ٹیکسی نہیں ملے گی ابھی۔۔۔

سدرہ کی آواذ پر وہ پلٹا اور سر اثبات میں ہلا کر گاڑی میں بیٹھ گیا۔۔سدرہ اس کے ساتھ فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گ ئی۔۔

کیا ہوا خیریت غصے میں کیوں ہو۔۔۔

عرشان نے اس کا غصے سے لال چہرہ دیکھ کر پوچھا

کیا بتاؤں اپ کی کزن نے میری بے عزتی میں کوی کسر نہیں چھوڑی

سدرہ دل کی بھڑاس نکالنے لگی تھی۔۔۔

کیا مطلب؟؟عرشان نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا

بھای ایک کام کریں گے آپ؟؟

سدرہ سیدھی ہو کر اس کی جانب سنجیدگی سے مڑی

ہمم بولو۔۔عرشان نے گاڑی چلاتے مختصر کہا

عائی زہ کی ویڈیو بلال نے لیک کی تھی۔۔

کون بلال۔۔۔ عرشمان چونکا

ہمارا یونی فیلو ہے۔۔عائی زہ نے اسے تھپڑ مارا تھا اس لیے اس نے بدلہ لیا ہے۔۔۔

سدرہ نے رازدرانہ انداز میں بتایا

پوری بات بتاو کیا ہوا تھا۔۔۔

عرشمان نے تجسس سے پوچھا

عائی زہ پہلے ایسی نہیں تھی۔۔ دو ڈھائی سال سے بس کی عادتوں میں واضع فرق آیا ہے

اس کی بڑی وجہ اس ک فرینڈز گروپ ہے۔۔۔اور فریڈی اس کے زیادہ قریب تھا۔۔۔عائی زہ نے

مجھ سے کئی بار دوستی توڑنی چاہی مگر میں ہی ہمیشہ اس کے ساتھ چپکی رہتی ہوں

کیوں کہ مجھے اس کی فکر ہے۔۔۔

مجھے پورا یقین ہے فریڈی کی موت میں بلال کا ہاتھ ہ۔۔۔

عرشمان سدرہ کو انہماک سے سن رہا تھا۔۔۔

اس دن یونی میں بلال نے عائی زہ کو چھیڑا تھا اور عائی زہ نے اسے تھپڑ جڑ دیا۔۔ ویڈیو لیک

ہونے والے دن میں نے فریڈی اور بلال کو اشارے کرتے دیکھ لیا تھا۔۔۔

سدرہ اپنی بات بتا کر خاموش ہو گئی۔۔

بلال کی کوی فوٹو اور ایڈریس ہے۔۔۔؟

ہاں فوٹو ہے مگر ایڈریس نہیں ہے۔۔ایک منٹ

سدرہ اپنے موبائی ل سے فوٹو نکالنے لگی۔۔

یہ گروپ فوٹو ہے اس میں بلال زبردستی گھس گیا تھا۔۔

سدرہ نے منہ بنا کر موبائی ل آگے کیا۔۔ فوٹو میں بلال ایک کونے میں کھڑا مسکرا رہا تھا۔۔

یونی سے اس کا پتا نکلوالیں۔۔

سدرہ نے مشورہ دیا۔۔۔

عرشمان نے یونی سے اس کا ایڈریس بھی نکلوایا مگر بے سدھ۔۔ اس کا ایڈریس نام سب فیک تھا۔۔ عرشمان نے اپنے ذرائی ع کی مدد سے کافی انفاریشن نکال لی تھی۔۔ اور اسے پتا چلا تھا کہ بلال کا اصلی نام فواد رحمان شاہ تھا۔۔۔

_**

حد ہے تمہیں کس نے کہا تھا زیادہ سمارٹ بننے کے لیے۔۔۔ منع کیا تھا میں نے۔۔

سدرہ کے چپ ہوتے ہی عائی زہ اس پر چڑھ دوڑی

عائی زہ میں نے جو کیا اچھا کیا اور اب تم موڈ خراب مت کرو آج تم مائی وں بیٹھو گی سو خوش رہوو۔۔۔

سدرہ نے مسکرا کر اس کا کندھا تھتھپایا

سدرہ میں کیسے خوش ہو جاؤں۔۔۔؟ بابا زبردستی شای کروا رہے ہیں اور میں بابا کو اب اور دکھی نہیں کر سکتی اس لیے اس کھڑوس سے شادی کر رہی ہوں۔۔ مگر دیکھ لینا جلد ہی وہ خود مجھے چھوڑ دے گا۔۔ اتنا ستاؤں گی کہ سمجھ آجائے گی اسے۔۔۔

عائی زہ پوری پلیننگ کر چکی تھی۔۔

عائی زہ تم ایسی ویسی کوی حرکت مت کرنا ٹھیک ہے۔۔۔

سدرہ نے اسے تنبیہ کی۔۔

عائی زہ سر جھٹک کر اٹھ گ ئی۔۔اور سدرہ گہری سانس لے کر رہ گ ئی۔۔یہ کبھی نہیں سدھرے گی۔۔۔

دلہنیں مایوں بیٹھ گ ئی یں تھیں۔۔۔زین بہانے سے ثمن سے ملنے کی کوشش کرتا تو سدرہ دروازے پر ہی اسے روک لیتی۔۔۔ سدرہ کو عائی زہ کی طرف سے بے فکری تھی کیوں کہ عرشمان اسے ملنے کی کوشش نہں کرتا تھا۔۔۔

اس دوران عائی زہ نے بہت کوشش کی کہ ووہ عرشمان سے بات کرے یا کچھ ایسا کرے جس سے وہ شادی سے انکار کر دے مگر باوجود کوشش کے وہ عرشمان کا سامنا نہیں کر پا رہی تھی۔۔

جمعہ کو نکاح تھا۔۔نکاح سادگی سے ہی کیا گیا تھا۔۔مومنہ کو بیوٹریشن نے تیار کر دیا تھا۔۔وہ بیٹھی شیشے کے سامنے گہری سوچ میں گم تھی۔۔۔آج نکاح تھا اب اس کے پاس کوی آپشن ہی نہں تھا۔۔۔

سدرہ دھڑام سے اندر داخل ہوئی۔۔

ماشا٦اللہ آج تو بڑا روپ آیا ہے اچھا چلو اب گھونگھٹ نکال لو نکاح خواں آرہے ہیں۔۔

سدرہ نے آگے بڑھ کر اس پر شال ڈال دی۔۔

دستخط کرتے وقت وہ جی جان سے کانپ اٹھے تھے۔۔ منظور شاہ نے آگے بڑھ کر اس کے سر پر ہاتھ رکھا تو اس نے دستخط کیے۔۔۔

نکاح کے بعد وہ زین کے گلے لگ کر خوب روی پھر منظور شاہ نے بھی اپنے دل کا غبار نکالا تھ۔۔ایک ہی تو بیٹی تھی وہ بھی اب پرای ہونے لگی تھی۔۔۔

***

عرشمان کے پاس سٹیج پر بیٹھی وہ بہت نروس ہو رہی تھی۔۔ عرشمان مسلسل اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔

سرخ غرارے میں ہلکا سا میک اپ کیے وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔ عرشمان اس کے چہرے پر سجی معصومیت دیکھ کر ایک پل کو رکا تھا۔۔ آج وہاں ناگواری اور غصہ نہیں تھا وہ بہت نروس ہو رہی تھی۔۔۔ سر جھٹک کر وہ دوسری طرف متوجہ ہو گیا اسے اس لڑکی کے سارے حساب چکانے تھے اس لیے وہ محتاط تھا۔۔۔

عائزہ سوچ کر ہلکان ہو رہی تھی۔۔۔وہ اس شخص کے ساتھ کیسے رہے گی۔۔۔

اللہ میں مر جاوں گی کل رخصتی ہے اور میں ہیشہ کے لیے اس کے ساتھ اس کے فلیٹ پر رہوں گی نجانے کیا کرے گا وہ۔۔۔

وہ مسلسل کمرے میں یہاں وہاں چکر لگا رہی تھی۔۔

وہ مجھے ٹارچر کرے گ۔۔ سارے بدلے لے گا۔۔ میں کیا کروں گی۔۔ وہ تو بہت اکڑو ہے۔۔۔ میں تو اس کا مقابلہ نہیں کر پاوں گی۔۔۔

نہی نہیں جو بھی ہے میں بھی منظور شاہ کی بیٹی ہوں۔۔ایسے کیسے اس کے ظلم برداشت کروں گی۔۔۔ہاتھ تو لگائے۔۔۔

خود سے سوال وجواب کرتی وہ مطمئن ہونے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

***_

حال میں انٹر ہوتے دونوں جوڑوں کو دیکھ کر سب لوگوں نے تالیاں بجانے شروع کردیں۔۔۔

دلہنیں اپنے اپنے دلہوں کے ہاتھ پکڑے سہج سہج کر اندر داخل ہو رہی تھیں۔۔ حمیرا بیگم نے بے اختیار ماشا٦اللہ کہا۔۔

سٹیج پر وہ دونوں جوڑے براجمان ہو گے تھے۔۔۔

اج تو قیامت ڈھا رہی ہو۔زین نے جھک کر ثمن کے کان میں سرگوشی کی

کیا ہوا اج تمہاری زبان کو تالا کیوں لگا ہے۔۔

زین اسے خاموش دیکھ کر دوبارہ بولا۔۔

ثمن شرم سے لال لال ہو رہی تھ٦۔۔

کوی بات نہیں اب تو ساری زندگی میرے پاس ہی ہو۔۔سارے حساب چکاوں گا۔۔۔

زین مسکرا کر بولا تو ثمن مزید جھینپ گ ئی اس کی زبان تالو سے چپک گ ئی تھ ئی۔۔۔ اسے اتنی شرم زین سے کبھی نہیں آئی جتنی آج آرہی تھی۔۔۔

عرشمان چہرے کے تاثرات سخت کیے سامنے دیکھ رہا تھا۔۔عائزہ چور نظروں سے اسے بھی دیکھ لیتی تھی۔۔۔اس کے تاثرات سے اندازہ لگانا مشکل تھا کہ وہ کیا سوچ رہا ہے۔۔۔

رخصتی کا شور اٹھا۔۔دونوں دلہنیں اپنے دلہوں سمیت سٹیج سے اتری رھیں۔۔

ثمن اور عائزہ منظور شاہ سے لگیں مسلسل رو رہی تھی۔۔۔ ثمن تو سنبھل گئی مگر عائزہ جب زین کے گلے لگی تو اس کے رونے میں تیزی آگئی۔۔اپنو سے دوری کا اتنا دکھ نہیں تھا جتنا عرشمان سے شادی کا دکھ تھا۔۔

حمیرا نے آگے بڑھ کر اسے پیار کیا۔۔مگر وہ مسلسل روے جا رہی تھی۔۔۔

عرشمان کب سے یہ ایموشنل سین دیکھ رہا تھ۔۔وہ جلدی سے آگے بڑھا اور عائزہ کو گود میں اٹھا لیا۔۔ نوجوان نسل اوے ہوے۔۔۔ کے نعرے لگانے شروع کر دیے۔۔مگر عرشمان سنجیدگی سے گاڑی کی طرف بڑھ گیا۔۔۔ عائزہ رونا بھل کر سانس روکے دشمن جاں کو دیکھنے لگی۔۔اس پل اس کے دل کی رفتار میں شدید اضافہ ہوا تھا۔۔۔

فلیٹ زیادہ بڑا نہیں تھا۔۔دو کمرے ایک کچن اور اٹیچڈ واش روم۔۔سامنے ایک حال جس میں صوفے اور میز پڑے تھے۔۔فلیٹ کافی صاف ستھرا اور خوبصورت تھا۔۔۔وہ آرام آرام سے اپنا غرارہ اٹھا کر فلیٹ کا جائزہ لیتے اندر داخل ہوی تھ۔۔

میں فریش ہو کر آتا ہوں چینج کر کے کھانا بنا دو۔۔عرشمان اسے حکم دیتا کمرے کی جانب چلا گیا جبکہ عائزہ منہ کھولے اس کی بات سمجھنے کی کوشش کرنے لگی۔۔

کیا کہا۔۔ کھانا۔۔واقعی وہ یہ کہہ کر گے ہیں یا مجھے کوی غلط فہمی ہوئی ہے۔۔۔

نہیں نہیں مجھے تو کھانا بنانا نہیں آتا اور نئی نویلی دلہن ہوں میں کیوں کھانا بناؤں

عائزہ بڑبڑاتی ہوی غرارہ سنبھال کر اسی کمرے میں داخل ہو گئی جہاں عرشان گیا تھا۔۔۔

اس کمرے میں ہم دونوں کیسے رہیں گے۔۔۔۔کمرہ زیادہ بڑا نہیں تھا۔۔گھر میں ایسی کوی سجاوٹ بھی نہیں تھی جس سے پتا چلتا کہ یہاں ایک دلہن آئی ہے۔۔۔

ابھی وہ کھڑی سوچ ہی رہی تھی کہ عرشان واش روم کا دروازہ کھولے باہر نکلا۔۔عائزہ کو دیکھ کر اس کے ماتھے پر بل نمودار ہوے

تم یہاں کیا کر رہی ہو میں نے کہا نا کہ کھانا بناو۔۔۔

عرشان کا لہجہ ایسے تھا جیسے وہ اس کی بیوی نہ ہو کوی نوکرانی ہو

وہ وہ میرا سامان۔۔۔عائزہ نے ہاں وہاں نظر دوڑای جہاں اس کا کوی سامان موجود نہیں تھا

تمہارا روم دوسرا والا ہے۔۔۔وہاں جاو۔۔سرسری سا کہتا وہ آئینے میں دیکھ کر کنگھی کرنے لگا

عائزہ خاموشی سے باہر نکلی اور دوسرے کمرے میں چلی گئی۔۔۔

اففففھ شکر ہے کمرہ الگ ہے۔۔وہ سکون کا سانس لیتی کپڑے چینج کرنے لگی۔۔

فریش ہو کر وہ بستر پر گرنے والے اندازمیں لیٹ گئی۔۔تھکن کی وجہ سے جلدی ہی اسے نیند نے آ لیا۔۔۔

کسی کے جھنجھوڑنے پر اس کی آنکھ کھل گئی۔۔

ک کیا ہوا۔۔پہلے تو اسے کچھ سجھ نہیں آئی مگر عرشمان کو غصے سے گھورتا دیکھ نیند اڑن چھو ہوی تھی۔۔۔

کھانا بنانے کا کہا تھا ایک بار کی بات سمجھ نہیں آتی یہ تمہارا گھر نہیں ہے جہاں نوکر ہوں گے۔۔یہ میرا فلیٹ ہے۔۔۔

عرشمان غصے سے سے دیکھ کر بولا۔۔

مجھے ک کھانا بنانا نہیں آتا۔۔

وہ اٹکتی ہوی بولی

شٹ اپ۔۔مجھے کچھ نہیں پتا اٹھ کر کھانا بناو۔۔۔

عرشمان غصے سے کہتا کمرے سے نکل گیا جبکہ وہ بے بسی سے اٹھ کھڑی ہوی۔۔۔۔

کافی محنت کے بعد اس نے بریانی بنای تھی۔۔نیٹ پر ریسیپی دیکھ کر اس نے کافی حد تک بہتر کھانا بنالیا تھا۔۔

وہ ایک ٹرے میں بریانی ڈال کر باہر لائی تو وہ ڈائی ننگ ٹیبل پر بیٹھا انتظار کر رہا تھا۔۔۔

چاول اس کے آگے کر کے وہ وہیں کھڑی ہو گ ئی۔۔

پہلے نوالے پر ہی عرشمان کو کھانسی کو دورہ پڑا تھا۔۔۔

واٹ نان سینس یہ کھانا ہے؟؟ وہ غصے سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔

وہ۔۔

کیا وہ وہ ہاں۔۔۔۔😡۔

سوسوری وہ۔۔عائزہ اپنی صفای میں کچھ کہتی اس سے پہلے ہی عرشمان غصے سے اٹھ کر کمرے میں جا چکا تھا۔۔

عائزہ نے ایک نوالہ ٹیسٹ کر کے دیکھا تو اس کا منہ کھلا ہی رہ گیا۔۔

نمک اور مرچ اس قدر زیادہ تھی کہ افففف

اللہ یہ کیا ہاے۔۔۔عائزہ کچن میں بھاگی اور سنک میں جا کر کلی کرنے لگی۔۔مگر مرچی تھی کہ زبان جلا رہی تھی۔۔۔۔

زین کھانے کی ٹرے ہاتھ میں پکڑے اندر داخل ہوا۔۔ثمن سمٹی ہوی سرخ جوڑے میں اس کے بیڈ پر پورے حق سے بیٹھی تھی۔۔۔زین نے ٹرے سائیڈ ٹیبل پر رکھی اور اس کے پاس بیٹھ گیا۔۔

آج اتنی خاموشی کیوں ہے۔۔سپیکر خراب ہو گیا ہے کیا؟

زین نے شرارت سے اسے چھیڑا۔۔وہ مزید سمٹ گ ئی۔۔

اللہ اللہ تم شرماتی بھی ہو۔؟زین نے مصنوعی حیرت سے کہا

ثمن کا سرخ پڑتا چہرہ اسے محظوظ کر رہا تھا۔۔

کچھ بولو بھی اپنی زبان کمرے میں بھول آئی ہو؟

زین نے اسے مزید تنگ کیا

کیا بولوں میں۔؟ثمن نے جھجکتے ہوے بلآخر سنہری الفاظ نکالے تھے

کیا؟؟واہ جی آج آپ کے پاس بولنے کو کچھ ہے ہی نہیں۔۔ویسے تو کسی کو بولنے کا موقع بھی دیتی اور آج دیکھو میڈم کو۔۔۔

زین نے ہنستے ہوے کہا

ثمن مسلسل اپنی انگلیاں مروڑ رہی تھی وہ کافی نروس ہو رہی تھی۔۔

اچھا چلو کھانا کھاتے ہیں۔۔۔زین نے ٹرے اٹھا کر سامنے رکھی اور نوالے بنا کر اسے کھلانے لگا۔۔ ثمن شرما کر آہستہ آہستہ کھانے لگی۔۔۔زین اسے شرماتا دیکھ کر جتنا حیران ہوتا کم تھا۔۔۔

*

وہ کسی خوبصورت سی وادی میں کھڑی تھی۔۔ارد گرد خوبصورت پرندے چہچہا رہے تھے۔۔۔وہ خوشی سے یہاں وہاں دیکھتی جھوم رہی تھی۔۔۔

عائزہ۔۔۔عائزہ

کسی کے پکارنے پر اس نے یہاں وہاں دیکھا مگر کچھ دکھائی نہ دیا

عائزہ اٹھو ۔۔۔ آہستہ آہستہ وہ لوٹ رہی تھئی۔۔

جسٹ گیٹ اپ سٹوپڈ گرل۔۔۔

عرشان کی دھاڑ پر وہ ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھی۔۔ارد گرد دیکھا تو نہ کوئی وادی نہ پرندے۔۔وہی رات والا کمرہ۔۔۔

ک کیا ہوا؟ کیوں چلا رہے ہیں۔۔۔

عائزہ نے آنکھیں ملتے ہوئے کہا۔ اٹھو ناشتہ بناو۔

عرشان نے سنجیدگی سے کہا۔۔

واٹ؟؟ناشتہ۔۔؟عائزہ ایسے اچھلی جیسے کرنٹ لگ گیا ہو۔۔

عرشان سنجیدگی سے اسے گھورتا ہوا باہر نکل گیا۔۔

گھڑی پر وقت دیکھا تو صبح کے سات بج رہے تھے۔۔چار و ناچار اٹھ کر فریش ہوئی اور باہر چلی آئی ۔۔

عرشمان صوفے پر براجمان نیوز سن رہا تھا۔۔

ناشتے میں کیا بناؤں؟ عائزہ نے ہچکچاتے ہوئے پوچھا۔۔

دو پراٹھے اور آملیٹ۔۔۔

عرشمان نے ٹی وی پر نظریں جمائے کہا

عائزہ نے جلدی سے موبائل نکالا اور نیٹ پر پراٹھوں کی ریسیپی دیکھنی شروع کر دی۔۔ صد شکر کے آٹا گوندا پڑا تھا۔۔ ورنہ پتا نہیں وہ کیسا آٹا گوندتی۔۔

جلدی سے دو پراٹھے بنائے۔۔ آملیٹ بنایا اور ڈائننگ ٹیبل پر رکھ کر سائیڈ پر کھڑی ہو گئی۔۔۔

عرشمان اٹھ کر کرسی پر بیٹھا اور دو انگلیوں سے پراٹھا اٹھا کر سامنے کیا۔۔۔ موٹے موٹے پراٹھے اور ایسے جیسے چائنہ کا نقشہ ہو۔۔ گھی ایسے ٹپک رہا تھا جیسے جلیبی میں سے شیرہ۔۔۔

آملیٹ قدرے بہتر نظر آرہا تھا۔۔

یہ کیا ہے؟ عرشمان نے غصے سے اسے گھورا۔۔

وہ وہ یہ یہ۔۔۔ اس سے کوئی بات نہ بن رہی تھی۔۔

بیٹھو یہاں۔۔۔ اسے کرسی پر بیٹھنے کا حکم دیا۔۔۔

عائزہ جھجکتی ہوئی وہاں بیٹھ گئی۔۔

کھاؤ اسے۔۔۔ پلیٹ اس کے سامنے سرکا کر اسے سنجیدگی سے دیکھنے لگا۔۔۔

م میں۔ م مجھے بھوک ن ن۔۔ عائزہ کی بات عرشمان کی دھاڑ نے کاٹی تھی۔۔۔ کھاؤ اسے۔۔۔

عائی زہ خوفزدہ ہوتی جلدی سے کھانے لگی۔۔ کچا اور گھی سے لبریز پراٹھ حلق سے اتارنا مشکل ہو رہا تھا۔۔۔

عائی زہ تھک کر رونے لگی تھی۔۔۔ آئیندہ اگر کھانا سہی نہ بنایا تو اچھا نہیں ہوگا۔۔۔

عرشمان اسے وارننگ دیتا چلا گیا۔۔

عائی زہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔۔

*

صوفے پر بیٹھی وہ ٹی وی دیکھنے میں مصروف تھی۔۔جب اس کا موبائل رنگ ہوا۔۔ منظور شاہ کی کال آ رہی تھی۔۔۔ اس نے فوراََ ریس کی۔۔

حال چال کے بعد اس نے عرشمان کا رویہ ان کو بتادیا۔۔مگر منظور شاہ نے یہ کہہ کر اسے چپ کروادیا کہ اب وہ شادی شدہ ہے اپنے شوہر کا دل جیتے گھر کے کام کرنے سے اس کے ہاتھ نہیں گھسیں گ ئے۔۔۔

عائی زہ کی آنکھیں آنسوو سے بھر گ ئی تھیں۔۔۔

جو بھی ہو اب اسے ثابت کرنا تھا کہ وہ کسی سے کم نہیں ہے۔۔عرشمان کو نیچا دکھانا اب اس کا اصل مقصد بن گیا تھا۔۔بہت جلد وہ اسے لاجواب کرے گی۔۔اسے اپنے عشق میں پاگل کردے گی اور پھر ہمیشہ کے لیے چھوڑ دے گی تب وہ تڑپے گا اور عائی زہ کو دلی سکون ملے گا۔۔۔

خود سے عہد کرتی وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔

،-----------------------

دن کے بارہ بج رہے تھے۔۔ بھوک نے ستایا تو وہ کچن کی طرف مڑی تھی۔۔۔ نیٹ سے کھانوں کی ترکیبیں دیکھ دیکھ کر دو گھنٹے بعد اس نے کھانے کے قابل ایک ڈش تیار کرلی تھ۔۔ اسے کھا کر دیکھا تو اتنی بری نہیں تھی۔۔ آرام سے پیٹ بھرا اور سونے لیٹ گ ئی۔۔۔

شام کو پانچ بجے اسکی آنکھ کھلی۔۔ فریش ہو کر باہر آئی تو کچن کا حال دیکھ کر بے ہوش ہوتے ہوتے بچی۔۔۔ جلدی سے ایک گھنٹہ لگا کر کچن صاف کیا۔۔۔ تھک ہار کر صوفے پر ڈھے گ ئی۔۔۔

افف اتنا کام کیا ہے پورا بدن دکھ رہا ہے۔۔۔

کمر کو ملتی ہوی وہ دہائی یاں دے رہی تھی۔۔۔ مانو پورا پہاڑ اٹھا کر آئی ہو۔۔۔ چھ بجے تک تو یوں ہی لیٹی رہی۔۔ پھر موبائی ل لے کر کچن میں کھڑی ہو گ ئی۔۔ دو گھنٹے کی محنت کے بعد اس نے قورمہ بنا لیا تھا۔۔۔ روٹیاں کوشش کے باوجود گول نہیں بنی تھیں مگر صبح والے پراٹھوں سے قدرے بہتر تھیں۔۔۔

۔ تھک ہار کر صوفے پر ڈھیر ہو گ ئی۔۔۔

عرشان دروازہ کھول کر اندر آیا تو صوفے پر ہی اسے پایا۔۔ کپڑے سارے آٹے سے بھرے ہوئے تھے۔۔ بالوں کا جوڑا بنائے وہ آڑھی ترچھی رف حلیے میں پڑی تھی۔۔۔ چہرے پر جگہ جگہ ساس لگا ہوا تھا۔۔۔ عرشان کو بے اختیار اس پر ترس آیا مگر پھر جوں ہی اسے وہ ویڈیو یاد آئی تو غصے سے رگیں تن گ ئی یں۔۔۔ اس کا بس چلتا تو وہ عائی زہ کا گلہ دبا دیتا مگر منظور شاہ کی نصیحت کم دھمکی زیادہ کی وجہ سے وہ خود پر کنڑول رکھتا تھا۔۔۔

عرشان پتر عائزہ میری لاڈلی بیٹی ہے۔۔ بڑے مان سے تجھے سونپ رہا ہوں۔۔اسے سدھارنا تیرا کام ہے۔۔بیوی کی طرح رکھنا ۔۔۔ اس کی پچھلی غلطیوں کو بھول جا۔۔اگر ذرا سی بھی تکلیف ہوئی اسے تو پھر میں خالو بن کر نہیں سسر بن کر ملوں گا۔۔.

غصے سے سر جھٹک کر وہ کچن میں چلا گیا۔۔۔کچن کا حال دیکھ کر اس کا غصہ مزید بڑھ گیا۔۔۔ساری طرف آٹا پھیلا ہوا تھا۔۔سبزیاں اور پیاز فرش پر سجدے دے رہے تھے۔۔گندے برتنوں کا انبار لگا تھا۔۔چولہے کی ایسی حالت تھی مانو کسی نے سو بندوں کا کھانا بنایا ہو۔۔

عائزہ۔۔۔اس کی غصے بھری آواز پر عائزہ چونک کر اٹھی۔۔۔نجانے کب اس کی آنکھ لگ گئی تھی۔۔۔

آآپ کب آئے۔۔آنکھیں ملتی وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔۔بنا دوپٹے کے وہ عرشان کو مزید غصہ دلا گئی۔۔دوپٹہ کہاں ہے تمہارا ہے۔۔۔؟

وہ۔۔عائزہ ادھر ادھر نظریں دوڑاتی دوپٹہ ڈھونڈنے لگی۔۔۔صوفے کے نیچے اسے نظر آ ہی گیا۔۔جلدی سے دوپٹہ اوڑھ کر وہ واپس آئی۔۔

آئیندہ تمہیں دوپٹے کے بغیر نہ دیکھوں۔۔کچن صاف کرو جلدی۔۔گندگی سے نفرت ہے مجھے۔۔

سخت لہجے میں تنبیہ کرتا کمرے میں گھس گیا۔۔۔

عائزہ ابھی کچن صاف کرنے مڑی ہی تھی کہ عرشان کی آواز پر پھر سے پلٹی۔۔

تم نے کمروں تک کی صفائی نہیں کی؟؟

س سوری یاد نہیں رہا۔۔عائی زہ معذرت کرتی آگے بڑھی۔۔

ابھے کے ابھی سارا گھر صاف کرں فاسٹ۔۔۔

حکم صادر کرتا واش روم میں گھس گیا۔۔۔

عائی زو آنسوو اندر دھکیلتی کمرہ صاف کرنے لگی۔۔۔صفای کر کے کچن میں گھسی اور جلدی سے سارا کچن صاف کرنے لگی۔۔۔

اتنی بے عزتی پر اسے شدید غصہ تھا مگر وہ کیا کرتی عرشمان کے سامنے اس کی ہمت ہوا ہو جاتی تھی۔۔

کچن صاف کر کے جلدی سے کھانا گرم کیا اور میز پر سجا دیا۔۔

فریش ہو کر وہ باہر نکلا اور کھانا کھانے لگا۔۔

پہلے لقمے پر ہی وہ ٹھٹھکا۔۔

یہ تم نے بنایا ہے۔۔؟

عرشمان کے پوچھنے پر اس نے زور سے اثبات میں سر ہلایا۔۔

ڈھنگ سے بنانا سیکھ لو آئی یندہ کوی غلطی نہ ہو۔۔

عرشمان کہتا کھانا کھانے لگا۔۔عائی زہ کو اس رویے کی امید نہیں تھی۔۔اسے لگا تھا شاید وہ تعریف کر دے مگر یہاں تو گنگا الٹی بہہ رہی تھی۔۔وہ منہ بناتی جانے کے لیے مڑی تو عرشمان کے الفاظ نے اسے روک لیا

کھانا اچھا بنا ہے۔۔۔۔

اس نے بے یقینی سے پلٹ کر دیکھا تو وہ اٹھ کر جا چکا تھا۔۔۔

وہ صوفے پر بیٹھی میگزین پڑھنے میں مصروف تھی۔۔۔ عرشمان ڈیوٹی پر تھا۔۔ پچھلے کچھ دنوں سے وہ کافی دیر سے گھر آتا اور صبح نو بجے ڈیوٹی پر جا رہا تھا۔۔ ان دونوں کا سامنا بہت کم ہوتا تھا۔۔۔ ناشتہ اور کھانا وہ بنا کر رکھ دیتی اور جب اس کا دل چاہتا وہ کھا لیتا تھا۔۔ عائزہ حتی الامکان اس سے دور رہتی تھی۔۔۔ نجانے کب وہ اسے ڈانٹ دے۔۔۔۔

ڈور بیل پر چونکی۔۔ وقت دیکھا تو دوپہر کے دو بج رہے تھے۔۔۔

تجسس سے اٹھ کر دروازہ کھولا تو سامنے دو عورتیں کھڑی تھیں۔۔۔ ایک پچاس سال کے لگ بھگ تھی اور دوسری پچیس کے۔۔۔

جی کون؟۔

اس نے آئی برو اچکا کر سوا کیا۔۔۔

وہ ہم پڑوس سے آئے ہیں۔۔ جمعرات کی دعا کی تھی تو یہ بریانی دینے آئی ہیں۔۔

بڑی عمر کی عورت نے مسکرا کر کہا۔۔

بریانی دینے دو عورتیں۔۔ عائزہ نے سوچتے ہوئے پلیٹ تھام لی او خالی کرنے کچن میں چلی گئی۔۔۔

پلیٹ دھو کر باہر آئی تو ٹھٹھک گئی۔۔۔ دونوں عورتیں صوفے پر براجمان تھیں۔۔

آپ کے برتن۔۔۔ عائزہ نے نارمل ہوتے کہا

آپ کا نام۔پلیٹ پکڑتے کم عمر لڑکی نے سوال کیا

عائی زہ۔۔۔۔۔اس نے مختصر جواب دیا۔۔

میں بسمہ اور یہ میری ساس شکیلا۔۔۔اس نے تعارف ضروری سمجھا۔۔۔

عائی زہ سر ہلا کر دوسری صوفے پر بیٹھ گ ئی۔۔۔

آپ انسپکٹر صاحب کی بیوی ہیں۔۔

بسمہ نے دوبارہ سوال کیا

جی۔۔عائی زہ نے سر ہلایا۔۔اسپکٹر سے مراد عرشان ہے یہ وہ سمجھ گ ئی تھی۔۔۔۔۔

حیرت ہے۔۔۔گھومتے کسی اور کے ساتھ اور شادی کسی اور سے۔۔آجکل کے لڑکوں نے عجیب رواج کھولا ہے۔۔۔۔

شکیلا نے منہ بنا کر کہا تو بسمہ نے اسے کوہنی ماری۔۔۔

عائی زہ نے نا سمجھی کے انہیں دیکھا تو بسمہ بات کو آئیں بائیں شائیں کر گ ئی۔۔۔

اور پھر یہ معمول بن گیا۔۔۔وہ عورتیں اکثر وہاں آجاتی۔۔۔عائی زہ بھی ان کے آنے سے بے زار نہیں ہوتی تھی۔۔۔بسمہ اکثر آیا کرتی تھی مگر شکیلا کبھی کبھار ہی چکر لگاتی۔۔۔

عائی زہ کا دل بھی ادھر ادھر ہو گیا تھا۔۔۔۔

ویسے عائی زہ یہ انسپکٹر صاحب آجکل گھر پر نہیں ہوتے۔۔چھٹی والے دن بھی غائی ب رہتے ہیں۔۔۔

بسمہ نے تجسس سے سوال کیا

مصروف ہوتے ہوں گے۔۔

عائی زہ نے لاپرواہی سے جواب دیا۔۔

ارے مصروف کہاں۔۔۔ یہ تو اس پھول جڑی کے کام ہیں۔۔۔بسمہ کی سرگوشی نما آواز پر وہ حیرت زدہ ہو گ ئی۔۔

کس پھل جڑی کا کہہ رہی ہو۔۔

وہی زارا۔۔۔وہ چڑیل ہر وقت چپکی رہتی ہے ان کے ساتھ۔۔۔جب تم نہیں آئی تھی یہاں تو وہ اس گھر میں بھی رات کو اکثر آتی رہتی تھی۔۔ تمہیں نہیں پتا؟

بسمہ نے دھماکہ کیا۔۔۔۔

*

کہاں تھے آپ اتنے دیر سے۔۔۔

عرشمان اندر داخل ہوا تو عائی زہ کی غصے بھری آواز پر ٹھٹکا

وہ کچن کے دروازے پر کھڑی اسے گھور رہی تھ۔۔ عرشمان اسے نظرانداز کرتا کمرے میں چلا گیا۔۔۔

میں کچھ پوچھ رہی ہوں۔۔۔

عائی زہ اس کے پیچھے کمرے میں داخل ہوئی۔۔

عرشمان نے کیپ اتار کر بستر پر پھینکی۔۔سٹک میز پر رکھ کر الماری سے کپڑے نکالنے لگا۔۔وہ سراسر عائی زہ کو نظرانداز کر رہا تھا۔۔

کس کے ساتھ تھے آپ؟

اب کے عائی زہ نے اونچی آواز سے پوچھا

میں جس کے ساتھ بھی ہوں تمہیں اس سے فرق نہیں پڑھنا چاہ ئی ے۔۔۔

عرشمان سختی سے کہتا واشروم میں گھس گیا۔۔۔

ہاں سہی بات ہے مجھے کیا میری بلا سے جہاں بھی ہوں۔۔ بلکہ اچھا ہے ناکرلے دوسری شادی میری بھی جان چھوٹ جاے گی اس کھڑوس سے۔۔۔ عزاب بن گ ئی ہے زندگی۔۔۔

وہ خود کو مطم ئ ن کرتی کمرے سے باہر نکل گ ئی۔۔۔

*

دیکھو عائی زہ بی بی۔۔ تمہاری کزن نے تمہارے بھای سے شادی کرلی۔۔ وہ خود تو عیش کر رہی ہے۔۔ مگر اس کا بھای تمہیں جوتی کی نوک پر رکھتا ہے۔۔۔ بسمہ مسلسل اس کی برین واشنگ کر رہی تھی۔۔

م میں بابا سے بات کروں گی۔۔ طلاق لے لوں گی میں۔۔۔ اسی بہانے میری جان چھوٹ جاے گی۔

عائی زہ نے سہولت سے کہا

اور اس ثمن کا کیا جو تمہارے گھر میں عیش کر رہی ہے۔ بسمہ پھر سے گویا ہوی۔۔

وہ پہلے بھی وہیں رہتی تھی۔۔ اب کیا ہے۔۔

عائی زہ لاپرواہی کے بولی۔۔

پہلے کی بات اور تھی۔۔ تمہاری ماں سوتیلی ہے۔۔ مگر اس کی سگی خالہ ہے۔۔۔ دیکھ لو سازش کر رہی ہیں وہ۔۔ تمہارے بابا کے بعد سب کچھ زین کا ہو جائے گا۔۔۔ اور یہ خالہ بھانجی عیش کریں گی۔۔ انسپکٹر صاحب دوسری شادی کر کے تمہیں چلتا کر دیں گے۔۔۔

بسمہ نے اس کے دماغ کا ستیاناس کیا تھا۔۔ عائزہ سوچ میں پڑھ گئی۔۔

میں کیا کروں پھر؟ عائزہ نے پریشانی سے پوچھا۔۔

تم اپنے شوہر کے قریب رہو۔۔ ان کو اپنا عادی بنا لو۔۔ اور ساتھ ساتھ اپنی سں تیلی ماں اور کزن کو اوقات یاد دلاتی رہو۔۔۔ لیکن یاد رکھنا۔۔۔ اپنے شوہر کے دل میں جگہ بنانا تمہارا اپنا کام ہے۔۔ میں نے بھی ایسے ہی کیا ہے۔۔ میری ساس اب میر تلوے چاٹتی ہے۔۔ کیوں کہ میرا شوہر میرا دیوانہ ہے۔۔۔

بسمہ اس کے کان بھرتی اٹھ کر چلی گئی۔۔ مگر عائزہ گہری سوچ میں گم ہو گئی۔۔ کیا واقعی یہ سچ ہے۔۔؟ ہاں یہ سچ ہے اسی لیے تو عرشمان نے مجھ سے شادی کر لی اور کسی کو اعتراض بھی نہیں ہوا۔۔ اور ثمن۔۔۔ اس نے تو ایک بار بھی مجھے فون نہیں کیا۔۔۔۔

عائزہ کے دماغ میں جنگ شروع ہو چکی تھئی۔۔

اور یہ تو شروعات تھئی۔۔۔۔۔۔

*.

آج وہ دو مہینے بعد اپنے میکے آئی تھی۔۔۔ سب نے ان دونوں کا خوب استقبال کیا۔۔۔ منظور شاہ کے گلے لگ کر وہ بہت روی تھی۔۔۔ مگر حمیرا بیگم اس کے لمس کو ترس گئی۔۔۔ ان پر ایک غلط نگاہ ڈالے بغیر وہ اندر چلی گئی۔۔۔ زین اور ثمن باہر گھومنے گے ہوے تھے۔۔۔۔

وہ سیدھا اپنے کمرے میں آگ ئی۔۔ کمرے کی حالت یکسر بدلی ہوی تھی۔۔۔ وہاں نیا فرنیچر اور سب کچھ بدلاہؤا تھا۔۔۔ ملازمہ کو آواز دے کر پوچھا تو پتا چلا کہ وہاں زین اور ثمن شفٹ ہو چکے ہیں۔۔ ان دونوں کے لی عرشمان کا کمرہ سیٹ کیا گیا ہے۔۔۔ وہ غصے سے لال ہوتی عرشمان کے کمرے میں گھس گ ئی۔۔۔ چینج کر کے وہ بیٹھی ہی تھی کہ کمرے میں عرشمان کو دیکھ کر ٹھٹکی۔۔۔

آپ یہاں؟۔ وہ حیرت زدہ سی بولی

ہم جب تک یہاں ہیں۔۔ ایک ہی کمرے میں رہیں گے۔۔ جانتی ہو نا اپنے بابا کو۔۔۔ عرشمان بہت کچھ باور کروا گیا تھا۔۔

آپ کہیں اور بھی تو رہ سکتے ہیں نا۔۔ اس روم میں صوفہ نہیں ہے اور یہ چھوٹا ہے بہت۔۔۔۔۔۔ عائزہ نے لاپرواہی سے کہا۔۔۔

عرشمان اسے نظرانداز کرتا واش روم میں گھس گیا۔۔۔

عائزہ کو اس کے نظرانداز کرنے سے نجانے کیوں بہت برا لگا تھا۔۔ حالانکہ وہ ہمیشہ ہی اسے نظرانداز کرتا رہا ہے مگر آج اسے عجیب فیلنگ آئی تھی۔۔۔

اس کے دل میں جگہ بناو۔۔۔ اسے اپنا عادی بناو۔۔

بسمہ کی الفاظ یاد آتے ہی اس نے الماری سے اس کے کپڑے نکالے اور استری کر کے بیڈ پر رکھ دیے۔۔۔

وہ واش روم سے باہر نکلا تو عائز کو دیکھ کر رک گیا۔۔۔

بلیو ٹراوزر۔۔۔ گلے میں ٹاول ڈالے بنا شرٹ کے وہ نہا کر نکلا تھا۔۔

تم گ ئی کیوں نہیں۔۔

عرشمان کی آواذ پر وہ مڑی اور اسے اس حالت میں دیکھ رخ پھیر گ ئی۔۔ ایک عجیب سا احساس تھا جو

عرشمان کے اندر پیدا ہوا اور اگلے ہی لمحے اس کے چہرے پر مسکراہٹ آگ ئی۔۔۔جب بیڈ پر اپنے

کپڑے دیکھے تو۔۔۔

وہ یہ کپڑے استری کیے ہیں آپ پہن لیں۔۔۔

عائزہ رخ پھیرے ہی کہتی کمرے کے باہر دوڑ گ ئی۔۔

عرشمان کو ایک عجیب احساس نے گھر لیا تھا۔۔اپنی مسکراہٹ پر قابو پاتے وہ کپڑے تبدیل کرنے لگا۔۔۔

*

تو پھانس لیا میرے بھای کو تم نے۔۔۔

ثمن کو لان میں بیٹھے دیکھ کر عائزہ اس طرف آئی۔۔

عائزہ تم او واو کب آئی۔۔۔ بھای بھی آئے ہیں کیا۔۔

ثمن نے اس کی بات سنی ہی نہیں تھی۔۔وہ اٹھ کر اس کے گلے لگنے لگی جب عائزہ نے ہاتھ سے اسے

پیچھے دھکیلا۔۔۔

کیا ہوا خیریت۔۔۔ ثمن اسے دیکھ کر رکی تھی۔۔۔

خوب عیش کر رہی ہو۔۔میرے معصوم بھای کو پھانسنے کے لیے ہی اس گھر میں آئی تھی نا۔۔۔خوب

سمجھتی ہوں۔۔حمیرا بیگم اور تمہارے چالاکیاں۔۔۔ مگر ایک بات یاد رکھنا۔۔میں تمہیں کبھی بھی کامیاب

نہیں ہونے دھوں گی۔۔۔

عائی زہ اسے ساکت چھوڑ کر تن فن کرتی وہاں سے چلی گ ئی۔۔۔جبکہ کچن میں کھڑی حمیرا اس کی باتیں سن کر شل ہو گ ئی۔۔۔

***

وہ کمرے میں آیا تو عائی زہ موبائ ل پر گیم کھیلنے میں مگن تھی۔۔۔

چینج کر کے وہ بیڈ کے دوسرے کونے میں دراز ہو گیا۔۔۔

عائی زہ اس کے بیڈ پر لیٹنے پر ایک دم بدکی تھی۔۔۔

آپ یہاں سوئ یں گ ے۔۔

اس کے بے تکے سوال پر عرشان کے چہرے پر واضح ناگواری آئی تھی۔۔۔

اس کے قریب رہنا ہے تمہیں۔۔۔اس کا دل جیتنا ہے۔۔۔بسمہ کے الفاظ اس کے کانوں میں گونجے تو وہ ایک دم سیدھی ہوی۔۔۔

م میرا مطلب آپ کو کچھ چاہ ئ یے تو نہیں۔۔۔

اس نے وضاحت دینی ضروری سمجھی۔۔۔

نہیں۔۔عرشان نے مختصر جواب دیا۔۔عائی زہ کے بدلے رویے پر عرشان کو عجیب سا لگ رہا تھا۔۔۔ اچانک سے اسے اتنا خیال کیسے آ گیا اسکا۔۔ صبح کپڑے استری کیے۔۔۔دن میں کھانا دینا۔۔

کسی انجانے خطرے کے تحت وہ پریشان ہو گیا۔۔۔ مگر پھر یہ سوچ کر مطم ئ ن ہو گیا کہ شاید وہ سدھر رہی ہو۔۔۔

آوارہ لڑکی ہے۔۔۔ ظاہر ہے اب مجھے استعمال کرنا چاہ رہی ہو گی۔۔۔ بس کوی ٹھوس ثبوت ہاتھ لگ جائے۔۔ پھر اسے سیدھا کروں گا۔۔۔

دماغ کی سوچ پر اس کے چہرے کے تاثرات سخت ہوے۔۔۔

کروٹ بدل کر اس نے عائی زہ کی جانب دیکھا۔۔۔

وہ تو کب کی سو چکی تھی۔۔۔ دنیا جہاں سے بے خبر معصوم سا چہرہ۔۔۔ لگتا نہیں تھا کہ وہ ضدی مغرور اور آوارہ لڑکی ہو گی۔۔ نجان دل کیوں اس کے دماغ کی نفی کر رہا تھا۔۔ مگر دماغ بار بار وہ ویڈیوز ذہن میں لے آتا تھا۔۔ وہ ویڈیو ساری جھوٹ تو نہیں ہے۔۔ اور پھر وہ تصویریں۔۔ جو اسے شادی کی رات موصول ہوی تھیں۔۔۔۔۔۔

کہاں جانے کا ارادہ ہے۔؟

عائی زہ نے تیار کھڑی ثمن کو دیکھ کر طنزیہ کہا۔

وہ ان کے آفس کولیگ نے دعوت کی ہے وہاں جا رہے ہیں۔۔۔ لنچ پر۔۔۔

ثمن نے مسکرا کر دوپٹہ ٹھیک کرتے ہوئے کہا۔۔۔

اچھا۔۔ ویسے زین بھائی ہے کہاں۔۔۔ ملے نہیں ہیں مجھے وہ۔۔۔

عائی زہ نے لاونج میں پڑے صوفے پر بیٹھتے ہوے پوچھا۔

وہ کل ہم لوگ شوپنگ پر چلے گے تھے نا جس وجہ سے ان کے آفس کا کوی کام رہ گیا تھا۔۔ وہی نمٹانے میں مصروف تھے۔۔۔

عائی زہ جانتی تھی کہ زین نے شادی کے دوران جو چھٹیاں کی تھیں اس وجہ سے اس کا کام بڑھا ہوا تھا۔۔۔ حمیرا بیگم کی زبانی اسے پتا چل چکا تھا۔۔ اسی لیے وہ رات دیر سے آیا تھا اور صبح بھی جلدی چلا گیا تھا۔۔ عائی زہ سے اس کی ملاقات نہیں ہو سکی تھی۔۔۔

کیا ضرورت ہے فضول سیر سپاٹے کرنے کی۔۔۔ کام پر دھیان دینا چاہیے نا۔۔

عائی زہ نے طنزیہ کہا

میں نے منع کیا تھا لیکن وہ خود ہی مجھے گھمانے لے گے۔۔۔ تم لوگ کہاں کہاں گھومے پکس بنای ہیں۔۔۔ رکو میں تمہیں بتاتی ہوں ہم کہاں کہاں گھومے تھے۔۔۔ پکس بھی بنای ہیں اور نیکسٹ ویک ہم لوگ ہنی مون پر کراچی جا رہے ہیں۔۔ وہاں زین کا کوی بزنس کا کام بھی ہے اس لیے میں بھی ساتھ ہی چلوں گی۔۔۔

ثمن نے پرجوش ہو کر اس کے ساتھ صوفے پر بیٹھتے اپنا فون نکالا اور پکس دکھانے لگی۔۔۔

عائی زہ ماتھے پر بل لاے اسے دیکھنے لگی۔۔۔

تم لوگ کہاں گھومے تھے۔۔۔ بھای نے ضرور اپنا شہر تمہیں دکھایا ہو گا ہے نا۔۔؟۔

ثمن نے گردن موڑ کر اس سے پوچھا تو وہ غصے سے کھڑی ہو گئی۔۔۔

تم آخر کیا ثابت کرنا چاہتی ہو۔۔ کہ میری کوی ویلیو ہی نہیں ہے۔۔ تمہارے بھای نے مجھے اس دو کوڑی کے فلیٹ سے قدم بھی باہر نہیں نکالنے دیا۔ اور یہ بات تم جانتی ہو اسی لیے مجھے جیلس کرنے کے لیے دکھاوا کر رہی ہو۔۔۔

عائی زہ غصے سے کہتی چلی گ ئی۔۔ زین اور عرشان جو ابھی ابھی گھر میں داخل ہوے تھے اس کی اس طرح بات کرنے پر ساکت ہو گے۔۔۔

عائی زہ واٹ دا ہیل۔۔۔

عرشان نے غصے سے آگے بڑھ کر اس کا بازو دبوچہ۔۔۔

ثمن اس کی دھاڑ پر سہم کر پیچھے ہو گ ئی۔۔۔

اپنا بازو چھڑاتی عائی زہ غصے سے اپنے کمرے میں چلی گ ئی۔۔۔

عرشان جبڑا بھینچے غصے سے لمبے لمبے ڈگ بھرتا دوبارہ گھر سے باہر نکل گیا۔۔۔

ریلیکس ثمن کچھ نہیں ہوا چلو ہم لیٹ ہو رہے ہیں۔۔

زین نے روتی ہوئی ثمن کو چپ کروایا

نہیں میں نہیں جاوں گی میرا من نہیں ہے۔۔۔ ثمن نے آنسو و پونچھ کر کہا

کیا ہوا ہے ثمن۔؟ عائی زہ ایسے کیوں بے ہو کر رہی ہے۔۔۔

زین نے تشویش کے پوچھا

پتا نہیں وہ جب سے آئی ہے ایسے ہی بے رخی سے بات کرتی ہے۔۔۔ وہ ایسی نہیں تھی اسے مجھ کے بہت پیار تھا۔۔۔

ثمن نے بے بسی سے زین کو دیکھا

میں عرشمان بھائی سے بات کروں گا جسٹ ریلیکس چلو اب موڈ سہی کرو۔۔۔

اسے چپ کرواتا وہ باہر لے گیا۔۔ کمرے کے دروازے پر کھڑی عائزہ انہیں دیکھ کر غصے سے پیچ و تاب کھا کر رہ گئی۔۔۔۔

*

کچھ دن رہ کر وہ دونوں واپس آ گئے تھے۔۔۔ روٹین وہی پہلے والی ہی تھی۔۔۔ مگر عرشمان بہت کم گھر رہنے لگا تھا۔۔ بسمہ اس کے کان مسلسل بھرے جا رہی تھی۔۔۔

وہ دوپہر کے کھانے کی تیاری کر رہی تھی سب بسمہ آن دھمکی۔۔۔

عائزہ انسپکٹر صاحب آجکل نظر نہیں آتے خیر ہے نا۔۔۔

وہ پانی کا گلاس بھرتے ہوئے پوچھنے لگی۔۔

ہاں مصروف ہوتے ہوں گے۔۔۔ گھر بھی بہت کم آتے ہیں۔۔

عائزہ نے چائے پیالیوں میں انڈیلتے ہوئے کہا

یار تجھے کتنا سمجھاوں۔۔ تو انہیں قابو میں کیوں نہیں رکھتی ہے۔۔۔۔

بسمہ نے افسوس سے کہا

مجھ سے یہ چونچلے نہیں ہوتے یار۔۔۔ میں نہیں کر سکتی خدمتیں۔۔۔

عائزہ نے بے زارگی سے کہا اور ٹرے اٹھائے لاونج میں آ گئی۔۔۔

تجھے سمجھایا بھی تھا کہ عقل کو ہاتھ مارلے۔۔۔ وہ تجھے چھوڑ دے گا پھر تو کیا کرے گی۔۔

بسمہ بھی اس کے پیچھے پیچھے باہر آگ ئی۔۔۔

یار میں کیا کروں پھر۔۔ نہیں ہے محبت مجھے اس کھڑوس سے۔۔۔وہ بہت عجیب ہے۔۔۔میں کم از کم ایسے شخص سے شادی نہیں کرنا چاہتی تھی جو بات بھی نہ کرتا ہو۔۔۔ نجانے کیا نفرت ہے مجھ سے۔۔۔

عائزہ نے چاے کی چسکی لیتے کہا۔۔۔

دیکھ عائزہ میری بات غور سے سن۔۔۔ تو انہیں اپنی طرف خود موڑ۔۔۔ ورنہ وہ چڑیل زارا انہیں لے اڑی تو۔۔۔

بسمہ اسے سمجھانے کے انداز میں بولی۔۔

یار مجھے فرق نہیں پڑتا زارا ہو یا سارہ۔۔۔

عائزہ نے ناک سے مکھی اڑائی۔۔۔

دیکھ لے عائزہ یہ دونوں بہن بھائی تیرے باپ کی جائیداد لے اڑیں گے تب تو دیکھتی رہی۔۔۔ بھائی تو تیرا بھی سے ہی اپنی بیوی کا غلام ہے۔۔۔ماں تیری بھی سوتیلی ہے اب شوہر کو بھی گنوا کے بیٹھ جا پھر تو مبتھ ملتی رہیں۔۔۔

بسمہ کہتی چاے کی پیالی لے کر دوسرے صوفے پر بیٹھ گ ئی۔۔۔

عائزہ گہری سوچ میں گم اسے دیکھنے لگی۔۔

تو میں کیا کروں اب۔۔۔۔

اس کے سوال پر بسمہ نے اسے گھورا۔۔۔

کتنی بار بتایا ہے مگر تمہارے بھیجے میں بات نہیں ٹکتی۔۔۔

بسمہ سخت بدمزہ ہوی تھی۔۔

سیدھی طرح بات بتاو۔۔۔زرا لہجہ اپنا ٹھیک رکھو۔۔

عائزہ نے اس کے ٹیڑھے انداز پر چوٹ کی۔۔۔بھلا وہ مغرور لڑکی کسی کی الٹی بات برداشت کر سکتی تھی۔۔

اچھا اچھا غصہ مت ہو میں بتاتی ہوں۔۔۔

بسمہ اس کے بگڑتے موڈ کو دیکھ کر فوراََ بولی۔۔۔

*

کہاں تھے آپ اتنا لیٹ کیوں آئے رات میں۔۔۔

عائزہ نے ناشتہ میز پر لگاتے ہوے عرشان سے پوچھا۔۔وہ رات دیر سے آیا تھا۔۔۔

مصروف تھا۔۔۔مختصر جواب دے کر وہ ناشتے پر جھکا۔۔۔

مجھے کہیں باہر لے جائیں گھمانے۔۔۔وہ اس کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھتے ہوے تھوڑے جھجک کر بولی۔۔۔

مجھے کام ہے۔۔۔۔مختصر جواب۔۔۔

آج تو چھٹی ہے نا۔۔اس نے اصرار کیا۔۔۔

کام ہے مطلب کام ہے۔۔۔۔۔وہ کوفت سے بولتا تیزی سے ناشتہ کرنے لگا۔۔۔

مجھے کچھ نہیں پتا بس چلنا ہے تو چلنا ہے بس۔۔۔

عائزہ ضدی لہجے میں بولتی اٹھ گئی۔۔ عرشمان نے رک کر اسے دیکھا اور پھر سے ناشتہ کرنے لگا۔۔۔

ناشتہ ختم کرتے وہ اٹھ کر جانے لگا تو عائزہ نے اسے روکا۔۔

ایک منٹ میں پرس لے آؤں۔۔

وہ کہتی کمرے سے پرس اٹھا لائی۔۔ اور اس کے پاس آ کھڑی ہوئی۔۔

میں نے کہا تھا نا کام ہے۔۔۔ عرشمان نے سختی سے کہا۔۔۔

عائزہ اسے اگنور کرتی دروازے سے نکل گئی اور گاڑی میں بیٹھ گئی۔۔۔

عرشمان ضبط کرتا دروازہ لاک کر کے گاڑی میں آ گیا۔۔۔

ایک جگہ رک کر وہ گاڑی سے باہر نکل گیا۔۔۔ عائزہ مسکرا کر یہاں وہاں دیکھنے لگی۔۔۔ اس شہر میں آئے تیسرا مہینہ تھا مگر وہ پہلی بار گھومنے آئی تھ۔۔ ۔۔

اس کا دھیان فون کی گھنٹی سے بٹا تھا۔۔۔ عرشمان اپنا فون کار میں ہی بھول گیا تھا۔۔

پہلے اسے اگنور کر وہ باہر دیکھنے لگی مگر دوسری بار فون بجنے پر اس نے اٹھا کر اسے دیکھا۔۔

زارا کالنگ۔۔۔

نام پڑھ کر اس کے چہرے پر ناگواری آئی تھی۔۔۔ کال یس کر کے ابھی کان کے ساتھ لگایا ہی تھا کہ دوسری طرف سے ایک دم آواز آئی۔۔

بے بی کہاں و عرشی۔۔۔ میں کب سے ویٹ کر رہی ہوں۔۔ زنانہ آواز غصے سے عجیب سی لگ رہی تھی۔۔۔

وہ کچھ کہتی اس سے پہلے ہی عرشمان کی غصیلی آواز پر وہ اچھلی

کس سے پوچھ کر میرا فون اٹھایا۔۔۔

وہ وہ ک کسی کی کال آرہی تھی۔۔۔۔۔

عائزہ نے اٹکتے ہوئے کہا تو وہ غصے سے اسے گورتا موبایل کھیچ کر لے گیا۔۔۔

وہ بے چینی سے پہلو بدل کر رہ گ ئی۔۔۔

تھوڑی دیر بعد ایک لڑکی گاڑی کے درواذے کے پاس آئی۔۔ عائزہ کو وہاں دیکھ کر اس کے بگڑے چہرا مزید بگڑا۔۔وہ منہ بناتی پچھلی سیٹ پر بیٹھ گ ئی۔۔۔

عائزہ نے دیکھا اس کا چہرہ لمبا اور میک اپ سے لتھڑا ہوا تھا۔۔۔

ہائے ایم زارا۔۔۔اس نے ہاتھ آگے بڑھا کر اسے مخاطب کیا۔۔۔

عائزہ نے اس کے بڑھے ہوئے ہاتھ کو نظر انداز کرتے باہر دیکھنا شروع کیا جس پر زارا کڑھ کر رہ گ ئی۔۔۔

عرشمان ڈرایونگ سیٹ پر بیٹھا تو زارا ایک دم بولی۔۔

تمہاری بیوی کافی نک چڑی ہے۔۔۔

عرشمان بس مسکرا کر رہ گیا۔۔

عائزہ کو اسے دیکھ عجیب جیلسی فیل ہوی۔۔کیا یہ مجھ سے زیادہ پیاری ہے ۔۔۔

*.______________________________

وہ لوگ کافی جگہ گھومے۔۔۔ مگر زارہ عرشمان کے ساتھ چپک چپک کر چلتی رہی۔۔۔ وہ تو بس ایک اضافی پیس ہی تھی۔۔اسے شدت سے احساس ہو رہا تھا کہ اس نے یہاں آکر غلطی کر دی ہے۔۔۔ گھر آتے آتے انہیں رات ہو گئی۔۔۔

گھر لوٹتے وقت زارا پہلے ہی فرنٹ سیٹ پر بیٹھ چکی تھی۔۔عائزہ چپ چاپ پچھلی سیٹ پر بیٹھ گئی۔۔۔۔ عجیب سی ہلچل تھی جو اس کے دل میں مچی ہوی تھی۔۔۔

زارا کو ڈراپ کر کے اب وہ لوگ اپنے فلیٹ کی طرف چلے تھے۔۔۔۔

_***

یہ چڑیل ہے کون۔۔۔اسے ساتھ کیوں لے کر گے آپ۔۔۔

گھر آتے ہی عائزہ عرشمان پر برسی تھی۔۔۔

اپنی آواز آہستہ رکھو۔۔

عرشمان اسے تنبیہ کرتا صوفے پر ڈھے گیا۔۔

آپ مجھے کہہ رہے تھے کہ کام ہے آپ کو یہ کام تھا کیا۔۔۔۔

عائزہ اسے سامنے کھڑی ہو گئی۔۔۔

وہ میری دوست ہے بس۔۔۔۔اسے بھی باہر جانا تھا میں نے سوچا کمپنی ہو جاے گی تمہاری بس لے گیا۔۔۔

عرشمان نے خلاف توقع صفای پیش کی۔۔

اچھا میری کمپنی یا آپ کی کمپنی۔۔۔چپک تو آپ سے رہی تھی۔۔۔میں تو بس ایکسٹرا ہی تھی۔۔۔

عائزہ زارا کو عرشمان کے ساتھ تصور کر کے دانت پیستی بولی۔۔۔

تمہیں کیا پروبلم ہے۔۔

عرشمان اب سخت لہجے میں بولا۔۔۔

بیوی ہوں آپ کی میں۔۔۔

عائزہ نے بیوی لفظ پر زور دیا تھا۔۔۔

اوہ تو تم بیوی ہو۔۔؟؟ کیا حق پورا کیا تم نے بیوی ہونے کا۔۔۔؟

عرشمان نے استہزایہ ہنستے ہوئے کہا

ہر کام تو کرتی ہوں۔۔اور کیا کروں۔۔

عائزہ نے جتاتے لہجے میں کہا۔۔۔

ہر کام نہیں شوہر کے کچھ اور بھی حقوق ہوتے ہیں سمجھی۔۔۔

عرشمان نے زور دے کر کہا۔

ہوس پوری کرنی ہے تو اسی چڑیل سے کر لیں نا۔۔۔

عائزہ نے بنا سوچے کہا مگر عرشمان کا تھپڑ اس کے ودہ طبق روشن کر گیا۔۔

ایک بات یاد رکھنا۔۔۔تمہاری میری زندگی میں کوئی حیثیت نہیں ہ ئے۔۔ تم ایک ان چاہی بیوی ہو ۔۔۔ میں زارا سے شادی کروں گا۔۔۔ تمہیں میری ساتھ رہنا ہے تو رہو ورنہ نکل جاو یہاں سے۔۔۔میں تمہاری آوارہ گردیاں برداشت نہیں کروں گا۔۔۔ جو گلچھڑے تم شادی سے پہلے اڑاتی رہی تھی وہ اب میں نہیں ہونے دوں گا۔۔۔

غصے سے کہتا وہ اسے وہیں ساکت چھوڑ کر کمرے میں گھس گیا۔۔۔۔

*.

اسی لیے وہ پہلے دن ہی اپنے ساتھ لے آئے تھے۔۔۔ انہیں یقین نہیں تھا مجھ پر۔۔۔میں آوارہ ہوں۔۔گل چھرے اڑاتی ہوں۔۔۔

وہ بستر پر بیٹھی گھٹنوں میں سر دیے ہچکیوں سے رو رہی تھی۔۔۔۔

مجھ پر ہاتھ اٹھایا۔۔۔اس دو کوڑی کی لڑکی کے لیے۔۔۔کیا وہ مجھ سے یادہ حسین ہے۔۔وہ آوارہ نہیں ہے جو ایک غیر لڑکے کے ساتھ چپک چپک کر پھر رہی تھی۔۔

میں آوارہ ہوں۔۔۔رو رو کر اس کے سر میں درد ہو گیا تھا۔۔۔میرا پورا اجڑا درد کر رہا ہے۔۔۔ بابا نے کیوں میری شادی کروای اس شخص سے۔۔۔میں بوجھ تھی کیا۔۔۔

شدت سے اسے اپنی ماں یاد آئی تھی۔۔۔ ماما ۔آپ زندہ ہوتی تو شاید میں اتنی اذیت میں نا ہوتی۔۔۔۔

روتے روتے یوں ہی اس کی آنکھ لگ گ ئی۔۔۔ صبح تک وہ بخار میں پھنک رہی تھی۔۔۔۔۔

وہ فریش ہو کر باہر آیا تو نہ ناشتہ موجود تھا نہ ہی عائی زہ۔۔ وہ الریڈی لیٹ ہو چکا تھا۔۔ سخت تاثرات لیے وہ اس کے کمرے میں گیا تو کمفرٹر میں گھسی وہ کانپ رہی تھی۔۔ عائی زہ۔۔۔

پکارنے پر کوی رسپانس نہ آیا تو اس نے تشویش سے چہرے سے کمفرٹر ہٹایا تو اس کا لال چہرہ پسینے سے شرابور تھا۔۔۔ہولے سے اس کے ماتھے پر ہاتھ رکھا تو دہک رہا تھا۔۔۔

عائی زہ۔۔ کیا ہوا۔۔ پریشانی سے اسے جھنجھوڑنے لگا مگر وہ ہوش میں نہیں تھی۔۔

جلدی سے ڈاکٹر کو فون ملایا اور آنے کا کہہ کر عائی زہ کے ماتھے پر پٹیاں کرنے لگا۔۔ مگر بخار تھا کہ کم ہی نہیں ہو رہا تھا۔۔ کچھ دیر بعد ڈاکٹر بھی آ گیا۔۔۔چیک اپ کر کے انجیکشن لگایا اور عرشان کی طرف متوجہ ہوا۔۔

یہ کافی سٹریسڈ ہیں۔۔بی پی بھی لو تھا۔اچھا ہوا کہ جلدی ٹریٹمنٹ ہو گیا ورنہ بخار اتنا شدید تھا کہ ان کے دماغ پر اثر ہو سکتا تھا۔۔

تفصیل سے آگاہ کرتا ڈاکٹر رخصت ہو گیا۔۔

اس نے یونیفارم بدلی اور ناشتہ بنانے لگا۔۔ سٹیشن سے اس نے چھٹی کر لی تھی۔۔جو ضروری فائل بنانی تھی وہ گھر بیٹھ کر بنانے لگا۔۔

دوپہر کے قریب اسے ہوش آیا تو عرشان اس کے پاس بیٹھا لیپ ٹاپ پر کام کر رہا تھا۔۔اس نے اٹھنے کی کوشش کی تو جسم کے درد نے معذرت کر لی۔۔

آرام کرو میں کھانا لاتا ہوں۔۔۔عرشان کہتا باہر نکل گیا کچھ دیر بعد وہ سوپ اور کھانا لے آیا۔۔ٹرے میز پر رکھ کر اسے سہارا دے کر بٹھایا۔

پ پانی۔۔عائی زہ نے بمشکل لفظ ادا کیا۔۔۔رونے کی وجہ سے گلہ بیٹھ گیا تھا۔۔اس نے پانی کا گلاس اس کے منہ کے ساتھ لگایا۔۔

طبیعت کیسی ہے اب۔۔۔ٹرے لیے اس کے سامنے بیٹھ کر مخاطب ہوا۔۔

ٹھیک۔۔۔یک لفظی جواب مشکل سے ادا ہوا۔۔

عرشمان نے اس کا چہرہ بغور دیکھا۔۔آنکھیں سوجی ہوی تھی صاف دکھتا تھا وہ روتی رہی تھی۔۔۔چہرہ لال ہو رہا تھا۔۔گال پر انگلیوں کے نشان موجود تھے۔۔۔عرشمان کو ڈھیروں شرمندگی نے آن گھیرا۔۔۔۔گلہ درد کررہا ہے۔؟عرشمان نے نرمی سے پوچھا۔۔عائزہ نے حیرت سے اسے دیکھا پھر اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

سوپ پی لو پھر دوای کھالینا۔۔۔

سوپ کی چیچ اس کے منہ سے لگای کہا۔۔۔وہ چپ چاپ سوپ پیتی رہی۔۔۔

اب آرام کرو کچھ چاہیے ہو تو بتانا میں باہر ہوں۔۔۔۔

اسے ہدایت دیتا اپنا لیپ ٹاپ اٹھانے لگا۔۔

ایم سوری کل رات مجھے تمہیں تھپڑ نہیں مارنا چاہیے تھا۔۔

رک کر اس نے معافی مانگی۔۔۔عائزہ بس یک ٹک اسے دیکھنے لگی۔۔وہ سر جھٹک کر باہر نکل گیا۔۔۔۔

*

رات کے نو بج رہے تھ۔۔وہ لاونج میں بیٹھا لیپ ٹاپ میں گم تھا جب فون کی رنگ نے اسے اپنی طرف متوجہ کیا۔۔۔

ہیلو۔۔ہاں میں گھر ہوں۔۔۔اوکے۔۔۔

کال کاٹ کر وہ درواذے کے جانب چلا گیا۔۔۔

زنانہ قہقہوں پر اس کی آنکھ کھلی تھی۔۔ کچھ دیر وہ یوں ہی لیٹی رہی۔۔۔ باہر سے باتوں کی آواز آ رہی تھی۔۔ ہمت کر کے وہ اٹھی اور دروازے تک گئی۔۔۔ جسم درد کر رہا تھا ۔۔ہلکا سا دروازہ کھول کر دیکھا تو وہیں ساکت ہو گئی۔۔۔ زارا عرشمان سے چپک کر بیٹھی ہوی تھی۔۔ عرشمان اس کی کسی بات پر مسکرا رہا تھا۔۔۔ وقت دیکھا تو رات کے گیارہ بج رہے تھے۔۔۔ وہ اپنا جسم گھسیٹتی بیڈ پر بیٹھ کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔۔۔ اسے جلن نہیں تھی اسے دکھ تھا۔۔۔ اس کا شوہر اپنی بیوی کے ہوتے ہوے ایک غیر عورت کے ساتھ۔۔۔ کبھی مجھ سے سیدھے منہ بات تک نہیں کی اور اس ک ساتھ۔۔۔ اس کے رونے میں شدت آ رہی تھی۔۔۔۔

کچھ سوچ کر وہ انسو پونچھ کر اٹھی اور غصے سے باہر نکل آئی۔۔ دونوں نفوسون نے چونک کر اسے دیکھا۔۔۔

یہ کیا بے ہودگی ہے۔؟ عائزہ کا گلہ درد کر رہا تھا اس کے باوجود غصے سے چیخی تھی۔۔۔

واٹ؟؟ زارا نے کندھے اچکاے

رات کے اس پہر میرے گھر یہ کیا بے ہودگی ہو رہی ہے۔۔۔۔

اس بار وہ مزید اونچا بولی۔۔

اپنے کمرے میں جاو۔۔

عرشمان نے اسے گھورا۔۔۔

شرم نہیں آتی بیوی کے ہوتے ہوے غیر عورت کو گھر میں بلا رکھا ہے۔۔۔ افسوس ہے تم پولیس انسپکٹر ہو۔ اس قابل ہو تم،، وہ آپ جناب بھول کر سیدھا تم پر آئی تھی۔۔۔

بے ہودہ عورت میرے شوہر پر ڈورے ڈال رہی ہو۔۔۔حیا نہیں ہے تم میں۔۔آدھی رات کو ایک غیر مرد کے گھر آ کر گل چھرے اڑا رہی ہو۔۔۔

وہ زارا سے مخاطب تھی

عرشمان۔۔۔زارا نے شکوہ کناہ نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔

عائزہ کمرے میں جاؤ۔۔۔

عرشمان نے سختی سے کہا

نہیں جاوں گی۔۔۔ گیٹ لاسٹ فرام ہئیر یو بچ۔۔۔۔

عائزہ چیخ کر سارا کو کہا۔۔۔زارا غصے سے پیر پٹختی چلی گئی۔۔

زارا زارا۔عرشمان اسے آوازیں دیتا رہ گیا۔۔۔۔

عائزہ اسے گھورتی ہوی اپنے کمرے میں آ گئی۔۔۔۔

*

دو دن سے ان دونوں کا سامنا نہیں ہوا تھا۔۔۔عائزہ خود ہی اس سے کتراتی تھی۔۔۔طبیعت قدرے بہتر ہو چکی تھی ۔۔۔ کچن میں کھڑی وہ چاے بنا رہی تھی جب لاونج میں عرشمان کا فون رنگ ہوا۔

اس نے جھانک کر باہر دیکھا۔۔وہ فون کان کے ساتھ لگاے پریشانی سے سن رہا تھا۔

سدرہ۔۔کہاں ہو تم۔۔اوکے میں آتا ہوں۔۔۔

وہ تیزی سے کہتا گھر سے نکل گیا۔۔

سدرہ۔۔۔عائزہ اس نام پر حیران ہوی تھی۔۔۔

دو گھنٹے بعد وہ گھر میں داخل ہوا اس کے ساتھ سدرہ بھی موجود تھی۔۔۔

سدرہ۔۔تم۔۔۔عائزہ اس کی جانب لپکی ۔۔سدرہ اس کے گلے لگ گئی۔۔ کیسی ہے تو سب ٹھیک ہے نا؟

عائزہ اس سے الگ ہوتے بولی سب ٹھیک ہے۔۔۔

اس کا دھیان رکھنا گھر سے باہر نہ نکلنا۔۔۔۔

عرشان تنبیہ کرتا اپنی وردی پہن کر چلا گیا۔۔۔

چل تو فریش ہو میں کھانا لگاتی ہوں۔۔۔عائزہ اسے کمرے میں لے گئی۔۔۔

یہ کھانا تو نے بنایا ہے؟اپنے سامنے سالن اور چاول دیکھ کر سدرہ پوچھے بنا نا رہ سکی۔۔۔عائزہ سر ہلا کر ہاں میں جواب دیا

واہ تو نے بھی سیکھ لیا سب۔۔۔۔سدرہ نے بے یقینی سے کہا۔۔

تو بتا یہاں کیسے آئی سب خیریت ہے نا۔۔ عائزہ نے اس سے پوچھا۔۔۔

خیریت ہوتی تو یہاں آتی؟؟سدرہ نے سر جھکاے کہا۔۔۔

*.

سارہ دو ماہ سے یونی میں موجود بلال کی گروپ پر نظر رکھ رہی تھی۔۔۔ گروہ میں موجود لڑکیوں کا پتا معلوم کر کے وہ عرشان کو بتاتی۔۔زارا بھی ان میں سے ایک تھی۔۔۔عرشان نے اسے محبت کے جال میں پھنسا کر اس سے معلومات حاصل کرنی تھیں۔۔۔زارا کی مدد سے اب تک وہ کافی کامیابیاں حاصل کر چکا تھا۔۔۔

زارا گروہ کی خاص ممبر تھی۔۔۔اس کے پاس کافی معلومات اور ثبوت تھے۔۔۔زارا جب سے عرشمان کے ساتھ تھی تب سے گروہ کے لوگ سدرہ پر شک کرنے لگے تھے۔۔۔اسی شک پر انہوں نے اسے دھمکایا بھی مگر سدرہ نے منہ سی لیا تھا۔۔۔سدرہ کے والدین بھی ان کا شکار ہو چکے تھے مگر سدرہ خاموش رہی۔۔۔مگر ایک دن سدرہ کو آدمیوں نے رنگے ہاتھوں ایک فائل چوری کرتے پکڑ لیا۔۔۔جس پر وہ جان بچا کر بھاگ گئی۔۔۔۔عرشمان اس کے ساتھ کانٹیکٹ میں تھا۔۔۔اس لیے اس نے اس کی مدد کی تھی۔۔۔

۔عرشمان نے اسے محفوظ جگہ رکھا۔۔اور اسے گھر سے نکلنے پر منع کیا تھا۔۔۔کچھ دنوں تک وہ اسے روپش رکھنا چاہتا تھا۔۔۔مگر صبح ہی نجانے کس طرح انہیں شک ہو گیا اور سدرہ کے فلیٹ پر انہوں نے حملہ کر دیا مگر سدرہ نے عرشمان کو فوری اطلاع کر دی اور بچتی بچاتی باہر آگئی۔۔ عرشمان نے کچھ کو گرفتار کر لیا اور کچھ مارے گئے۔۔۔اور سدرہ کو لیے اپنے فلیٹ پر آگیا۔۔۔ان لوگوں کے خطرے کے ڈر سے عائزہ کو وہ کہیں باہر نہیں جانے دیتا تھا۔۔۔۔

*.________________

شٹ مطلب وہ زارا ان کی گرل فرینڈ نہیں ہے۔۔۔شٹ میں نے کیا کر دیا۔۔

عائزہ نے افسوس سے سر ہلایا۔

کیا کیا تو نے۔۔۔سدرہ نے تشویش کے پوچھا جس پر عائزہ نے اس دن والا واقع گوش گزار کر دیا۔۔۔

افف عائزہ تو بہت پاگل ہے۔۔۔ سدرہ نے اسے ڈپٹا۔۔

اچھا سن عرشمان بھای تیرے ساتھ سیٹ ہیں نا۔۔

سدرہ نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا

سیٹ ہنننہ وہ تو سیدھے منہ بات بھی نہیں کرتے۔۔۔عائزہ ستی پڑی تھی۔۔شادی کے بعد کی ساری تفصیلات کے کان میں انڈیل دیں۔۔۔

سدرہ بھی سوچ میں پڑ گئی۔۔ چل کوی نہیں اس بہانے تو نے کھانا بنانا تو سیکھا ورنہ تو وہ بوکھے ہی مر جاتے۔۔۔

سدرہ نے شرارت سے آنکھ ماری تو وہ صرف گھور کر رہ گئی۔۔

دو دن سے عرشمان گھر نہیں آیا تھا۔سدرہ گدھے گھوڑے بیچ کر سو رہی تھی جبکہ عائزہ اس وقت کپڑوں کے ڈھیر کو دھونے میں مصروف تھی۔۔۔ پہلے تو کپڑے لانڈری والا دھوتا تھا مگر ایک ہفتے سے وہ بھی نہیں آیا تھا جس وجہ سے گندے کپڑوں کا انبار لگ گیا تھا۔۔۔ کپڑے ڈرائی یر میں سکھا کر وہ پھیلانے لے جا رہی تھی جب بیل کی آواز پر چونکی۔۔۔اسے لگا شاید عرشمان آیا ہے۔۔۔وقت دیکھا تو دن کے دو بج رہے تھے۔۔۔ہاتھ صاف کرتی وہ دروازے پر گئی۔۔۔

بسمہ تم۔۔۔۔

دروازے پر بسمہ کو دیکھ کر وہ حیران ہوی۔۔

ہاں کیوں اتنا حیران کیوں ہو رہی ہے۔۔۔

بسمہ نے اپنی چھوٹی سہلاتے ہوے منہ بنایا

نہیں اتنے دن تم آئی نہیں مجھے لگا شاید بھول گ ئی۔۔۔عائی زہ دروازے سے ہٹتی بولی۔۔

ہاں میکے گ ئی تھی بس بتا نہیں سکی تمہیں۔۔اور بتاو سب خیر ہے۔۔۔

بسمہ صوفے پر دھپ کر کے بیٹھتی بولی۔۔

ہاں سب خیر ہے۔۔۔میں یہ کپڑے تار پر پھیلاتی ہوں تم بیٹھو۔۔۔بسمہ کو بولتیوہ جلدی سے چھت پر چلی گ ئی۔۔۔ کپڑے پھیلا کر واپس لوٹی تو میڈم بسمہ بیٹھی ٹی وی دیکھ رہی تھیں۔۔۔

اور بتاو کیا چل رہا ہے۔۔۔

وہ اس کے ساتھ صوفے پر بیٹھتی کمر دبانے لگی

یار تو یہ سب کام کیوں کرتی ہے کوی ملازم رکھ لے نا۔۔۔

بسمہ نے اس کے تھکے چہرے کو دیکھ کر مفید مشورہ دیا

یار تجھے پتا ہے نا میرے شوہر کا۔۔

عائی زہ نے بے بسی کے کہا

ہمم یہ تو ہے۔۔۔تو دوبارہ میکے گ ئی تھی کیا۔۔

بسمہ اب ٹی وی آف کر کے اس کی طرف متوجہ ہو گ ئی۔۔۔

نہیں۔۔مختصر جواب دیا

ان لوگوں نے بھی زحمت نہیں کی؟نہ فون کی نہ یہاں آتے ہیں۔۔۔بس تجھے انسپکٹر کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا۔۔۔یار مجھے تو لگتا ہے تیری سوتیلی ماں نے ان سب کو ور غلار کھا ہے۔۔

بسمہ پھر سے شروع ہوی تھی۔۔۔

اس کی آواز کمرے میں بیٹھی سدرہ نے بھی سنی تھی جو ابھی ابھی اٹھ کر باہر آنے لگی۔۔۔

بابا فون کرتے ہیں ہر دوسرے دن۔۔ان کی بھی مصروفیت ہوتی ہے۔۔۔اور ثمن سے میں نے کافی بدتمیزی کر دی تھی۔۔شاید بھای بھی اسی لیے خفا ہے فون نہیں کرتے۔۔۔

عائ زہ نے ناخن کھرچتے ہوئے کہا

ایسی بھی کیا خفگی۔۔۔یہ سب ثمن ہی نے کیا ہے خالہ بھانجی ساری جائیداد ہڑپنا چاہتی ہیں۔۔تو بس بے وقوف بنی رہ۔۔۔

بسمہ نے افسوس سے کہا

سدرہ دروازے میں کھڑی سب باتیں سن چکی تھی۔۔۔تیش میں وہ باہر آئی اور غصے سے عائی زہ کو گھورا۔۔۔

وہ دونوں ایک دم اسے دیکھ کر چونک گ ئی یں۔۔۔

ی یہ کون ہے عائی زہ ۔۔۔ تم نے بتایا نہیں مہمان آئی ہیں۔۔۔

بسمہ نے مسکرا کر کہا

اٹھو۔۔۔اٹھو یہاں سے۔۔۔

سدرہ نے غصے سے بسمہ سے کہا

کیا؟میں۔۔۔بسمہ نے پریشانی سے پوچھا

ہاں تم گھٹیا عورت۔۔ کیا پٹی پڑھا رہی ہوا سے ہاں۔۔۔ آخر کیا تکلیف ہے تمہیں۔۔ تم کیوں اما بن رہی ہو اس کی۔۔۔ کوئی جای ئی داد کھائے یا اسے کھائے تمہیں کیا ہمدردی ہے۔۔۔

سدرہ غصے سے کہتی چلی گ ئی۔۔۔۔

اے لڑکی ذرا تمیز سے۔۔۔

بسمہ نے انگلی دکھای۔۔۔ عائی زہ نے بے بسی سے سدرہ کو پھر بسمہ کو دیکھا۔۔۔

نگلی ینچے کرو ورنہ توڑ دوں گی۔۔۔

سدرہ غصے سے لال ہوتی چیخی تو بسمہ نے ایک دم انگلی ہٹای۔۔

دفع ہو جا۔۔ اور آئی یندہ اگر اس گھر کے آس پاس بھی پھٹکی نہ تو چوٹی پکڑ کے کاٹ دو گی۔۔۔

سدرہ کی دھمکی پر اس نے اپنی چوٹی کو مضبوطی سے پکڑا اور عائی زہ کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا

دیکھو سدرہ دوست ہے میری تم جاو اندر۔۔۔

عائی زہ نے سدرہ کو چپ کروانا چاہا۔۔ جانتی تھی کہ اسے یہ سب باتیں سن کر غصے آیا ہے

توگ ئی نہیں ابھی تک۔۔۔۔۔۔۔۔

سدرہ نے عائی زہ نظرانداز کرتے بسمہ کو کہا تو وہ تن فن کرتی گھر سے نکل گ ئی۔۔۔۔

سدرہ نے عائی زہ کو غصے سے دیکھا

تم چھوٹی بچی ہو۔؟ تمہارے سامنے وہ تمہارے گھر والوں کے خلاف بات کر رہی تھی۔۔ کون ہے یہ۔۔۔

سدرہ پلیز میری پرسنل لائف میں دخل اندازی مت کرو۔۔ میں خود سب کچھ ہینڈل کر سکتی ہوں۔۔۔

عائزہ نے بے رخی سے جواب دیا۔

سدرہ نے ایک گہری سانس لی اور اسے صوفے پر بٹھایا اور ساتھ خود بیٹھ گئی۔۔

دیکھو میری جان۔۔مجھے سچ بتاو یہ کون ہے اور تمہیں کیا پٹیاں پڑھا رہی ہے۔۔۔تم نے ثمن سے کیا کہا جو وہ خفا ہے۔۔۔

سدرہ نے پیار سے پوچھا

سدرہ پلیز۔۔۔

عائزہ نے غصے سے اسے ٹوکا

نو عائزہ۔۔۔ مجھے بتاو ۔۔۔ یہ سب کیا ہے۔۔۔ مجھے ہر بات بتاو پلیز۔۔۔

سدرہ نے ہاتھ جوڑ کر اس سے منت کی تھی۔۔اس کی دوست کی زندگی کا سوال تھا۔۔جس دوست کی خاطر اس نے اپنی جان جوکھن میں ڈالی تھی۔۔۔۔

عائزہ نے سر جھکا لیا۔

اسے خود شرمندگی تھی کہ اس نے اپنی بہن جیسی کزن سے اور بھای سے بدتمیزی کی۔۔۔ مگر وہ کیا کرتی۔۔۔شوہر کی توجہ بھی نہیں تھی اور نہ ہی اور کوی تھا جو اسے گائیڈ کرتا۔۔۔

لڑکیاں ایسے وقت میں ماں سے مدد مانگتی ہیں مگر حمیرا کے لیے اسکے دل میں جو نفرت پیدا ہو چکی تھی اس وجہ سے وہ انہیں ماں ہی نہیں سمجھتی تھی۔۔۔ حمیرا کی غلطی تھی کہ وہ عائزہ اور زین سے کھنچی سی

رہتی۔۔۔وہ ماوں کی طرح ڈانٹ ڈپٹ نہیں کرتی تھیں۔۔ انہیں یہ ڈر رہتا کہ وہ روک ٹوک کریں گی تو شاید بچوں کے دل میں سوتیلی سمجھ کر کوی میل پیدا ہو جاے گا۔۔۔اور یہی انکی غلطی تھی۔۔۔انہوں نے کبھی اپنے بچوں کو حقیقت نہیں بتای۔۔۔صائمہ (عائزہ کی ماں) کیسی تھی کیسے مری یہ ایک راز ہی رہا جو صرف منظور شاہ اور حمیرا ہی جانتے ہیں۔۔۔

مجھے کسی سہارے کی ضرورت تھی۔۔۔میں ثمن سے اٹیچ تھی مگر میں اس سے ایسی کوی بات کرتی تو وہ مجھے ہی غلط کہتی۔۔۔میں اکیلی ہو گئی۔۔۔اور شادی کے بعد عرشان مجھ سے بہت دور رہتے ۔۔۔ نہ بات کرتے نہ کہیں باہر لے جاتے میں تنگ ہو گئی تھی بے زار ہو گئی تھی زندگی سے۔۔۔پھر ایک دن مجھے بسمہ ملی۔۔۔میری اس سے دوستی ہو گئی وہ میری بات سنتی میرا وقت بانٹتی اور جو کہتی میں کر جاتی۔۔۔۔

ووہ اکثر یہاں اپنے دوست سے ملتی رہتی۔۔۔وہ اپنے شوہر سے دوکھا کر رہی تھی اور مجھے لگتا کہ جب شوہر توجہ نہ دے عورت ایسا ہی کرتی ہے۔۔۔میں نے اسے نہیں روکا۔۔۔۔میں اسے خیر خواہ سمجھتی رہی۔۔۔۔

عائزہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔۔۔سدرہ نے بے بسی سے اسے دیکھا۔۔ وہ واقعی کتنی ٹوٹی ہوی تھی۔۔اسے سہارا چاہیے تھا اسے کوی ایسا شخص چاہیے تھا جو اس سمجھے۔۔۔ اور اس کا شوہر تک اسے آوارہ کہتا تو وہ کیسے برداشت کرتی تھی یہ وہی جانتی تھی۔۔۔

میں آوارہ نہیں ہوں سدرہ۔۔۔۔میں نے کبھی کسی مرد سے تعلق نہیں بنایا۔۔۔

وہ وہ ویڈیو۔۔۔وہ جھوٹ تھا وہ سب جھوٹ تھا۔۔۔۔کسی نے پوچھا تک نہیں کہ حقیقت کیا ہے۔۔۔۔

عائی زہ سدرہ کے کندھے پر سر رکھے روتی ہوی بولتی رہی۔۔۔

دروازے پر کھڑے پانچ نفوس وہیں جم چکے تھے۔۔۔۔بسمہ جاتے ہوے دروازہ بند کرنا بھول ہی گ ئی تھی۔۔۔اندر آتے منظور شاہ حمیرا ثمن زین اور عرشمان۔۔۔عائی زہ کی باتیں سن کر سکتے میں آگے تھے۔۔۔۔

اس دن۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ فرینڈز گروپ کے ساتھ ہوٹل میں ڈنر کر رہی تھی۔۔۔فریڈی لنچ کے بعد اسے اپنی کار میں لے گیا۔۔۔ باقی سب دوسری کار میں تھے۔۔۔۔

وہ کار میں بیٹھی تو فریڈی نے ایک جوس کی بوتل اس کو دی۔۔۔جو اس نے مسکرا کر تھام لی اور جوس پینے لگی۔۔۔

جو پیتے ہی اس کا سر بھاری ہونے لگا۔۔۔۔اور اسے کچھ ہوش نہ رہی۔۔۔

آنکھ کھلی تو وہ ایک کمرے میں تھی۔۔ گرتی پڑتی اٹھی اور کمرے سے باہر نکلی۔۔۔ عجیب جگہ پر تھی جہاں ہر طرف آدھ ننگے لوگ ناچ رہے تھے۔۔۔۔اس نے خود پر نظر ڈالی تو

اس کے کپڑے بدلے ہوے تھے۔۔۔آدھ ننگے کپڑوں میں اسے کچھ ہوش ہی نہیں تھا۔۔۔وایک موٹے سے آدمی نے اسے پکڑا اور دوبارہ کمرے میں لے جانے لگا۔۔۔اس میں ہمت نہیں تھی کہ اس شخص کا مقابلہ کرتی۔۔۔غالباََ اس کمرے میں کیمرہ لگا تھا۔۔یہ سب مناظر ریکارڈ ہو گے۔۔۔۔وہ وہیں پڑی رہی ۔۔۔کچھ دیر بعد ہمت کر کے اٹھی اور باتھ روم جا کر فریش ہوی۔۔۔نہا کر وہ پہلے سے بہتر محسوس کر رہی تھی۔۔۔بیڈ شیٹ کو اٹھا کر اپنے جسم پر لپیٹ کر وہ کمرے سے باہر نکلی۔۔۔

سب لوگ نشے میں دھت تھے۔۔۔کسی نے اسے نوٹ نہیں کیا۔۔۔وہ بغیر کسی پر توجہ دیے وہاں سے نکل گئی۔۔۔

اس کے پیچھے جو کوئی بھی تھا وہ کمرے میں اسے موجود نہ پاکر سٹپٹایا ہو گا مگر اس نے ویڈیو ایڈیٹ کرکے اپنا کام کر ہی دیا تھا۔۔۔۔

وہ اب ہچکیوں سے رو رہی تھی۔۔۔سدرہ سن سی بیٹھی اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

یہ سب فریڈی نے ہی کیا تھا۔۔۔مجھے یہ بات اس وقت پتا چلی جب اگلے ہی دن وہ ویڈیو لیک ہو چکی تھی۔۔۔مجھے فریڈی پر ہی شک تھا۔۔۔بلکہ یقین تھا۔۔۔

عائزہ سر ہاتھوں میں گرائے پھر سے رونے لگی۔۔۔

عائزہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

منظور شاہ کی لڑکھڑاتی آواز پر دونوں نے پلٹ کر دروازے کی جانب دیکھا تو ٹھٹھک گئی۔۔۔۔

وہ لوگ سب سن چکے تھے۔۔۔۔عرشان کسی بت کی طرح کھڑا عائزہ کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

*.

لاونج میں سب نفوس خاموشی سے بیٹھے تھے۔۔۔کسی کے پاس کہنے کو الفاظ ہی نہیں تھے۔۔۔

اہمم۔۔۔منظور شاہ نے گلہ کھنکارا تو سب چونکے۔۔۔

عرشمان میں نے اپنی بیٹی تمہارے ہاتھ اس لیے نہیں دی تھی کہ تم اسے آوارہ کہو یا بوجھ سمجھو یا پھر کسی اور لڑکی کے ساتھ گل کھلاو۔۔۔اگر تمہیں شادی نہیں کرنی تھی تو صاف منع کر دیتے کی تھی کیا لڑکوں کی ۔۔اتنی بے عزتی۔۔۔؟؟؟

منظور شاہ نے سخت لہجے میں عرشمان کو مخاطب کیا تو اس نے اپنا سر جھکا لیا۔۔

میں شرمندہ ہوں خالو۔۔ مگر میں حقیقت سے لاعلم تھا۔۔

عرشمان نے شرمندگی سے کہا

کونسی حقیقت۔۔۔ کیا آوارگی نظر آئی تمہیں اس میں۔۔۔

منظور شاہ کی آواز اونچی ہوی تھی۔۔۔۔ باقی سب دم سادھے انہیں دیکھ رہے تھے۔۔

۔۔۔۔ عرشمان نے اپنا جھکا سر اٹھایا اور گہری سانس لے کر بولا۔۔۔۔۔۔۔۔

*.

والدین کی وفات پر عرشمان کو شدید دکھ ہوا تھا۔۔ وہ سمجھدار تھا اس لیے سب سمجھتا تھا۔۔اس پر اپنی بہن کی ذمہ داری بھی آگئی تھی۔۔۔

وہ خود کو اکیلا محسوس کرنے لگا تھا۔۔۔ مگر پھر حمیرا نے اسے اپنا بیٹا سمجھ کر پیار دیا۔۔۔ منظور شاہ بھی ان دونوں بہن بھای کو محبت کرتے تھے۔۔۔

مگر حالات تب خراب ہوے جب صائمہ کی خودکشی کی خبر ملی۔۔۔اسے اصل بات نہیں معلوم تھی کیونکہ وہ اور ثمن حمیرا کے ساتھ الگ گھر میں تھے۔۔۔

کچھ عرصے بعد ہی وہ لوگ شاہ ولا منتقل ہو گے تھے۔۔۔

وہ بہت سنجیدہ مزاج تھا۔۔عائی زہ اور ثمن کی دوستی کافی اچھی تھی۔۔عرشمان اپنے کام سے کام رکھتا۔۔۔

تین سال پہلے عائی زہ کے بدلتے مزاج اسے کافی چڑاتے تھے۔۔مگر پھر اس کی پولیس میں جاب لگنے پر گھر پر کم ہی رہتا سو اس کا سامنا عائی زہ سے نہیں ہوتا تھا۔۔۔

منظور شاہ اور ثمن دوسرے ملک چلے گے۔۔۔عائی زہ کا دن بدن بگڑتا مزاج عرشمان کو سخت برا لگتا جس پر وہ اسے جھڑک دیتا تھا۔۔ ویڈیو لیک ہونے کے بعد اس کی نفرت میں مزید اضافہ ہوا تھا۔۔ اسے عائی زہ سے شدید نفرت محسوس ہوتی۔۔اس کے مطابق وہ آوارہ لڑکی ہے۔۔۔شادی کے بعد عائی زہ کو سدھارنے کا یہی طریقہ کارآمد تھا کہ اس پر پابندیاں لگای جائی یں ورنہ وہ عرشمان کے ساتھ بھی فری ہو جاتی اور عرشمان نہیں چاہتا تھا کہ اب وہ مزید بے غیرتیاں کرتی پھرے۔۔

مگر پھر ایک دن رات جب وہ سونے لیٹا تو اس گے موبایل پر انجان نمبر سے عائی زہ کی وہیات تصاویر موصول ہویں جس سے عرشمان کے دل میں مزید نفرت پیدا ہو گ ئی۔۔۔پتا کرنے کے باوجود بھی اسے پتا نہ چل سکا کہ تصویریں بھیجنے والا کون تھا۔۔۔۔

آہستہ آہستہ عرشمان کا دل عائی زہ کی طرف مائ ل ہونے لگا تھا۔مگر انگنت شک اور بہت سی باتیں تھیں جو اسے عائی زہ سے بدظن کر رہی تھی۔۔۔

پھر ایک دن سدرہ کی مدد سے وہ زارا تک پہنچا۔۔ زارا کے ساتھ وہ نہ چاہ کر بھی فرینک تھا تا کہ مجرم کا پتا صاف کر سکے۔۔ اس رات عائزہ نے جب زارا کو سنائی ں تو وہ غصے میں بنا سوچے وہاں سے نکل گئی۔۔ عرشان اسے روکنے جب اس کے پیچھے گیا تو وہ بلال کے خفیہ ٹھکانے پر پہنچی تھی۔۔۔ عرشان نے محتاط ہو کر اس کا پیچھا کیا۔۔۔ جانے انجانے میں عائزہ نے اس کی مشکل آسان کر دی تھی۔۔۔

وہ آبادی سے الگ ایک کھنڈر نما جگہ تھی۔۔ زارا غصے سے اس کھنڈر میں داخل ہو گئی۔۔ ایک کونے میں ایک دیوار تھی۔۔ زارا نے ایک بٹن دبایا اور دیوار کھلتی چلی گئی۔۔۔ زارا ذرا سی دیر کیے بغیر اندر داخل ہو گئی اور دیوار بند ہو گئی۔۔۔ عرشان نے یہ سب دیکھ کر فوراً اپنی فورس کو وہاں پہنچنے کا حکم دیا۔۔۔

کچھ ہی دیر میں سب وہاں موجود تھے۔۔۔ پولیس اہلکاروں نے اس کھنڈر کو چاروں طرف سے گھیر لیا۔۔ عرشان کچھ آدمیوں سمیت اندر دخل ہوا۔۔۔ جگہ جگہ گارڈز کھڑے تھے۔۔ ان سب کو ٹھکانے لگاتے وہ بنا آواز پیدا کیے آگے بڑھتے چلے گے۔۔۔ باہر سے دکھنے والا کھنڈر اندر سے جدید طرز سے بنا ایک محل نما تہہ خانہ تھا۔۔۔ رات تھی اس لیے اندرونی حصے کے گارڈز اونگھ رہے تھے۔۔۔ اس لیے ان کو ٹھکانے لگانا کافی آسان ہو گیا تھا۔۔۔ پولیس نے وہاں سے ثبوت اٹھا لیے اور کئی لڑکیاں بھی بازیاب کروا لی گئی ں۔۔۔

سارے تہہ خانے کو اچھی چھان بین کر کے وہ لوگ اب واپس لوٹ رہے تھے کہ اچانک فائر نگ شروع ہو گئی۔۔ یقیناً وہاں ایسی کوئی جگہ بھی تھی جو ان لوگوں سے خفیہ تھی اور باقی کے لوگ وہیں موجود تھے۔۔۔

عرشمان پھرتی سے چھلانگ لگا کر چوڑے پلر کے پیچھے چھپ گیا۔۔۔ عرشمان ہلکے سے چلتا ہوا پاس والے کمرے میں گھس گیا۔۔۔ کمرے میں موجود نفوس کو دیکھ کر وہ رک گیا۔۔۔

زارا ایک نوجوان لڑکے کے ساتھ حرام فعل میں مصروف تھی۔۔۔ عرشمان کو دیکھ کر وہ دونوں الرٹ ہو گے۔۔۔ باہر فائرنگ کی آواز اندر کمرے میں نہیں آ رہی تھ ۔۔یقیناً کمرے کی کھڑکیاں دروازے ساونڈ پروف تھے۔۔۔ عرشمان نے اپنی گن ان دونوں پر تان دئی۔۔

عرشمان تم۔۔۔ زارا نے حیرت سے آنکھیں پھاڑے اسے دیکھا۔۔

دیکھو وہ وہ۔۔۔ اس سے کوئی بات نہ بن پڑی وہ اپنا جسم بیڈ شیٹ سے ڈھانپتی اٹھی اور عرشمان کی طرف بڑھنے لگی۔۔۔

سٹاپ۔۔۔ ایک قدم بھی ہلی تو گولی ماردوں گا

وہ دھاڑا تو زارا خوف سے وہیں ساکت ہو گئی۔۔

اینڈ یو۔۔۔ اپنا تعارف کروانا پسند کریں گے۔۔۔

اب وہ اس لڑکے کی طرف متوجہ تھا جو مطمئن سا اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

فہد رحمان شاہ عرف بلال جسے تم ڈھونڈ رہے ہو۔۔ کرائم کی دنیا کے بے تاج بادشاہ کا بیٹا۔۔

اس نے مطمئن انداز میں عرشمان پر بم پھوڑا۔۔۔

ت تم رحمان شاہ کے بیٹے ہو؟

عرشمان نے بے یقینی سے پوچھا۔۔

آفکورس۔۔۔ فہد نے کندھے اچکائے۔۔

گولی چلنے کی آواز کے ساتھ ہی فہد کے بازو سے خون کا فوارا پھوٹا تھا۔۔۔

فہد نے مسکرا کر عرشمان کو دیکھا

تمہیں زندہ پکڑنا چاہتا ہوں تاکہ ہر اذیت کا بدلہ لوں۔۔۔

سلگ کر کہتا وہ آگے بڑھا اور اس کے ہاتھوں میں ہتھ کڑی لگا کر بغیر کپڑوں کے ہی اسے گھسیٹ کر باہر لے آیا

یہ تم اچھا نہیں کر رہے۔۔

فہد نے غصے سے دانت پیسے۔۔۔ اپنے بندوں کی لاشیں دیکھ کر اسے اب خوف نے گھر لیا تھا اسے نہیں معلوم تھا کہ یہاں اتنا سب ہو گیا ہے۔۔۔

زارا ساکت سی کھڑی رہ گئی۔۔۔ پولیس اہلکاروں نے اسے بھی گھسیٹ کر باہر لایا۔۔۔

دو دن عرشمان فہد کو ٹارچر کرتا رہا۔۔ زارا کی بھی خوب مرمت ہو رہی تھی۔۔ ابھی تک یہ باتیں میڈیا تک نہیں پہنچی تھی۔۔ ورنہ شور مچ جاتا۔۔۔

اس دن وہ گھر پر ہی تھا جب سدرہ کی کال نے اسے پرشان کیا تھا مطلب رحمان کو شاہ کو علم ہو چکا تھا کہ اس کا بیٹا پولیس کی تحویل میں ہے۔۔۔ سدرہ کو بچا کر وہ گھر لے آیا تھا۔۔

اب اس کا اگلا ٹارگٹ رحمان شاہ تھا۔۔۔

صبح جب وہ سٹیشن گیا تو خوشخبری اس کی منتظر تھی۔۔اس کا پروموشن ہو گیا تھا اور وہ ڈائی ریکٹ اے ایس پی کی کرسی پر پہنچ گیا تھا۔۔۔اسکی محنت رنگ لای تھی۔۔اب اگر وہ رحمان شاہ کو زندہ پکڑ لیتا تو اسے اس ضلع کا کلیکٹر منتخب کیا جاتا۔۔۔

وہ خوش تھا۔۔آج وہ عائ زہ سے بھی شکریہ کہنا چاہتا تھا۔۔اس نے انجانے میں ہی سہی اس کی مدد کی تھی۔۔۔اس نے فون کر کے منظور شاہ کو بھی خوشخبری سنای تھی یہ بات میڈیا میں بھی پھیل گ ئی تھی۔۔۔عائ زہ چونکہ نیوز پسند نہیں کرتی اس لیے اسے اس سب کے بارے میں معلوم نہیں تھا۔۔۔ منظور شاہ فیملی سمیت یہاں آ گے ۔۔۔ عرشمان نے اس خوشی میں ہوٹل میں پارٹی ارینج کی تھی۔۔وہ سب عائ زہ سے ملنے گھر آ رہے تھے جب دروازے پر ہی عائ زہ کو روتے دیکھ کر ٹھٹھک گے تھے۔۔۔

*.______________________

وہ اپنی بات کہہ کر جھکا سر اٹھا کر سب کے سپاٹ چہروں کو دیکھنے لگا

جو بھی تھا تمہیں کم از کم ہماری بیٹی کو بے عزت نہیں کرنا چاہیے تھا۔۔۔تم نے بہت غلط کیا

منظور شاہ نے افسوس سے کہا

خالو میں وعدہ کرتا ہوں آئی ندہ ایسا نہیں ہو گا۔۔۔

عرشمان کے چہرے پر شرمندگی واضع تھی۔۔۔

کیاگارنٹی ہے کہ دوبارہ کوی بھی اپ کو فضول تصوریں بھیج کر اپنی بیوی کے خلاف نہیں کرے گا۔۔آپ پولیس والے ہو کر بھی اتنا گر سکتے ہو۔۔؟میں اپ کو اپنا بھای نہیں باپ سمجھتی تھی۔۔۔آپ نے اچھا نہیں کیا۔۔۔سوچیں اگر اپ کیجگہ زین میرے ساتھ یہی سب کرتے تو اپ کو کیسا لگتا۔

ثمن نے سخت لہجے میں کہا

ثمن۔۔۔۔عرشان نے سختی سے اسے ٹوکا

کیا ثمن ہاں۔۔اپنی بہن پر بات آئی تو تکلیف ہوی۔۔

ثمن اسے بہت کچھ باور کروا چکی تھی اس نے ندامت سے سر جھکا لیا

عائی زہ جو فیصلہ کرے گی ہم ساتھ ہیں اس کے۔۔

منظور شاہ نے سب کچھ عائی زہ پر چھوڑ دیا۔۔

عائی زہ نے سر اٹھا کر زین کو دیکھا زین نے انکھوں کے اشارے سے اسے تسلی دی

اسنے عرشان کو دیکھا جس کی آنکھوں میں شرمندگی تھی۔۔مگر تڑپ اور محبت نہیں تھی جو عائی زہ دیکھنا چاہتی تھی۔۔۔

مجھے ایسے شخص کے ساتھ نہیں رہنا جو مجھ پر یقین کرتا ہو۔۔مجھے آوارہ اور لوفر کہتا ہو۔۔۔شک کی بنا پر گھر میں قید کرر کھا۔۔۔ہو۔۔۔مجھے علیحدگی چاہی ئے۔۔

اس کے فیصلے نے عرشان کے سر پر دھماکہ کیا۔۔۔

عائی زہ پلیز ۔۔۔۔آئی یندہ ایسا نہیں ہو گا۔۔

عرشان نے بے بسی سے کہا

آئندہ یہ شخص مجھے شاہ ولا کے آس پاس بھی دکھا تو میں برداشت نہیں کروں گا۔۔

زین نے سختی سے کہا

میں اپنی بیوی کو کہیں نہیں جانے دوں گا۔۔۔ عرشمان نے دانت پیسے

یہی بیوی اپ کے ساتھ رہنا ہی نہیں چاہتی۔۔

ثمن نے بھی دوبدو جواب دیا۔۔

طلاق بھجوا دیجیے گا۔۔۔

زین نے سلگ کر کہا

میں طلاق نہیں دوں گا کبھی نہیں۔۔

عرشمان نے اٹل ہو کر کہا

ہمیں اور طریقے بھی آتے ہیں۔۔۔ زین نے دھمکی امیز لہجے میں کہا۔۔۔۔

*.________________

اسے واپس لوٹے ایک ہفتہ ہو چکا تھا۔۔۔ عرشمان نے اسے بہت روکا مگر وہ رکی نہیں تھی۔۔۔ پورا دن کمرے میں بند پڑی رہتی۔۔۔ کبھی کبھار ثمن اور سدرہ کے زور دینے پر کچھ دیر کے لیے باہر آ جاتی مگر پھر کمرے میں بند ہو جاتی تھی۔۔۔

حمیرا نے اس کے قریب آنے کی بہت کوشش کی مگر اس کا دل ابھی بھی صاف نہیں تھا۔۔ وہ سرے سے انہیں نظرانداز کر دیتی۔۔۔

وہ پانی پینے کچن میں آئی تو کھڑکی سے اس کی نظر لان میں پڑی جہاں سدرہ کرسی پر انکھیں موندیں ٹیک لگائے بیٹھی تھی۔۔۔ پانی پی کر وہ اس کے پاس چلی آئی۔۔

سدرہ۔۔۔اس کے پکارنے پر وہ چونکی اور آنسو صاف کرنے لگی

تم رو رہی ہو؟ کیا ہوا۔۔۔ کرسی کھینچ کر اس کے پاس بیٹھتی پوچھنے لگی

میں کیوں روں گی نہی تو۔۔۔۔ سدرہ نے نظریں چرایں

جھوٹ مت بولو تمہاری انکھیں بتا رہی ہیں تم روی ہو۔۔۔

عائزہ نے اسے ڈپٹا۔۔

سدرہ نے سر جھکا لیا انسو و پھر سے بہنے لگے

امی ابو کی یاد آ رہی ہے۔۔۔

اسکا لہجہ بھیگا تھا۔۔

سدرہ رومت اللہ بہتر کرے گا تم دعا کرو بس۔۔

اس نے اسے تسلی دی

عائزہ تم حمیرا آنٹی کو اپ اور دکھ مت دو وہ تمہاری ماں ہیں ۔۔۔

سدرہ کی غیر متوقع بات پر وہ چونکی

تم کچھ نہیں جانتی سدرہ۔۔

عائزہ نے نظریں جھکا لیں

میں سب جانتی ہو۔۔ آنٹی نے مجھے سب بتا دیا ہے

سدرہ نے زور دے کر کہا

کیا بتادیا ہے ؟۔اسنے نا سمجھی سے پوچھا

تمہاری موم نے خود کشی کی تھی حمیرا آنٹی کا کوی قصور نہیں ہے۔۔

سدرہ نے اسے سمجھانا چاہا

اوہ پلیز سدرہ تم ان کی باتوں میں مت آو۔۔ جھوٹ بولتی ہیں وہ۔۔۔

عائی زہ غصے سے کہا

تم حقیقت کیوں نہیں جاننا چاہتی

سدرہ نے افسوس سے کہا

کیوں کہ میں سب جانتی ہوں مجھے کچھ اور نہیں جاننا

اس نے بھی بے رخی سے کہا

اگر حمیرا انٹی جھوٹی ہیں تو اپنے بابا سے ایک بار پوچھ لو کیا وہ بھی جھوٹے ہیں؟

سدرہ نے اس کی آنکھوں میں جھانکا

عائی زہ غصے سے اٹھ کر جانے لگی

میری بات پر غور کرنا ایسا نہ ہو تم اپنی ماں کو دوبارہ کھو دو۔۔

سدرہ کی آواز نے اسکا پیچھا کیا تھا

کچن کی کھڑکی میں کھڑی حمیرا کو دیکھ کر اس نے غصے سے رخ پھیر دیا۔۔

ان کی انکھوں سے انسو ولگاتار بہہ رہے تھے۔۔عائی زہ کو رخ پھیرتے دیکھ کر ان کی برداشت ختم ہوی تھی۔۔۔دل پر ہاتھی رکھے وہ وہیں ڈھیر ہو گ ئی یں۔۔۔

*.

کمرے میں بیٹھی وہ سدرہ کی باتیں سوچ رہی تھی۔۔اس کا سر درد کرنے لگا تھا۔۔دوپہر سے رات ہو گ ئی تھی مگر خلاف معمول کوی کمرے میں نہ ایا اور نہ ہی کھانے کا پوچھا۔۔

تشویش سے وہ اٹھی اور کمرے سے باہر نکل آئی۔۔پورے گھر میں سناٹا تھا۔۔سارا گھر چھان مارا مگر کوی بھی نہیں تھا۔۔پریشانی سے وہ باہر بھاگی۔۔

انکل س لوگ کہاں ہیں کچھ پتا ہے۔۔

سگریٹ پھونکتے گارڈ کو مخاطب کیا

بی بی اپ کو نہیں پتا۔۔حمیرا بی بی کو ہارٹ اٹیک ایا ہے دوپہر سے سب لوگ ہسپتال گے ہیں۔۔۔

گارڈ اسے کہتا پھر سے سگریٹ پھونکنے لگا

کسی نے مجھے بتایا کیوں نہیں۔۔۔

اسے وہ منظر یاد ایا جب وہ کچن میں کھڑی حمیرا کو دیکھ کر رخ پھیر گ ئی تھی۔۔۔

کیا واقعی وہ سچی ہیں۔۔۔کیا میں نے غلط کیا۔۔۔نہیں نہیں ایسا نہیں ہو سکتا آ۔۔۔

وہ خود سے سوال وجواب کرتی فون کی طرف بھاگی۔۔

بابا کا نمبر مسلسل بند تھا۔۔اس نے زین کا نمبر ملایا تو وہ بھی بند۔۔۔

اس بار سدرہ کو کال کی تو اس نے اٹھالی

ہیلوک کہاں ہو سب۔۔۔

اس نے فوراََ سوال کیا

سٹی ہوسپٹل۔۔۔سدرہ کی جواب پر وہ کال کاٹتی گاڑی کی طرف بھاگی۔۔۔۔

سب لوگ آئی سی یو کے سامنے نڈھال سے بیٹھے تھے۔۔۔

زین سامنے کھڑا تھا اور باقی سب بینچوں پر سر جھکاے بیٹھے تھے۔۔۔

بھائی کیا ہوا وہ موم ک کیسی ہیں؟

اس نے بھاگ کر زین سے پوچھا

عائزہ میری ماں ۔۔۔ وہ ۔۔۔۔۔زین پھوٹ پھوٹ کر رو دیا۔۔۔

سب نے عائزہ کو سر اٹھا کر دیکھا

وہ بھاگ کر منظور شاہ کے پاس گ ئی۔۔

بابا موم کیسی ہیں؟

منظور شاہ نے کوی جواب نہ دیا وہ بھاگ کر سدرہ کے پاس گ ئی۔۔۔

سدرہ موم۔۔۔۔

عائزہ چچھ گھنٹے سے وہ بے ہوش ہیں ۔۔دل کے دو وال اچانک بند ہوگے ہیں۔۔

آپریشن رسکی ہے مگر کوی دوسرا آپشن نہیں ہے۔۔۔ڈاکٹرز ابھی آپریشن میں بزی ہیں مگر بچنے کے

چانس بہت کم ہیں۔۔۔

سدرہ نے اسے تفصیل سے آگاہ کیا

عائزہ بینچ پر سر پکڑے بیٹھ گئی۔۔۔ اگر انہیں کچھ ہو گیا تو میں خود کو کبھی معاف نہیں کروں گی۔۔

وہ زیرلب کہتی بے ہوش ہو کر گر گئی۔۔۔

اسے ہوش آیا تو وہ ہسپتال کے بیڈ پر تھی۔۔اٹھنا چاہا تو پاس کھڑی نرس نے اسے روک دیا۔

آپ کو ڈرپ لگی ہے ابھی آرام کریں۔۔

نرس کہہ کر کمرے سے نکل گئی۔۔ وہ کمرے میں اکیلی تھی۔۔نرس کی ہدایت کو نظرانداز کرتی وہ اٹھ بیٹھی۔۔ڈرپ کی سوئی کو ہاتھ سے آہستہ سے نکالا اور کمرے سے باہر آ گئی۔۔۔ کوریڈور میں سب لوگ ویسے ہی بیٹھے تھے۔۔۔ وہ چلتی ہوئی منظور شاہ کے پاس آ کر بیٹھ گئی۔۔۔۔

بابا۔۔۔۔ بھیگے لہجے میں انہیں پکارا تو سر اٹھا کر انہوں نے اسے دیکھا۔۔۔

موم کیسی ہیں؟ عائزہ ان کا سوجا ہوا چہرہ بغور دیکھنے لگی۔۔

آپریشن کامیاب ہو گیا ہے کچھ دیر میں انہیں ہوش آ جائے گا پھر ہم ملیں گے۔۔۔

منظور شاہ نے اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر مسکرا کر کہا

اللہ تیرا شکر۔۔۔۔بے اختیار اس نے ہاتھ اٹھا کر شکرادا کیا۔۔۔

کچھ دیر میں حمیرا کو ہوش آ گیا۔۔۔ سب لوگ روم میں ان سے ملنے گے۔۔۔ وہ زیادہ دیر تک بات چیت نہیں کر سکتی تھیں۔۔۔

زین نے سب کو آرام کرنے گھر بھیج دیا۔۔خود وہیں رہا۔۔۔عائی زہ کی ہمت نہیں ہوی تھی کہ وہ حمیرا سے کچھ کہہ سکے اس نے بس خیریت دریافت کی کمرے سے نکل گ ئی۔۔۔ حمیرا کی آنکھوں میں آنسو آ گے۔۔۔نجانے کب ان کی بیٹی ان کے گلے لگ کر سارے گلے شکوے ختم کرے گی؟۔۔۔

کچھ دن بعد وہ ڈسچارج ہو کر گھر آ گ ئی تھیں۔۔۔ عائی زہ ان کے کھانے پینے کا بہت خیال رکھتی۔۔۔ان کے کھانا وہ خود بناتی تھی۔۔۔ زین اسے کچن میں دیکھ کر غش کھانے لگتا۔۔ بھلا وہ جو کبھی پانی کا گلاس بھی خود اٹھا کر نہ پیتی تھی وہ سارا کچن سنبھال رہی تھی۔۔۔۔

اس وقت دوپہر کے بارہ بج رہے تھے۔۔۔اس نے حمیرا کے لیے سوپ بنایا اور ثمن کے ہاتھ کمرے میں بھیج دیا۔۔۔

اپنے کمرے میں آ کر وہ بستر پر گر گ ئی۔۔۔ تھکان اس کے چہرے سے واضح تھی۔۔۔

عائی زہ۔۔ تم ٹھیک ہو؟

سدرہ کی آواز پر وہ سیدھی ہو کر بیٹھ گ ئی۔۔وہ اس کے پاس بیڈ پر بیٹھ کر غور سے اس کا چہرہ دیکھنے لگی۔۔۔

کیا سوچا ہے پھر۔۔۔

سدرہ کی بات پر اس نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔۔۔

کس بارے میں؟

وہ متجسس ہوئی۔۔۔

اپنے اور عرشان بھائی کے بارے میں۔۔۔ کیا واقعی تم دونوں الگ ہو رہے ہو؟۔

سدرہ بے یقین تھی

میں کیا کروں پھر۔۔۔ اگر انہیں یہ رشتہ بچانا ہوتا تو مڑ کر پوچھتے تو سہی۔۔ دو ہفتے ہو گے مجھے یہاں پر۔۔ مگر انہوں نے نہ کال کی نہ مسج اور نہ یہاں آئے۔۔۔

عائی زہ نم آنکھوں سے گویا ہوئی۔۔

کیا تم ان سے محبت کرتی ہو؟

سدرہ نے کہا

شاید۔۔۔ اس نے جھکے سر کے ساتھ جواب دیا

واقعی؟ سدرہ نے بے یقینی سے آنکھیں پھاڑے دیکھا۔۔ عائی زہ نے محبت کی اور وہ عرشان عرف سڑیل کریلا۔۔۔۔۔

اس نے بنا جواب دیے بس ایک نظر اسے دیکھا۔۔۔

عائی زہ وہ آئے تھے بہت بار آئے تھے۔۔وہ حمیرا آنٹی کی عیادت کے لیے ہسپتال بھی آئے تھے۔۔۔ مگر زین نے انہیں ہر بار دھتکار دیا۔۔۔

سدرہ نے اس پر بم گرایا۔۔۔

-*-

عائی زہ کو گے آج دوسرا دن تھا۔۔ وہ تھکا ہارا گھر آیا کیپ اور سٹیک میز پر رکھ کر کمرے میں گیا۔۔کمرے کی حالت دیکھ کر اس کی تیوری چڑھ گئی۔۔

عائی زہ عائی زہ کمرہ صاف کیوں۔۔۔

زور سے چلاتا ہوا وہ رک گیا۔۔۔

عائی زہ تو یہاں ہے ہی نہیں۔۔۔اوہ شٹ۔۔

ماتھے پر مکہ بنا کر مارتا وہ فریش ہونے چلا گیا۔۔۔

فریش ہو کر کچن میں آیا نوڈلز بنا کر کھاے پھر لیپ ٹاپ کھولے کام کرنے لگا۔۔۔

اسے رحمان شاہ کے خلاف کافی ثبوت مل گے تھے۔۔۔اب بس اج رات اسے سارا پلین ترتیب دینا تھا

اس کا دھیان بھٹک بھٹک کر عائی زہ کی طرف جا رہا تھا۔۔تنگ آ کر اس نے لیپ ٹاپ بند کیا اور زین کو کال ملانے لگا۔۔کال مسلسل کاٹی جا رہی تھی۔۔۔ موبایل صوفے پر گراتا ااٹھ کر کمرے میں چلا گیا۔۔۔

_***

دو دن سے وہ سٹیشن بھی نہیں گیا تھا۔۔گھر کے کاموں کے لیے ملازمہ رکھ لے تھی۔۔خود پورا دن عائی زہ کے کمرے میں بیٹھا اس کی چیزیں دیکھتا رہتا۔۔ عجیب سی بے چینی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

مجھے کیا ہو گیا ہے؟

سوال کرتا مگر جواب نہ ملتا۔۔۔

تنگ آکر وہ زین کے آفس چلا گیا۔۔زین نے اسے کھری کھری سنادیں اور اسے عائی زہ سے دور رہنے کا کہا۔۔۔ اس نے کئی بار زین سے بات کرنا چاہی مگر وہ کچھ بھی سننے کو تیار نہ تھا۔۔۔

رحمان شاہ کے خلاف ثبوت اکھٹ ہو چکے تھے۔۔بس اب اسے صرف اسے اڈے پر حملہ کرنا تھا۔۔۔

رحمان شاہ بھی اپنے بیٹے کی گرفتاری پر غصے میں آئے روز لڑکیوں کو اغوا کرواتا اور کبھی کسی غریب کو قتل کر دیتا۔۔۔

شاہ ولا کے گرد سیکیورٹی سخت ہونے کی وجہ سے وہ عائی زہ یا کسی اور کو نقصان نہیں پہنچا پا رہا تھا۔۔۔

اس دن وہ سٹیشن پر تھا جب ثمن نے اسے کال کر کے حمیرا کے ہارٹ اٹیک کے بارے میں بتایا وہ تن فن کرتا ہسپتال پہنچا وہاں صرف زین موجود تھا۔۔۔ حمیرا کی عیادت کے بعد زین نے فوراً اسے جانے کا کہہ دیا اور دوبارہ نہ آنے کا کہہ کر رخ پھیر گیا۔۔۔وہ بے بس سا لوٹ گیا۔۔۔اس کی حالت ہارے ہوئے جواری کی طرح تھی۔۔۔ سارا کام اپنے آدمیوں کے ذمے ڈال کر وہ گھر پڑا ہر وقت سگریٹ پھونکتا رہتا۔۔

اس دن وہ چھت پر بیٹھا تھا جب سدرہ نے اسے ریکارڈنگ سینڈ کی جس میں عائی زہ اس سے محبت کا اعتراف کر رہی تھی۔۔۔ ایک انجانی خوشی نے اسے گھیر لیا۔۔۔ وہ پھر سے جی اٹھا تھا۔۔۔ اسے یقین ہو چلا تھا کہ عائی زہ اسے ضرور معاف کر دے گی۔۔۔

*.________________

وہ ٹیرس پر بیٹھی چائے پی رہی تھی جب سدرہ اسے ڈرائی ینگ روم میں مہمان کی آمد کا بتا کر چلی گ ئی۔۔ جلدی سے چائے ختم کرتی وہ نیچے آئی۔۔۔ ڈرائی ینگ روم میں داخل ہوتے ہی وہ ٹھٹھکی۔۔۔

عرشمان اجڑی حالت میں بیٹھا زمین کو گھور رہا تھا۔۔

آآپ۔۔اس کے کہنے پر اسنے سر اٹھایا۔۔

بکھرے بال سوجی آنکھیں میلے کپڑے پھٹے ہونٹ آنکھوں کے گرد بڑے بڑے گڑھے۔۔۔وہ اس کی حالت دیکھ کر دہل گ ئی۔۔

عائزہ میری جان۔۔ اس کے الفاظ پر اسکے ہوش اڑے تھے۔۔وہ اس کی جان بن گ ئی تھی کیا۔۔۔

.____________*_*____________

سمندر کی لہریں ان کے پیر گیلے کرتے لوٹ جاتی۔۔۔ ٹھنڈی ہوا ان دونوں کو سکوون بخش رہی تھیں۔۔

اس نے اپنا سر اس کے کندھے پر رکھ دیا۔۔ عرشمان پیار سے اس کا سر سہلانے لگا۔۔۔اس نے منالیا تھا اسے۔۔۔اور وہ کیسے نہ مانتی جب محبوت گھٹنٹوں کے بل بیٹھ کر معافی مانگے تو کون بدبخت اسے دھتکارے گا۔۔۔اسے اس سڑو کریلے سے عشق ہوا تھا اور بس سڑو کریلے کو اس آوارہ لڑکی سے عشق ہوا تھا۔۔۔اور عشق نے ان دونوں کو سدھار دیا تھا۔۔۔

محبوب کے کندھے پر سر رکھے وہ لڑکی اور اس کا محبوب اس کے سر کو پیار سہلاتا ہوا۔۔۔سمندر تیز لہریں انہیں بھگھوتی ہوی اور ٹھنڈی ہوائی یں ان کے بال بکھیر رہی تھیں۔۔کتنا مکمل منظر تھا وہ۔۔۔

"۔۔۔۔۔کندھے پر رکھی ہر چیز بوجھ ہوتی ہے سوائے محبوب کے سر کے۔۔۔۔"

*

عائزہ ادھر آؤ۔۔۔ منظور شاہ کے پکارنے پر وہ دوپٹہ درست کرتی ان کے پاس گئی۔۔۔ اس کے سر پر رکھا دوپٹہ اور جینز شرٹ کے بجائے کھلا ڈھلا سا کرتا شلوار دیکھ کر منظور شاہ کو اس پر ٹوٹ کر پیار آیا۔۔۔

چلو میرے ساتھ اور سدرہ تم۔۔۔ سب گھر والوں کو میرے کمرے میں بھیجو۔۔۔

منظور شاہ اسکا ہاتھ پکڑتے آخر میں چائے پیتی سدرہ کو کہتے کمرے میں چلے۔۔۔

سدرہ چونک کر اچھلی اور جی کہتی اٹھ گئی۔۔۔۔۔

حمیرا کے بستر پر ان کے ساتھ بٹھا کر وہ صوفے پر براجمان ہو گئے۔۔۔

حمیرا نے پیار سے عائزہ کا ماتھا چوما۔۔۔

سب لوگ تجسس سے کمروں میں داخل ہوئے۔۔۔

زین اور ثمن صوفے پر بیٹھ گئے جب عرشان اور سدرہ سنگل کرسیوں پر بیٹھ گئے۔۔

سب نے منظور شاہ کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا۔۔۔

انہوں نے گلا کھنکار کی بات کا آغاز کیا۔۔۔

منظور اپنے ماں باپ کے اکلوتے بیٹے تھے۔۔ابا نے انہیں خوب پڑھایا تھا۔۔وہ یونیورسٹی جانے لگے تو وہاں ان کی ملاقات حمیرا سے ہوئی۔۔ دوستی سے بات محبت تک پہنچ گ ئی۔۔۔ گریجویشن کے بعد گھر میں ان کی شادی کی بات ہونے لگی تو انہوں نے حمیرا کے بارے میں بات کی۔۔۔مگر ان کی اماں اپنی بہن کی بیٹی صائمہ کو ان کے لیے پسند کر چکی تھی۔۔۔ منظور کے لاکھ منتیں کرنے پر بھی وہ نا مانیں اور شادی کی تاریخ رکھ دی۔۔۔منظور بے بس سا ہو کر حمیرا کے گھر گے۔۔ حمیرا اپنے والدین کی لاڈلی تھی۔۔اس کا ایک بھای بھی تھا جو دو سال پہلے کار ایکسیڈنٹ میں مارا گیا۔۔اور ایک بہن تھی جو شادی شدہ تھی۔ منظور نے کافی منتیں کر کے ان کے والدین کو منالیا اور صائمہ سے شادی کی ایک رات پہلے حمیرا سے نکاح کر لیا۔۔۔

نکاح کو پوشیدہ رکھ کر انہوں نے صائمہ سے دوسری شادی کر لی۔۔ صائمہ شروع شروع میں کافی خوش اخلاق ثابت ہوی۔۔ مگر آہستہ آہستہ اس نے اپنے جوہر دکھانے شروع کر دیے۔۔منظور کی فیملی بڑی نہ تھی اس لیے گھر میں کھانا ان کی امی بناتی تھی مگر کپڑے دھونے اور صفای کے لیے نلازمہ رکھی تھی۔۔۔اما کے کہنے کے باوجود صائمہ گھر کا کوی کام نہ کرتی۔۔آۓ روز پارٹیز اور دوستوں کے اتھ بزی رہتی۔۔۔منظور بھی زیادہ وقت حمیرا کو دیتے تھے۔۔۔ آخر تنگ ہو کر اما نے ملازمہ کا بندوبست کر لیا۔۔۔ان کی عمر نہیں تھی کہ وہ کام کر سکیں۔۔۔صائمہ کا ایک بھای تھا رحمان شاہ۔۔ وہ پڑھای کے لیے کراچی گیا تھا۔۔۔ کچھ عرصے بعد وہ بھی لوٹ آیا۔۔۔منظور شاہ کو اں ہ بہت عزیز تھا وہ اسے سگے بھائیوں سے بڑھ کر پیار کرتے تھے۔۔ ایسے ہی شادی کو دو سال ہوگے ۔۔صائمہ آۓ روز اما سے لڑتی جھگڑتی رہتی اور منظور لاتعلق سے

رہتے۔۔ اما کو اپنی غلطی کا احساس ہوا تھا۔انہوں نے اپنے بیٹے کی پسند کا احترام نہ کر کے اس کی اور اپنی زندگی برباد کر دی تھی۔۔۔بلآخر انہوں نے منظور پر بچہ پیدا کرنے کا دباؤ ڈالنا شروع کر دیا۔۔ان کا خیال تھا کہ شاید اس طرح وہ سدھر جائے گی بچہ گود میں آئے گا تو وہ پابند ہو جائے گی۔۔مگر ایسا نہ ہوا۔۔ان کے ہاں گول مٹول سے زین کی پیدائش ہوئی۔۔ تووہ سب بہت خوش ہوے۔۔۔سب اس سے بہت پیار کرتے۔۔۔مگر صائمہ ان سب سے بے پرواہ تھی۔۔زین کو دادی کے پاس چھوڑ کر وہ ویسے ہی صبح جاتی اور شام کو لوٹتی تھی۔۔اب اکثر اوقات وہ منظور سے بھی لڑنے جھگڑنے لگتی تھی۔۔۔منظور نے تنگ آ کر اسے اپنے حال پر چھوڑ دیا۔۔زین پورا پورا دن اما کے پاس رہتا۔۔۔وہی اسے سنبھالتی تھیں۔۔زین جب چھ ماں کا ہوا تو ابا کینسر کی وجہ سے وفات پاگئے۔۔اما کی تو دنیا اجڑ گئی۔۔ وہ ہر وقت رہتی بلکتی رہتی تھی۔۔مگر صائمہ کو اس سے بھی کوئی فرق نہیں پڑا۔۔۔ صائمہ کی ماں کو اس بات کا بتایا گیا تو وہ بھی بیٹی کو سمجھانے لگیں مگر بے سدھ۔۔۔۔۔

اس دن منظور گھر پر ہی تھا۔۔۔صائمہ جلدی گھر آ گئی۔۔ وہ آتے ہی کمرے میں چلی گئی۔۔۔ اس کی طبیعت بوجھل ہو رہی تھی۔۔۔منظور زین کو اٹھاے کمرے میں گے تو صائمہ شاور لے کر نکلی تھی۔۔اس کا پھولا جسم دیکھ کر منظور سکتے میں آ گے۔۔۔۔وہ پریگننٹ تھی۔۔مگر یہ بچہ تھا کس کا۔۔۔منظور نے تو زین کی پیدائش کے بعد سے اس سے کھل کر بات تک نہ کی تو یہ بچہ؟؟

وہ غم وغصے کی حالت میں اس کی طرف پڑھے اور تھپڑوں کی برسات کر دی۔۔زین ڈرا سہا سا ایک کونے پر بیٹھا تھا۔۔۔بتا کہاں منہ کالا کیا ہے کمینی۔۔۔میری بے جا چھوٹ کا یہ صلہ دیا۔۔تو اتنی گر جائے گی میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔۔۔

مار مار کر اسے آدھ موا کر دیا مگر صائمہ نے کچھ نہ بتایا۔۔۔ شور سن کر اما اور رحمان بھی کمرے میں پہنچے بات کا علم ہوا تو وہ دونوں بھی ساکت رہ گے انہیں تو لگا تھا کہ بچہ منظور کا ہے مگر

آخر منظور تھک کر غصے سے گھر سے چلا گیا۔۔۔صائمہ پر کسی کی باتوں اور بے عزتی کا اثر نہ ہوتا ۔۔۔ اس نے منہ نہیں کھولنا تھا سو نہ کھولا۔۔۔

اس دن وہ آفس میں تھے جب اما کا فون آیا کہ صائمہ نے ایک پھول جیسی بچی کو جنم دیا ہے۔۔وہ نا چاہتے ہوے بھی ہسپتال پہنچے۔۔۔گول مٹول سی آنکھیں۔۔پھولے گا سرخ وسفید رنگت پتلے ہونٹ۔۔۔اس نازک پری کو دیکھ کر منظور شاہ سب بھول گے اور اسے اپنے سینے سے لگا لیا۔۔۔انہوں نے اسے اپنی اولاد کی طرح پالا۔۔۔اکثر اوقات عائزہ کو وہ حمیرا کے پاس ہی رکھتے تھے۔۔۔ ان کی دوسری شادی کی خبر اما اور صائمہ تک پہنچ گئی تھی۔۔رحمان شہ اب بھی حمیرا اور منظور شاہ کی شادی سے انجان تھا

اما نے کچھ خفگی کے بعد حمیرا کو گلے لگا لیا۔۔اور اسے ہمیشہ کے لیے گھر لے آئی یں۔۔رحمان شاہ کو جب اس بات کا علم ہوا تو اسے بہت ناگوار گزرا۔۔۔ رہی سہی کسی صائمہ کے بھڑکانے سے پوری ہو گئی۔۔۔۔ صائمہ کو جب نظر آیا کہ اب اس کی و تھوڑی بہت اہمیت تھی وہ

بھی ختم ہو گئی ہے تو وہ بات بے بات حمیرا کو کوستی طنز کرتی مگر حمیرا ہمیشہ مسکرا کر چپ ہو جاتی۔۔۔کچھ عرصے بعد حمیرا کے والدین بھی وفات پا گے۔۔ ان کی کل کائنات زین اور عائزہ تھے۔۔اور وہ دن قیامت تھا جب ان کی بہن اور شوہر عرشان اور ثمن کو حمیرا کے پاس چھوڑ کر کسی شادی میں جا رہے تھے۔۔ مگر لوٹ نا سکے۔۔۔ حمیرا کا سب کچھ لٹ گیا تھا۔۔اس کی جان سے پیاری بہن دغا دے گئی۔۔۔ اس کے دونوں بچوں کو اپنے ساتھ لے آئیں اور انہیں سینے سے لگا لیا۔۔اس دن وہ رات کے وقت لاونج میں سب بچوں کو کہانی سنا رہی تھی۔۔۔عائزہ اور ثمن ان کی گود میں تھی جبکہ عرشان اور زین ان کے سامنے زمین پر بیٹھے بڑے انہماک سے کہانی سن رہے تھے جب صائمہ گھر میں داخل ہوی۔۔ منظور شاہ اماں کے ساتھ ان کے کمرے میں تھے۔۔ طبیعت خرابی کے باعث اماں اکیلی نہیں رہتی تھیں۔۔۔

اپنی اولاد کو حمیرا کے پاس دیکھ کر اس کا بگڑا موڈ مزید بگڑ گیا۔۔اس نے جھپٹ کر عائزہ کو اس کی گود سے چھینا اور زین کو بازو کے پکڑ کر اپنے ساتھ کھڑا کر لیا۔۔

دور رہا کرو میرے بچوں سے منحوس عورت سب کچھ کھا گئی اب کیا میری بچوں کو بھی کھاؤ گی ۔۔۔ نفرت سے کہتی وہ جانے لگیں تو زین نے ان سے اپنا ہاتھ چھڑا لیا۔۔۔

مجھے موم سے کہانی سننی ہے مجھے آپ کے ساتھ نہیں جانا۔۔۔زین غصے سے کہتا حمیرا کے پاس بیٹھ گیا۔۔۔

عائزہ بھی رونے لگی۔۔۔صائمہ نے غصے سے عائزہ کو ایک تھپڑ دے مارا اور زین کو دوبارہ کھینچنے لگیں

۔عائزہ کا باجامزید اونچا ہوگیا وہ موم موم کرتی ہوی حمیرا کی جانب جھکنے لگی۔۔۔ حمیرا نے غصے سے عائزہ لے کر صوفے پر بٹھایا اور صائمہ کو جان کے لیے اشارہ کیا۔۔

تم گھٹیاعورت تیری اتنی اوقات۔۔۔صائمہ نے غصے سے حمیرا کے بال پکڑ لیے وہ درد سے چیخ اٹھی سب بچے بھی رونے لگے۔۔ عرشان نے غصے سے اٹھ کر صائمہ کو دھکا دیا اور حمیرا کو کنارے کر کے صائمہ کے منہ پر تھوک دیا

گندی آنٹی چلی جاو یہاں سے۔۔۔

شورسن کر منظور شاہ اور اماں بھی باہر نکل آئے۔۔ وہاں کے حالات دیکھ کر منظور شاہ غصے میں آ گے۔۔۔رحمان ٹیرس پر تھا۔۔اس نے جھانک کر نیچے دیکھا تو وہ بھی حیران رہ گیا۔۔

گندی ہوگی تیری ماں انتہای گھٹیا لوگ ہو تم۔۔صائمہ نے غصے سے عرشان کا بازو مروڑا۔۔

صائمہ اپنی حد میں رہو۔۔ منظور شاہ عرشان کو چھڑاتے دھاڑے۔۔۔

میں حد میں رہو تم نے جوان گھٹیا لوگوں کو اس گھر میں جگہ دی ہے کیا سوچا ہے کہ میرا گھر یتیم خانہ ہے؟؟

صائمہ کے الفاظ پر منظور شاہ نے زور دار تھپڑ اس کے گالوں کی زینت بنایا۔۔۔

صائمہ غصے سے دوبارہ گھر سے نکل گ ئی۔۔۔ اس لمحے رحمان نے فیصلہ کر لیا تھا۔۔

اماروتے ہوے حمیرا کے پاس آئی یں اور اسے دلاسہ دینے لگیں۔۔ جتنا حمیرا نے ان کے لیے کیا تھا اتنا ان کی سگی بھانجی نے بھی نہ کیا۔۔۔

اگلے دن ہی رحمان دوسرے ملک جانے کے لیے بضد ہو گیا وہ اب اس گھٹن زدہ ماحول میں نہیں رہنا چاہتا تھا ۔۔ہر وقت لڑای جھگڑے اسے پسند نہیں تھے۔۔۔منظور کے منع کرنے کے باوجود وہ چلا گیا۔۔۔

اور کچھ ہی دیر بعد اس کے جہاز کریش ہونے کی خبر پر منظور شاہ ساکت ہو گے۔۔۔انہوں نے اپنا بھای گنوا دیا تھا۔۔۔۔

)رحمان شاہ کے بارے میں قسط نمبر سات آٹھ میں بتایا گیا ہے۔۔۔(

_***

دو دن بعد صائمہ اجڑی حالت میں گھر لوٹی تھی۔۔وہ سب سے پیر پکڑ کر معافی مانگنے لگی۔۔۔بقول اس کے وہ جس لڑکے کے ساتھ ناجائز رہ رہی تھی صرف اس لی کہ وہ اسے فینس کرے گا اور وہ امیر ہو جاے گی۔۔۔اس لڑکے نے پہلے اس کی عزت خراب کی پھر اسے کچھ اور لوگوں کے ہاتھ بیچ دیا۔۔ اس رات جب وہ لڑکر گ ئی تو اسے زیادتی کا نشانہ بنایا گیا۔۔اور اس کی ویڈیوز بھی سوشل میڈیا پر ڈال دی گ ئی ہیں۔۔۔ منظور شاہ نے غصے سے رخ پھیر لیا ۔۔ وہ روتی ہوی کمرے میں چلی گ ئی۔۔ تھوڑی دیر بعد حمیرا جب اسے کھانا دینے گ ئی تو فرش پر اسے بے سدھ دیکھ کر ساکت ہو گ ئی۔۔ اس نے کلائی کاٹ کر خودکشی کر لی تھی۔۔۔۔

صائ م کی موت کا صدمہ اس کی ماں برداشت نہ کر سکی اور پاگل ہو گ ئی۔۔۔

مونہ رضوان....

______________________مونہ رضوان_____________

وہاں بیٹھے سب نفوس ہچکیوں سے رو دیے تھے۔۔بیٹا حمیرا نے ہمیشہ تمہیں اپنی اولاد سمجھا ہے۔۔۔وہ کبھی ماں نہیں بن پائی مگر اس نے کبھی گلہ نہیں کیا کہ میرے پاس بچے نہیں ہیں۔۔انہوں نے تم سب میں کوئی فرق نہیں کیا۔۔۔ منظور شاہ آنسو پونچھتے ہوئے بولے۔۔

عائزہ خاموش آنسو بہاتی ساکت سی بیٹھی تھی۔۔۔وہ تو ان کی سگی اولاد بھی نہیں تھی مگر پھر بھی کبھی انہوں نے محسوس نہیں ہونے دیا کہ وہ ایک ناجائز اولاد ہے۔۔۔

بابا موم۔۔۔عائزہ پھوٹ پھوٹ کر روتے ہوئے ان دونوں کے گلے لگ گئی۔۔۔ حمیرا روتے ہوئے بار بار اس کا چہرہ چوم رہی تھیں۔۔۔ وہ بہت خوش تھیں ۔۔ انکو انکی لاڈلی بیٹی دوبارہ مل گئی تھی۔۔۔ سوری موم میں نے بہت غلط کیا۔۔ہمیشہ بدتمیزی سے پیش آئی مجھے معاف کر دیں۔۔ ان کے سینے سے لگی وہ روتے ہوئے بولی تھی۔۔ سب کے چہرے پر آنسو کے ساتھ ایک مطمئن مسکراہٹ تھی۔۔

_***

تم بہت ظالم ہو عائزہ۔۔

عرشمان نے منہ بنا کر گلہ کیا

عرشمان آپ ضد کیوں کرتے ہیں۔۔میں نے کہا نا میں ابھی نہیں بلکہ کبھی نہیں جاؤں گی۔۔۔آپ پلیز اپنا ٹرانسفر کروا لیں میں اب اپنے گھر سے دور نہیں رہنا چاہتی۔۔۔

عائزہ نے شیشے کے سامنے کھڑے ہوتے بال سنوارتے کہا

اچھا ٹھیک ہے۔۔میں پھر جلدی لوٹوں گا اس بار ہمیشہ کے لیے لوٹوں گا۔۔اپنا خیال رکھنا۔۔

اسے اپنی باہوں کے حصار میں کرتے ہوے پیار سے بولا۔۔

اچھا اب جلدی سے کس دو پھر میں نکلوں۔۔۔

اس کی فرمائش پر عائزہ کے گال سرخ ہو گے۔۔

آآپ بہت بے شرم ہیں۔۔اٹک کر کہتی وہ عرشان کو بہت پیاری لگی۔۔

اب دے بھی دو کیوں ستاتی ہو۔۔مدہوش سا ہو کر کہتا اس کے مزید قریب ہوا۔۔عائزہ اسے دھکا دے کر کمرے سے بھاگ گئی۔۔۔ پیچھے وہ مسکرا رہ گیا۔۔۔۔

مونہ رضوان

سٹیشن پہنچ کر اس نے ٹوپی اور ڈنڈا میز پر رکھا اور کرسی پر ڈھے گیا۔۔۔ تھوڑی دیر بعد ہی اس کا خاص ملازم اقبال پھولی سانسوں سے اندر داخل ہوا۔۔

سر سر ووہ۔۔

کیا ہوا خیریت ہے؟

عرشان کرسی سے اٹھکر پریشانی سے بولا

وہ رحمان شاہ کا بیٹا فہد جیل سے فرار ہو گیا۔۔

اس کی بات پر عرشان بونچھکارہ گیا

واٹ؟؟ کیا مذاق ہے ایسے کیسے بھاگ گیا

وہ بے یقینی سے دھاڑا

سر ووہ۔۔

کیاوہ وہ لاک اپ کی چابی صرف تمہارے پاس تھی تمہیں خصوصی نگرانی کرنے کا کہا تھا۔۔اور پہلے کیوں نہیں بتایا یہ سب۔۔

وہ غصے سے اس پر چڑھ دوڑا۔۔۔

سر کل رات میں وہیں بیٹھا تھا مگر خلاف معمول اشرف دیر رات تک سٹیشن پر رہا اس نے مجھے چائے پلائی تھی۔۔اور پھر مجھے یاد نہیں میں کیسے سو گیا میری آنکھ ابھی تھوڑی دیر پہلے کھلی تو فہد موجود نیں تھا ساتھ ہی باقی سب ملازمین بھی سٹیشن موجود نہیں تھے۔۔میں نے جب انہیں ڈھونڈا تو وہ سب لوگ ایک ہی کمرے میں بے سدھ سو رہے تھے۔۔ان سب کو جگا کر میں نے کچھ کو اشرف کو ڈھونڈنے بھیجا ہے۔۔

اقبال نے ڈرتے ہوئے پوری تفصیل بیان کی

عرشان نے غصے سے ٹیبل پر ہاتھ مارا۔۔غصے سے اس کی رگیں تن گئی تھی۔۔شام تک اشرف کا کچھ پتا نہیں چلا وہ گھر بھی نہیں گیا تھا۔۔۔اگلی صبح مخبر عرشان کو ایک ہسپتال کے مردہ خانے لے گیا۔۔ڈاکٹر کے مطابق اسے گلا گھونٹ کر مارا گیا تھا اس کی لاش شہر کے باہر ایک سنسان علاقے میں پائی گئی تھی۔۔۔ کچھ لوگوں نے وہاں لاش دیکھی تو پولیس کو اطلاع کر دی تھی۔۔اور اسے ہسپتال لے گے۔۔۔

عرشان پریشانی کے عالم میں اپارٹمنٹ پہنچ گیا۔۔فریش ہو کر اس نے کافی بنائی اور لیپ ٹاپ لے کر بیٹھ گیا۔۔اب اسے جو کرنا تھا جلدی کرنا تھا۔۔۔۔

___________مونہ رضوان۔۔۔۔___________

عائزہ عائزہ مبارک ہو۔۔ ثمن خوشی سے جھومتی ہوی عائزہ کے کمرے میں گھسی

اور اسے گلے لگالیا

کیاہوا۔۔صوفے پر بیٹھی سدرہ بھی چونکی

میں میں وہ۔۔وہ مطلب تم خالہ اور پھپو دونوں بننے والی ہو۔۔

ثمن نے اچھلتے ہوے کہا

واٹ۔۔مطلب تم۔۔۔؟؟عائزہ اور سدرہ نے ایک ساتھ بے یقین سے پوچھا

ہاں میں مما بننے والی ہوں۔۔۔ ثمن نے شرمانے کی ایکٹنگ کی

واو۔۔اومائی گاڈ۔۔۔ وہ دونوں ثمن کے گلے لگ گئیں

موم کو بتایااور زین بھای کو۔۔

عائزہ نے فوراَ پوچھا

نہیں ابھی ہی ٹیسٹ کیاتو سب سے پہلے ادھر وی آئی ہوں۔۔ ثمن نے خوشی سے کہا

چل آنٹی کو بتاتے ہیں پھر شام میں زین بھای سے پارٹی بھی لینی ہے۔۔

سدرہ عائزہ کا ہاتھ پکڑے حمیرا کے کمرے میں دوڑی جہاں وہ تسبیح پڑھنے میں مصروف تھیں۔۔۔

موم مبارک ہو آپ دادی پلس نانی بننے والی ہو۔۔

عائزہ خوشی سے انہیں گلے لگایا

اللہ تیرا شکر میری بچی۔۔انہوں نے عائزہ ماتھے پر پیار کیا تو دروازے پر کھڑی ثمن ہکا بکا رہ گئی۔۔

ارے میں نہیں ہوں ثمن ہے۔۔

عائزہ نے چھینپ کر کہا تو وہ سر پر ہاتھ مارتی ثمن کی طرف بڑھیں۔

وہ اس وقت عائزہ سے فون پر بات کر رہا تھا۔۔ حوالدار نے آکر اسے ایک فائل تھمائی تو وہ فون بند کرتا اس کی طرف متوجہ ہوا۔

سر یہ فائل تیار ہے آپ پڑھ کر سائن کر دیں ڈی جی کے دستخط لے لیے ہیں بس اب ریڈ کی تیاری کرنی ہے۔۔۔"

حوالدار نے اسے آگاہ کیا

بہت خوب۔۔ چلو پھر آج رات ہی تیاری کرتے ہیں۔۔

عرشمان نے اسے داد دیتے کہا۔۔وہ کافی خوش تھا کیوں کہ رحمان شاہ کے خلاف کافی سخت ثبوت ملنے پر اس کے گھر پر ریڈ کی اجازت مل چکی تھی بس اب کسی خاص پکے ثبوت کے ملتے ہی اسے پھانسی کے پھندے پر لٹکنے سے کوئی نہیں روک سکتا تھا۔۔۔ساری تیاری کر کے وہ فلیٹ پر گیا۔۔ کھانا وہ باہر ہی کھا لیتا تھا ملازمہ رکھنے کا اسکا جی نہیں چاہا بس ہفتے میں ایک دن لڑکا آتا وہ صفائی اور کپڑوں کا کام کر دیتا تھا۔۔۔وردی بدل کر

دوسری دھلی ہوی وردی پہن کر وہ فریش ہوا اور پھر سٹیشن پہنچا سب تیاری مکمل تھی۔۔سب کو ضروری ہدایتیں دے کر وہ روانہ ہو گیا۔۔۔۔..

کوٹھی پر پہنچ کر اس نے اندر داخل ہونا چاہا تو چوکیدار نے انہیں وہیں روک لیا۔۔ مگر اگلے ہی لمحے بندوق دیکھ کر وہ کنارے ہو گیا۔۔۔

رحمان شاہ لاونج میں بیٹھا شراب سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔۔اس کے ساتھ ہی بزنس کی نامور شخصیات بھی موجود تھیں۔۔۔

پولیس کو دیکھ کر وہ لوگ چونکے۔۔۔

رحمان شاہ کڑے تیور لیے کھڑا ہو گیا

واٹس دا پرابلم۔۔۔انہیں اندر کس نے آنے دیا

اس نے غصے سے کہا

گھر کی تلاشی لینی ہے۔۔۔عرشمان نے بنا کسی لگی لپٹی کے بات آگے رکھ دی

میرے گھر کی تلاشی؟؟ہاہاانجام جانتے ہو۔۔۔

رحمان نے استہزایہ کہا

دس از دا سرچ وارنٹ۔۔۔اس نے جیب سے کاغذ نکال کر اس کے سامنے رکھ دیا۔۔۔

سرچ وارنٹ پڑھتے ہی رحمان شاہ کا چہرہ متغیر ہو گیا۔۔۔کل کا آیا ایس پی اس کے گھر تک پہنچ جائے گا اگر اسے اس کی ذہانت کا علم ہوتا تو وہ سارے ثبوت مٹا چکا ہوتا مگر وہ اسے کافی ہلکے میں لے رہا تھا۔۔۔

تلاشی لو۔۔۔اس نے سپاہیوں کو حکم دیا اور خود وہیں کھڑا رہا

کتنا چاہیے۔۔۔؟رحمان شاہ نے اسے لالچ دینی چاہی اب اور کوی راہ نظر نہیں آرہی تھی۔۔۔

چپ رہو۔۔۔عرشمان نے غصے سے اسے دیکھا

تبھی فائی رنگ کی آواز پر سب چونکے۔۔۔

دروازے پر فہد غصے سے کھڑا تھا اس کے ہاتھ میں گن تھی۔۔۔

ڈیڈ۔۔۔ہاؤ ڈے یو۔۔ کیا کیا ہے۔۔۔؟

وہ غصے سے آگے بڑھا اور رحمان شاہ پر گن تان کر چیخا

فہد۔۔۔رحمان نے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا

گن نیچے رکھو۔ عرشمان نے اس پر اپنی بندوق تانی۔۔

ذلیل انسان تم اتنا گر جاوگے میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔۔۔میری ماں اور بہن کہاں ہیں؟کس کے ساتھ سودا کیا ان کا بتا کمنے انسان

فہد نے غصے سے بندوق اس کے سامنے کی

فہد کیا کہہ رہے ہو۔؟رحمان شاہ اب بری طرح پھنس چکا تھا۔۔۔

ٹھا۔۔۔گولی کی آواز پر سب لوگ چونکے

رحمان شاہ بروقت جھک گیا تھا جس وجہ سے گولی ایک حوالدار کے بازو میں لگ گ ئی۔۔۔

سب کا دھیان بٹا تو رحمان شاہ نے اپنی گن نکالی اور فائی رنگ شروع کر دی

۔۔

سب لوگ ادھر ادھر بھاگنے لگے۔۔۔۔

کچھ ہی دیر میں وہاں کی حالت میدان جنگ کی سی ہو گئی۔۔ کئی اہلکار زخمی ہوئے اور کئی مارے گئے۔۔۔

عرشمان کے ہاتھ میں گولی لگی تھی۔۔ کوشش کے باوجود بھی رحمان شاہ کو پکڑ نہ سکے وہ زخمی ہو چکا تھا مگر بھاگنے میں کامیاب ہو گیا تھا۔۔۔ کوٹھی سے بھاری تعداد میں ہیروئن اور شراب ملی تھی۔۔ تہہ خانے میں کئی لڑکیاں بھی قید تھیں۔۔۔ جن میں فہد کی ماں موجود تھی مگر اس کی بہن لاپتا تھی۔۔۔۔

فہد پولیس کی حراست میں آ چکا تھا۔۔اس نے اپنی معلومات کے مطابق تمام وہ جگہیں بتا دی تھیں جہاں اسے شک تھا۔۔۔ عرشمان نے وہاں ریڈ کیا تو ایک ریسٹورنٹ کے کمرے میں بلآخر اس کی بہن مل گئی۔۔۔ اسے زیادتی کا نشانہ بنایا گیا تھا کوشش کے باوجود بھی وہ زندہ نہ بچ سکی۔۔۔ فہد غم و غصے سے پھٹا جا رہا تھا اسے اپنی فیملی بہت عزیز تھی وہ نہیں جانتا تھا کہ اس کا باپ یہ سب کرے گا۔۔۔اسے اپنے تمام گناہ یاد آ رہے تھے اسے اب احساس ہو رہا تھا کہ جب خود پر بیتتی ہے تو کتنا درد ہوتا ہے۔۔۔ عرشمان نے اسے سوچنے کا موقع دیا تھا۔۔۔ کہ وہ اگر چاہے تو پولیس کی مدد کرے تاکہ رحمان کو پکڑا جا سکے اس طرح وہ فہد کی سزا بھی کم کروا سکتا ہے۔۔۔پچھتاوا اب فہد کے چہرے پر صاف نظر آ رہا تھا اپنی بہن کھو کر وہ شدید اذیت میں تھا۔۔۔۔۔۔

مونہ رضوان

اوئے یہاں کیا کر رہی ہے؟۔۔۔

سدرہ کا لان میں بیٹھے دیکھ کر عائزہ اس کے پاس پہنچی

کچھ نہیں بس ایسے ہی۔۔۔سدرہ نے چونک کر کہا

اداس کیوں ہے؟ وہ اس کے ساتھ بینچ پر بیٹھتے بولی

ویسے بس یوں ہی۔۔۔سدرہ نے بات ٹالی

چل شاپنگ پر۔۔۔

عائزہ جانتی تھی وہ فیملی کو مس کرتی ہے اس لیے بات بدلی

نہیں میرا موڈ نہیں ہے۔۔۔اس نے کورا انکار کیا

نونونو۔۔تو چلے گی ثمن کو بھی لے چلتے ہیں۔۔۔عائزہ ضدی انداز میں کہا تو سدرہ نے ہتھیار ڈال دیے۔۔۔

وہ لوگ شام تک شاپنگ کرتے رہے۔۔۔۔پھر ایک ریسٹورنٹ سے کچھ کھایا پیا۔۔۔ابھی وہ لوگ ریسٹورنٹ سے نکلے ہی تھے کہ عائزہ کو چکر آیا اور وہ وہیں بے ہوش ہو گئی۔۔

سدرہ اور ثمن بوکھلا گئی یں۔۔ جلدی سے اسے گاڑی میں ڈالا اور ہوسپٹل لے گئی۔۔۔

اسے ہوش آیا تو زین بھی وہاں موجود تھا۔۔۔ڈاکٹر نے کچھ ٹیسٹ کیے تھے۔۔۔کچھ دیر میں رپورٹ بھی آ گئی۔۔۔

کانگریٹس شی از اسپیکٹنگ۔۔۔ڈاکٹر نے پیشہ ورانہ مسکراہٹ کے ساتھ خوشخبری سنائی۔۔۔

________مونہ رضوان________

آج وہ دو ہفتوں بعد گھر لوٹ رہا تھا۔۔۔عائزہ نے اس کے لیے کوئی سرپرائز پلین کر رکھا تھا ۔۔۔ گھر میں داخل ہوتے ہی حمیرا سے اس کی ملاقات ہوئی۔۔ ان سے مل کر وہ سیدھا

منظور شاہ کے کمرے میں گیا انہیں حالات سے آگاہ کیا۔۔انہوں نے اسے مشورہ دیا کہ وہ رحمان کی بیوی کو کسی سیف جگہ رکھے اور اس گھر سے زیادہ کوی جگہ سیف نہیں ہے۔۔۔عرشمان سر ہلاتا سنتا رہا پر خدا حافظ کہتا اپنے کمرے میں آیا جہاں عائزہ آئینے کے سامنے کھڑی بال سنوار رہی تھی۔۔۔

اسلام و علیکم۔۔کیسی ہو۔۔وہ مسکرا کر کہتا اس کے پاس آیا

و علیکم سلام۔۔آپ آگئے۔؟وہ چونک کر اس سے لپٹتی خوشی سے بولی

ہمم کیا ہو رہا ہے۔۔

عرشمان نے اس کے ماتھے پر پیار کرتے محبت سے پوچھا

کچھ نہیں بس آپ کے لاڈلے یا لاڈلی سے باتیں کر رہی تھی۔۔۔

اس نے شرما کر کہتے ہوے عرشمان کو حیران کر دیا

کیا مطلب؟؟اس نے نا سمجھی سے پوچھا۔۔۔

عائزہ نے مسکرا کر پیٹ پر ہاتھ رکھا تو وہ خوشی سے دیدے پھاڑے اسے دیکھنے لگا

واقعی؟؟اس نے تصدیق کی

ہمم سر اثبات میں ہلاتی اسے خوش کر گئی۔۔

لو یو عائزہ تھینک یو۔۔

اس نے خوشی سے اسے خود میں بھینچ لیا۔۔۔۔۔۔

اس وقت وہ لوگ ریسٹورنٹ میں تھے۔جب عرشمان کا فون بجا کال ریسیو کر کے اس نے کچھ باتیں کی پھر موبائل رکھ کر اٹھ کھڑا ہوا۔

چلو گھر چلیں کام ہے۔۔

مگر کھا تو لوں نا۔۔

عائزہ نے منہ بنایا

ہم کل پھر آئیں گا نا۔۔ابھی ضروری کام ہے نا۔۔

عرشمان نے اسی کے انداز میں کہا تو وہ ہنس پڑی

چلیں پھر۔۔۔

گھر پہنچ کر عائزہ کو گاڑی سے اتارا اور خود کام سے نکل گیا۔۔ تھوڑی دیر بعد واپس لوٹا تو وہ اکیلا نہیں تھا۔۔ایک ادھیڑ عمر عورت اس کے ساتھ تھی۔۔۔

حمیرا جو کچن میں کھڑی ملازمہ کو کوئی کام بتا رہی تھی اس عورت کو دیکھ کر چونکی۔۔۔

عرشمان یہ۔۔۔۔

خالہ یہ رحمان شاہ کی وائف ہیں۔۔ عرشمان نے ان کی بات سمجھتے جواب دیا

عاطکہ۔۔۔۔ حمیرا بیگم اس عورت کو پکارتی نم آنکھوں سے اس سے لپٹ گئیں۔۔۔۔

حمیرا تم۔۔۔وہ بھی ان کو پہچانتی ان سے لپٹی تھی۔۔

عرشمان ناسمجھی سے ان دونوں کو دیکھنے لگا مگر وہ دونوں اپنی باتوں میں اسے بھول گئی تھیں۔۔ اس نے گلہ کھنکار انہیں متوجہ کیا

عرشمان بیٹا یہ میری بچپن کی دوست ہے۔۔عاطکہ شادی کے بعد اس سے رابطہ نہیں رہا تھا۔۔لیکن یہ رحمان شاہ کی بیوی ہے۔۔۔؟

عطکہ یہ سب کیسے ہوا اور تم یہاں۔؟عرشمان سے کیسے ملی؟۔۔

انہوں نے عاطکہ سے ایک ساتھ کئی سوال کر ڈالے۔۔۔

انہیں بیٹھنے تو دیں خالہ۔۔کچھ کھلائیں پلائیں پھر تسلی سے تفصیل پوچھ لیجیے گا۔۔۔

عرشمان نے انہیں مسکرا کر ٹوکا تو وہ سر پر ہاتھ مارتی انہیں لیے ڈرائینگ روم چل دیں۔۔

میری لو میرج ہوی تھی۔۔۔گھر سے بھاگ کر شادی کی تھی۔۔رحمان مجھے جب ٹارچر کرنے لگے تو میں نے گھر رابطہ کیا میرے بھای پہلے تو غصہ ہوے مگر پھر مجھے معاف کر دیا۔۔۔رحمان کے خلاف پولیس کمپلین کروای مگر اس ظالم نے میرے بھای کو قتل کروا دیا۔۔۔اماابا کی زندگی کی خاطر میں چپ ہوگئی۔۔ وہ مجھے گندے لوگوں کو خوش کرنے بھیجتا میں گناہ میں گندی ہوگئی تھی۔۔۔مگر جب اس کی نظر اپنی ہی بیٹی پر ٹک گئی تو میں چپ نہ رہ سکی اور پولیس کو انفارم کر دیا۔۔ مگر وہ پولیس والا بھی رحمان کا آدمی نکلا۔۔۔ اور اس دن رحمان نے مجھے خوب مارا اور تہہ خانے میں بند کر کے زوئلہ میری بچی۔۔وہ اسے لے گیا۔۔وہ ان درندوں کی ہوس برداشت نہ کر سکی۔۔اچھا ہوا وہ مرگئی ورنہ پتا نہیں اس عذاب کے ساتھ کیسے جیتی۔۔۔

وہ بتاتی پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھیں۔۔ حمیرا نے انہیں تسلی دی اور آنسو و پونچھے۔۔۔

ڈرائینگ روم کے دروازے پر کھڑی عائزہ اور سدرہ دہل گئی تھیں۔۔۔انہوں نے ایک دوسرے کو دیکھا اور وہاں سے چل دیں۔۔۔

یار کتنا بے رحم انسان ہے رحمان شاہ

سدرہ نے کمرے میں آتے ہی دکھ اور غصے سے کہا

ماموں اتنے گر سکتے میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔۔۔کاش میں کچھ کر پاتی۔۔

عائزہ حسرت سے بولی پھر چونک کر سیدھی ہوی

م میں کچھ کر سکتی ہوں۔۔مجھے کچھ کرنا چاہیے ہاں ہاں۔۔۔خود سے بڑبڑاتی وہ منصوبہ تیار کرنے لگی۔۔سدرہ اس کی بڑبڑاہٹ دیکھ کر کندھے اچکاتی وہاں سے چلی گئی۔۔۔۔۔

سنیں۔۔۔۔مجھے کچھ بات کرنی ہے۔۔۔

عائزہ نے بیڈ پر بیٹھتے ہوئے دوسری طرف موجود لیپ ٹاپ میں گم عرشان سے کہا

بولو نا اجازت کیوں مانگ رہی ہو۔۔کیا چاہیئے؟۔

عرشان نے لیپ ٹاپ سے نظریں ہٹا کر اسے دیکھا

میں آپ کی مدد کرنا چاہتی ہوں۔۔وہ جھجھکتی ہوی بولی جانتی تھی عرشان نہیں مانے گا

کس معاملے میں

اس نے نا سمجھی سے پوچھا

رحمان شاہ کو پکڑنے میں۔اس نے جھٹ سے کہا

وہ کیسے؟ عرشان نے آئی بروز اٹھا کر پوچھا

م میں۔۔۔۔۔۔۔۔

اس نے سارا منصوبہ اس کے کان میں انڈیل دیا۔۔وہ کرنٹ کھا کر پیچھے ہٹا

عائزہ پلیز میں تمہیں خطرے میں نہیں ڈال سکتا اور اس حالت میں تو بلکل بھی نہیں۔۔۔

اس کے قطعی انداز پر عائزہ لب بھینچ کر رہ گئی۔۔

مجھے کچھ نہیں ہوگا میں بچی نہیں ہو۔۔اس نے ضدی انداز میں کہا

ضدمت کرو پلیز۔۔۔میں خود کرلوں گا تم اس حالت میں یہ سب کیسے کروو گی اگر کچھ ہوگیا تو۔۔اس نے اپنا خدشہ بیان کیا تھا

کچھ نہیں ہوتا پلیز۔۔۔میں آپ کی مدد کروں گی بس۔۔۔

عائزہ کی ضد کے آگے عرشان نے ہتھیار ڈال دیے۔۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

وہ بگڑے ہوے حلیے میں سنسان سڑک کے کنارے کھڑی تھی۔۔

اس کی حالت دیکھ کر پتا چلتا تھا کہ وہ بہت بری حالت میں رہی ہے۔۔

احتیاط سے ایک پتھر پر بیٹھ کر اس نے پتھر کے پاس چت لیٹے ایک بے سدھ آدمی کے جیب سے موبائل نکالا اور مخصوص نمبر ملانے لگ ئی۔۔کافی دیر بعد کال اٹھالی گ ئی اور ایک بھاری آواز سنای دی

یس۔۔۔سلمان اکبر از سپیکنگ۔۔۔

ہیلو ہیلو۔۔وہ م مجھے مام ماموں۔۔م مطلب رحمان شاہ سے ب بات کرنی ہے۔۔

اس نے گھبرائی ہوئی آواز میں مقابل سے منت کی

آپ کون۔؟

بھاری آواز میں حیرت تھی

م میں عائزہ۔۔

اس نے اٹک کر کہا

کیا کام ہے تمہیں رحمان سے۔

بھاری آواز۔۔

پ پلیز مجھے ہیلپ چاہیے۔۔۔آپ میری مدد کر دیں۔۔۔

اس نے التجا کی۔۔ٹوٹی آواز پر اس نے موبائل کان سے ہٹایا اور برا سا منہ بنا کر دوبارہ کال ملائی۔۔

پلیز ماموں سے بات کروادیں۔۔اب وہ اٹھ کر پتھر کی اوٹ میں بیٹھ چکی تھی۔۔

اس نمبر کی لوکیشن چیک کرو۔۔۔بھاری آواز نے کسی کو حکم دیا۔۔

تھوڑی دیر بعد عائزہ کے پاس ایک گاڑی آ کر رکی تھی۔۔ وہ پتھر کی اوٹ سے نکل آئی۔۔

چلیں میڈم۔۔ایک آدمی نے باہر نکل کر کہا

ن نہیں میں نہیں جاوں گی ک کون ہو تم لوگ۔۔۔عرشان کے آدمی ہونا اس نے ڈری ہوی آواز میں کہا اور پتھر کی اوٹ میں پھر سے بیٹھ گئی۔۔۔

سر وہ نہیں آ رہی ہیں۔۔انہیں یقین نہیں ہے کہ ہم آپ کے آدمی ہیں۔۔اس آدمی کی آواز پر عائی زہ کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گ ئی۔۔۔

میڈم یہ بات کریں۔۔۔اس آدمی نے فون آگے کیا تو اس نے جھٹ پکڑ لیا۔۔

عائی زہ کیا ہوا تم ٹھیک ہو۔۔

لہجہ سپاٹ تھا۔۔

ماموں پلیز مجھے بچا لیں عرشان مجھے مار دے گا۔۔پلیز آپ آ جائی یں میں مرنا نہیں چاہتی۔۔

اس نے لہجے میں دنیا جہاں کے دکھ سموئے تھے۔۔۔

تم میری آدمیوں کے ساتھ آ جاو۔۔ جلدی کرو۔۔۔

کہہ کر فون کاٹ دیا گیا۔۔

عائی زہ نے منہ لٹکا کر ایک آنکھ سے عرشان کو دیکھا۔۔۔اشارہ ملنے پر وہ اٹھی اور آدمی کے پاس چلی گ ئی۔۔۔

میں نہیں جاوں گی تمہارے ساتھ میں ماموں کے ساتھ جاوں گی۔

عائی زہ نے روتے ہوے کہا۔۔تم لوگ مجے عرشان کی طرح مارو گے ۔۔ نہیں نہیں۔۔

وہ چلاتی ہوی بھاگنے لگی۔۔اس اچانک افتاد پر وہ سب بوکھلا گے۔۔اسے پکڑنے کی کوشش کی مگر وہ نجانے کہاں گم ہو گ ئی تھی۔۔ اچانک ان میں سے ایک کی نظر بے سدھ پڑے آدمی پر گ ئی۔۔۔

لے چلواسے۔۔عرشمان کاآدمی لگتاہے کام آئے گا۔۔۔ پہلے آدمی نے سب کو ہدایت دی اور آگے بڑھ کرعائی زہ کو ڈھونڈنے لگا۔۔

ناکام ہو کر وہ سب اس آدمی کو گاڑی میں ڈال کر نکل گے۔۔۔

جھاڑیوں میں سے عرشمان نے نکل کر تھمزاپ کا سائی ن بنایا۔۔اور دیکھتے ہی دیکھتے ہر کونے سے اہلکار نکل آئے۔۔

عائی زہ۔۔کدھر ہُو ؟۔ اسے نہ پا کر عرشمان نے آواز لگای تو وہ ایک پتھر کی اوٹ سے نکل آئی۔۔۔

ہاہاہا۔۔باجی بھیک نہیں ملے گی

عرشمان نے ہنستے ہوے اسے چڑایا تواس نے ایک مکہ اس کے بازو پر جڑ دیا۔۔۔

مونہ رضوان

پلین کے مطابق عائی زہ نے رحمان شاہ کو بلانا تھاتا کہ عرشمان اسے وہیں پکڑلیتا۔مگر وہ کافی چالاک نکلا ۔۔عائی زہ نے بروقت ان کے ساتھ نہ جا کر سمجھداری کا مظاہرہ کیا تھا اگر وہ اس وقت بھاگتی نہیں تو شاید وہ لوگ اسے زبردستی لے جاتے اور رحمان شاہ سے کوی بعید نہ تھی کہ وہ اسے بھی اپنے ناجائی ز مقاصد میں استعال کر لیتا۔۔ عرشمان کے آدمی کو لے جا کر انہوں نے جو غلطی کی تھی وہ آگے چل کر عرشمان کو کافی فائی دہ پہنچانے والی تھی۔۔اس آدمی کے جسم میں ٹریکر چپکایا گیا تھا۔۔اور اسے وہیں بے ہوش ہونے کی ایکٹنگ کرنے کو کہا گیا تھا یہ بھی پلین کا حصہ تھا۔۔۔ اہلکاروں نے آدمیوں کی گاڑی کا پیچھا کرنا چاہا تھا مگر وہ ناکام رہے کیوں کہ رحمان کافی محتاط ہو گیا

تھا۔۔اس کے آدمیوں نے ایک گھنٹے کے سفر میں دو مرتبہ گاڑی تبدیل کی تھی۔۔تاکہ اگر کوئی پیچھا کرے بھی تو وہ الجھ جائے۔۔۔اہلکار بھی الجھ گے اور ناکام ہو گے مگر ان کا آدمی رحمان کے اڈے پر پہنچ گیا تھا۔۔۔

اب عرشمان کو صحیح وقت کا انتظار تھا۔۔۔۔۔

پولیس اسٹیشن جا کر اس نے فہد کو بھی سارا معاملہ بتایا۔۔اس پلین میں اس نے بھی ہدایات شامل کیں تھیں۔۔فہد نے اسے کچھ اسلحے کے اڈوں کا پتا بھی بتایا اور اپنے گھر میں موجود لاک اپ کا کوڈ بھی بتایا تاکہ رحمان شاہ اور اس کی فیملی کے نام جو بھی جائیداد ہے وہ غریب گھرانوں میں تقسیم کر دی جائے۔۔۔

عرشمان اس کے بدل جانے پر پہلے تو مشکوک نظروں سے دیکھتا رہتا تھا۔۔مگر اب اسے یقین ہو چلا تھا کہ وہ بدل چکا ہے کیونکہ اس نے اپنی بہن کھوئی تھی اسے احساس ہوا تھا کہ اذیت کیا ہوتی ہے۔۔وہ عرشمان سے کوئی مدد نہیں مانگتا تھا۔۔ناہی سزا کم کروانے کی منت کرتا وہ پورا دن سلاخوں کے پیچھے خاموشی سے بیٹھا سوچوں میں گم رہتا یا جائے نماز بچھا کر روتا گڑگڑاتا رہتا۔۔عرشمان نے اس کے لیے کچھ سوچ لیا تھا۔۔۔

مونہ رضوان

آنٹی سمجھائیں اسے دیکھیں نا تنگ کر دیا ہے سنتی ہی نہیں اپنے ساتھ مجھے بھی پریشان کرتی ہے۔۔۔

عائزہ کب سے سدرہ کو چپ کروا رہی تھی جو اپنے گھر والوں کو یاد کر کے رو رہی تھی۔۔عاطکہ کو لان میں آتا دیکھ ان سے مخاطب ہوئی

کیوں کیا ہوا رو کیوں رہی ہو؟ عاطکہ نے پریشانی سے سدرہ کے پاس بیٹھتے کہا

اپنی فیملی کو یاد کر رہی ہے۔۔بہت ادس رہتی ہے۔۔۔

عائی زہ نے بتایا تو انہوں نے مسکرا کر اس کے سر پر ہاتھ پھیرا۔۔حمیرا کی زبانی وہ اس کی روداد سن چکی تھیں۔۔

میں ہوں ناتمہاری ماں۔۔۔عائی زہ تمہاری بہن۔۔ منظور بھائی تمہارے بابا۔۔اور زین شمن عرشمان یہ سب تمہارے اپنے ہی تو ہیں۔۔۔ اللہ نے تم سے چند رشتے لیے ہیں تو مقابلے میں اس سے زیادہ نوازے بھی ہیں نا۔۔ایسے رو کر تم اللہ کی ناشکری مت کرو وہ ناراض ہو گیا تو کہیں یہ سب واپس نہ لے لے۔۔

عاطکہ نے سمجھانے والے انداز میں کہا تو سدرہ نے ناسمجھی سے انہیں دیکھا

میں ناشکری نہیں کرتی بس رونا آجاتا ہے۔۔۔ اور میں ان سب کے ساتھ خوش ہوں میں عائی زہ اور اس فیملی سے دور نہیں رہنا چاہتی۔۔۔

سدرہ نے آنسو پونچھتے ہوئے بتایا۔۔۔

بیٹا یہ ناشکری میں ہی آتا ہے۔۔مرنے والے کے پیچھے رونا نہیں چاہیے بلکہ ان کے لیے دعا کرنی چاہیے قران پڑھنا چاہیے تاکہ انہیں کوئی فائدہ پہنچے ہمارے رونے سے اور کچھ نہیں ہو گا بس اللہ ناراض ہو جائے گا۔۔اللہ نے اپنے بندوں کو اپنے پاس بلا لیا اس میں اللہ کی کوئی حکمت شامل ہو گی۔۔۔ہمیشہ اللہ کی رضا میں راضی رہنا چاہیے۔۔خوش رہنا چاہیے تاکہ اللہ بھی خوش ہو کر ہم پر اپنی رحمت برسائے۔۔

جب زمین تنگ پڑ جائے اور انسانوں میں گھٹن محسوس ہو۔۔ شکلات بڑھ جائیں تو آسمان کی طرف دیکھیں اور مسکرا کر کہیں ۔۔۔۔"اے اللہ تو ایسے راضی تو میں بھی تیری رضا میں راضی 😊..""

عائزہ اور سدرہ انہماک سے ان کی باتیں سن رہی تھیں۔۔وہ بہت اچھا بولتی تھیں ان کے الفاظ میں تاثیر تھی۔۔سدرہ کو اندر تک سکون محسوس ہوا۔۔۔

آنٹی آپ بہت اچھی ہیں۔۔۔۔سدرہ نے مسکرا کر کہا

آنٹی نہیں آج سے تم مجھے امی بلاو گی۔۔ جیسے میری بیٹی بلاتی تھی وہ تو نہیں رہی مگر اب تم میری بیٹی ہو۔۔۔

بیٹی کے ذکر پر ان کی آنکھیں نم ہوئیں تھیں

او کے امی جان۔۔۔سدرہ نے ان سے لپٹتے ہوئے کہا تو وہ مسکرا اٹھیں۔۔

اسے خوش دیکھ کر عائزہ نے بھی سکون کا سانس لیا۔۔۔

پولیس اسٹیشن پر بیٹھا وہ اپنا ٹرانسفر لیٹر پڑھ رہا تھا۔۔وہ مطمئن تھا چونکہ اس کا ٹرانسفر اب اپنے ہی شہر میں ہو گیا تھا اس لیے اب اسے گھر سے دور نہیں رہنا پڑے گا عائزہ کو بھی اس حالت میں اس کی سخت ضرورت تھی۔۔

اچانک لیپ ٹاپ کی سکرین چمکی۔وہ فوراً الرٹ ہو کر ادھر متوجہ ہوا۔۔

عرشمان کے آدمی رفیق کو ان لوگوں نے کل سے ایک بند کمرے میں رکھا ہوا تھا۔۔اس کی شرٹ میں موجود بٹن پر کیمرے میں سب کچھ دکھا اور سنا جاسکتا تھا۔۔۔ مگر دوسری سمت بات نہیں کی جاسکتی تھی۔۔وہ لوگ اسے کھانا پانی دے کر چلے جاتے تھے۔۔

اے کھانا کھالے شام میں صاحب تجھ سے ملیں گے جو بھی بات ہو گی وہی پوچھیں گے۔۔

ایک آدمی نے کھانے کی ٹرے اس کے آگے رکھتے ہوے کہا۔۔اور کمرے سے نکل گیا۔۔رفیق چپ چاپ کھانا کھا کر سونے لیٹ گیا۔۔ عرشمان تاسف سے سر ہلا کر رہ گیا۔۔۔

موبائل کی رنگ پر وہ چونکا۔۔۔عائزہ کا مسج تھا۔۔ طبیعت خرابی کے باعث جلدی گھر آنے کا حکم جاری ہوا تھا۔۔

وہ بائک کی چابی اٹھاتا باہر نکل گیا۔۔

عائزہ کی فرمائش پر وہ آئس کریم لینے بیکری آ رہا تھا۔۔بائک پر بیٹھا وہ اپنی دھن میں تھا جب موبائل رنگ ہوا۔اس کا دھیان بٹا ۔۔تو اچانک سامنے سے ایک تیز رفتار گاڑی کے آنے پر اس نے بوکھلا کر بائک جلدی سے موڑی۔۔۔ سائڈ پر کھڑی ایک سفید مرسڈیز سے اس کی بائک کی ٹکر ہو گئی۔۔گاڑی کی پچھلی لائٹ ٹوٹ کر چکنا چور ہو گئی۔۔ عرشمان نے خود کو وقتی سنبھالا اور بائک کو گرنے سے روک لیا۔۔

جھٹکا لگنے پر گاڑی میں سے ایک آدمی نکلا

سوسوری وہ اچانک سے ہو گیا۔۔آپ کی گاڑی۔۔۔۔۔

وہ شخص عرشمان کو دیکھ کر چونکا اور جلدی سے اس کی بات کاٹ کر بولا

کوئی بات نہیں میں چلتا ہوں۔۔۔ کہتا وہ گاڑی میں بیٹھ گیا اور گاڑی بھگا لے گیا

عرشمان نے حیرت سے جاتی گاڑی کو دیکھا اور سر جھٹک کر بائی ک پر سوار ہو گیا۔۔۔

_______________مونہ رضوان_______________

ثمن آتے ہوئے ایک گلاس پانی بھی لیتی آنا

عائی زہ نے لاونج میں بیٹھے ہی کچن میں موجود ثمن کو ہانک لگائی۔۔

تم خود کیوں نہیں اٹھ جاتی ہو۔۔وہ نوکر ہے کیا؟۔

زین نے ماتھے پر بل ڈالے سے ڈپٹا

موٹی ہو رہی ہے وہ دیکھا نہیں ہے؟ کچھ کام کرے گی تو ہلکی نہیں ہو جائے گی؟

عائی زہ جتا کر کہا

ہاں تو تمہارا تھوڑی کھا رہی ہے۔۔۔

زین نے منہ پھلا کر کہا

اس سے پہلے عائی زہ کچھ کہتی ثمن نے پانی کب گلاس اس کے آگے کیا

لڑو مت یہ لو پانی پیو۔۔۔اور دوائی یاد سے لینا

اس ڈپٹتی وہ واپس کچن میں چلی گ ئی۔

آرام کر لیا کرو تم۔۔ ہر وقت کام کام

زین نے اسے ٹھوکا دیا

ڈاکٹر نے کہا ہے کہ واک کرتے رہنا چاہیے اس سے جسم پھولتا نہیں ہے اور نا ہی ڈیلیوری کے وقت مشکل پیش آتی ہے۔۔بستر پر پڑے پڑے سستی چھای رہتی ہے۔۔

ثمن کہتی ہوی کچن میں گھس گ ئی۔۔

بھای اتنی فکر مت کریں وہ کوی دنیا کی پہلی عورت نہیں ہے۔۔

عائزہ آنکھیں مٹکا کر کہتی اٹھ کھڑی ہوی۔۔اچانک چکر آنے پر وہ واپس بیٹھ گ ئی۔

کیا ہوا تم ٹھیک ہو؟زین فکر مندی سے اس کی طرف بڑھا

جی ٹھیک ہوں بس چکر آ گیا تھا۔۔

اپنے سر کو دباتے ہوے وہ بولی۔۔

سدرہ سدرہ۔ادھر آو۔۔ زین نے سدرہ کو آواز لگای تو وہ عاطکہ کے کمرے سے بھاگی باہر آئی۔۔۔

کیا تم ہر وقت آنٹی کے سر پر سوار رہتی ہو۔۔اسے کمرے میں لے جاو

زین اسے ڈپٹتا بولا تو وہ سر ہلاتی آگے بڑھی

ثمن کیا ہوا ہے اسے آجکل بہت ویک ہو گ ئی ہے۔۔

عائزہ کو روانہ کرتے وہ کچن میں ثمن کے پاس آیا جو اچار چاٹنے میں مصروف تھی۔۔

وہی جو مجھے ہونے والا ہے۔۔ ثمن نے لاپرواہی سے کہا

واٹ۔۔سچ میں۔۔مجھے بتایا نہیں۔۔۔

زین نے بے یقینی سے کہا

کیابتاتی؟؟ یہ کوی بات ہے کہ پورے محلے میں شور ڈال دوں۔۔اور ویسے بھی میں اتنی بے شرم نہیں ہوں۔۔

اس نے اچار کا ڈبہ فریج میں واپس رکھتے کہا

یہ شرم والی بات نہیں ہے۔۔خوشخبری ہے

زین نے شکوہ کناہ نظروں سے اسے دیکھا

خالہ نے منع کیا تھا کہ میں سب طرف ڈھنڈورا نا پیٹوں۔۔۔

وہ بے نیازی سے کہتی کچن سے نکل گئی۔۔ زین کندھے اچکا کر اس کے پیچھے ہو لیا۔۔

مونہ رضوان

لیپ ٹاپ سامنے رکھے وہ اس پر نظریں جمائے بیٹھا تھا۔۔۔عائزہ سو چکی تھی۔۔اس کی طبیعت خراب تھی۔۔۔رات کے نو بج رہے تھے۔۔

رفیق کو کسی کمرے میں کرسی پر بٹھایا ہوا تھا۔۔

دفعتاً دروازہ کھلا اور ایک آدمی اندر داخل ہوا۔۔۔

عرشمان اسے دیکھ کر چونکا۔۔یہ وہی تھا جس کی گاڑی سے اس کی ٹکر ہوئی تھی۔۔مگر یہ چہرہ اس کے لیے انجان تھا۔۔

وہ غور سے سکرین کو گھورنے لگا۔۔

کیسے ہو جناب۔۔نام کیا ہے آپ کا۔۔

اس نے رفیق سے مسکرا کر پوچھا

رفیق۔۔یک لفظی جواب دے کر وہ چپ ہو گیا۔۔۔

ہمن۔۔ کیا ہوا تھا تمہیں۔۔بے ہوش کیوں تھے۔۔۔

اس نے سامنے کرسی پر بیٹھتے اپنی کالی گوگلز اتار کر سوال کیا۔۔

عرشمان یک دم چونکا

یہ آنکھیں۔۔اس کی آنکھیں عائزہ سے ملتی جلتی تھیں۔۔ آنکھیں پھارے سکرین پر موجود اس کے چہرے کو غور سے دیکھا تو وہ ٹھٹھک گیا

رحمان شاہ۔۔۔

حلیہ بدلا ہوا تھا۔۔

لمبے بالوں کی جگہ اب چھوٹے بال تھے۔۔آنکھوں پر کالی گوگلز شیو کی جگہ اب بڑی بڑی داڑھی مونچھیں تھیں۔

انگلیوں پر بڑی بڑی انگوٹھیاں اور بازوؤں میں موٹے موٹے پیتل کے کڑے پہنے۔۔پینٹ کوٹ کی جگہ پٹیالا شلوار اور قمیض۔۔پیشاوری چپل پہنے وہ کوئی غنڈا لگتا تھا۔۔ مگر وہ رحمان شاہ نہیں لگتا تھا۔۔اس نے اپنا حلیہ بلکل بدل کر رکھ دیا تھا۔۔۔اسے پہنچاننا مشکل تھا مگر عرشمان کی تیز نظر نے اسے پکڑ ہی لیا۔۔۔

رفیق نے اسے یہی بتایا کہ عرشمان اپنی بیوی پر تشدد کرتا تھا اور تنگ آ کر عائزہ اس دن بھاگ نکلی مگر رفیق نے اسے پکڑ لیا۔۔ تبھی عائزہ نے اسے دھکا دیا سر پر پتھر کی نوک لگنے سے وہ بے ہوش ہو گیا۔۔۔

شک نہ ہو اس لیے رفیق کے سر پر چوٹ بھی لگائی گئی تھی۔۔۔

رحمان شاہ سر ہلا کر اٹھ گیا۔۔۔اور رفیق کو دوبارہ کمرے میں بند کر دیا گیا۔۔۔

عرشمان نے ٹریکر پر لوکیشن چیک کی۔۔اور جلدی سے اپنی گن اٹھاتا گھر سے نکل گیا۔۔۔

سٹیشن پہنچ کر اس نے چند حوالدار اپنے ہمراہ لیے اور سب انسپکٹر کو بھی لوکیشن بھیج کر پہنچنے کا کہتا پولیس موبائی ل میں بیٹھ گیا۔۔

مطلوبہ جگہ پہنچ کر سارے علاقے کو گھیرے میں لے لیا۔۔یہ ایک ریسٹورنٹ تھا۔۔عرشمان اس وقت سادہ حلیے میں تھ۔ہوٹل کے مینیجر کو پکڑ کر سائیڈ لے گیا۔۔

مینجر اس ہوٹل کی آڑ میں کیا چل رہا ہے۔۔بتا رحمان شاہ کا اڈہ کہاں ہے۔۔

سختی سے مینجر کو کہا تو مینجر کی تیوری چڑھ گی

تم ہو کون۔۔؟؟جانتے ہو اس لہجے میں بات کرنے پر میں پولیس کے حوالے کر دوں گا۔۔

عرشمان نے غصے سے اسے دیکھا اور جیب میں موجود اپنا آئی ڈی کارڈ نکال کر اسے دکھایا

ایس پی عرشمان شاہ۔۔۔

مینجر کا چہرہ یک دم فق ہوا۔۔وہ س سر مجھے نہیں معلوم۔۔سچ میں۔۔

اس نے ہاتھ جوڑ کر کہا۔۔تو عرشمان نے اس کا گریبان پکڑ لیا

سچ سچ بتا ورنہ ابھی کھوپڑی اڑا دوں گا۔۔

غصے سے کہتا گن اس کی کنپٹی پر رکھی تو وہ تھر تھر کانپنے لگا

م میں بتاتا ہوں س سر مجھے کچھ پتا نہیں ہے ب بس یہاں ایک تہہ خانہ ہے جو خفیہ ہے وہاں جانے کی اور کسی کو بھی اس بارے میں بتانے کی اجازت نہیں ہے۔۔میں کبھی نہیں گیا وہاں

اس نے تفصیل بتای اور عرشمان کو ہوٹل کے ایک کون میں لے آیا۔۔

عرشمان نے سب سپاہیوں کو وہاں طلب کر لیا۔۔ یہ جگہ ہوٹل سے ہٹ کر تھی۔۔وہاں کسی کے آنے جانے کی خبر ہوٹل والوں کو نہیں ہوتی تھی۔۔۔بظاہر وہ ایک دیوار تھی مگر ایک مخصوص بٹن دبانے پر وہاں ایک دروازہ کھلتا تھا۔۔

عرشمان مینیجر کو وہیں بے ہوش کر کے سپاہیوں سمیت اندر داخل ہوا۔۔

سب سے پہلے وہ لوگ جہاں جاتے وہاں بے ہوشی کی دوائی چھڑکتے جاتے۔۔اپنے چہرے پر سب نے ماسک لگا رکھے تھے۔۔۔ سب گارڈز بے ہوش ہوگے تو وہ لوگ آگے بڑھنے لگے۔۔

ایک دروازے پر وہ لوگ رک گے۔۔یہ الیکٹرک ڈور تھا۔۔کوڈ کے بغیر کھلنا ناممکن تھا۔۔

عرشمان نے پریشانی سے ماتھا مسلا۔۔اگر دروازے کے ساتھ چھیڑ خانی کی تو سیکیورٹی الارم بجنے پر رحمان شاہ الرٹ ہو سکتا ہے۔۔وہ پریشانی سے ادھر ادھر چکر کاٹنے لگا۔۔

سر سر وہ آدمی شاید ہوش میں ہے۔۔۔

سب انسپکٹر کی آواز پر اس طرف متوجہ ہوا۔زمین پر گرا ایک شخص کراہ رہا تھا وہ پوری طرح بے ہوش نہیں ہوا تھا۔۔

اے اے کوڈ بتاو کوڈ بتاو جلدی کرو۔۔

عرشمان بھاگ کر اس کے پاس پہنچا مگر وہ بے ہوش ہو چکا تھا

ڈیم۔۔۔اب کیا کریں۔۔اس نے مکہ بنا کر دیوار پر مارا۔۔اچانک دروازے میں ہل چل محسوس ہوی۔۔

کوی آرہا ہے ہٹو۔۔عرشمان نے سب کو سائیڈ کیا اور گن پکڑ کر کونے میں کھڑا ہو گیا۔۔

دروازہ کھول کر ایک گارڈ باہر نکلا جس کے ہاتھ میں شراب کی دو بوتلیں تھیں۔۔شاید ہوا اپنے ساتھیوں کو شراب دینے آیا تھا۔۔اس سے پہلے کہ وہ کچھ سمجھتا فضا میں پھیلی بے ہوشی کی دوای کے زیر اثر اس پر غنودگی طاری ہونے لگی۔۔وہ فوراً واپس پلٹا مگر عرشمان نے اس کے سر پر بندوق کا کونا مار کر اسے بے ہوش ہونے میں آسانی کر دی۔۔

دروازہ کھلا تھا سب سپاہی عرشمان کے تعاقب میں اندر بڑھے۔۔

ایک حال تھا۔۔جگہ جگہ بندوقیں لٹک رہی تھیں۔وسط میں صوفے اور میز دائی رے کی شکل میں پڑے تھے۔۔اور ایک طرف کئی کمرے موجود تھے۔وہاں کوی گارڈ موجود نہیں تھا۔۔عرشمان تیزی سے ایک کمرے کی طرف بڑھا۔۔تالا نہیں لگا ہوا تھا۔ہینڈل گمایا تو دروازہ کھل گیا۔۔رفیق وہاں بے سدھ پڑا سو رہا تھا۔۔

عرشمان نے ایک سپاہی کو اشارہ کیا اور باہر نکل گیا۔۔کچھ دیر بعد رفیق آنکھیں ملتا ہوا سپاہی سمیت باہر آیا۔ بنا آواز کیے عرشمان نے سب کو پوزیشن سنبھالنے کا اشارہ کیا۔۔اور خود صوفے کی اوٹ میں بیٹھ گیا۔۔۔ پاس پڑا گلدان اٹھا کر کمروں کی جانب پھینکا۔۔چھناکے سے گلدان ٹوٹ گیا اور کمروں سے متعدد گارڈ باہر نکلنے لگے۔۔۔

الیکٹرک دروازہ کھلا دیکھ کر وہ سب الرٹ ہو گے۔۔اندھا دھند فائی رنگ برسنے لگی۔۔ کچھ دیر بعد خاموشی چھا گئی۔۔۔

عرشمان نے جوابی کاروای سے روکا ہوا تھا۔سب گارڈز نے حیرت سے یہاں وہاں دیکھا اور دروازے سے باہر نکل گے۔۔۔کچھ دیر بعد دو گارڈ واپس لوٹے اور دروازہ بند کرنے لگے

عرشمان نے غور سے انہیں کوڈ ملاتے دیکھا۔۔۔

۔ ARBC کوڈ کو زیر لب دہرا کر وہ سیدھا ہو گیا۔۔۔

اے اس آدمی کا کمرہ چیک کرو کہیں وہ تو نہیں بھاگا

ایک گارڈ نے دوسرے سے کہا اور وہ کمرے میں گھس گیا۔۔۔کافی دیر بعد وہ نہیں لوٹا تو دوسرا اس کے پیچھے چلا گیا۔۔کمرے میں موجود بے ہوشی کی دوائی سے دونوں وہیں بے سدھ ہو گے تھے۔۔

ایک حوالدار عرشمان کے اشارے پر اٹھا اور کمرے میں گھس گیا۔۔۔پھر دوسرا بھی اس کے پیچھے چلا گیا۔۔۔

کچھ دیر بعد وہ دونوں گارڈ کی حلیے میں باہر آئے اور سارے کمرے چیک کرنے لگے۔۔ سب کمرے خالی تھے۔۔ایک آخری کمرے میں روشنی تھی مگر کوی موجود نہیں تھا۔۔

عرشمان ان دو گارڈز کے ہمراہ اندر گیا۔۔سب کچھ چیک کرنے کے بعد وہ ایک دیوار پر رک گیا۔۔۔پاس پڑے کتابوں کے ریک کو ٹٹولا تو ایک طرف ایک بٹن نظر آیا۔۔دبانے پر دیوار میں سے دروازہ نمودار ہوا اور وہ کھلتا چلا گیا۔۔

سپاہیوں سمیت وہ اندر گھسا اچانک باہر سے فائی رنگ کی آواز آنے لگی۔۔ باہر نکلے گارڈر شاید لوٹ آئے تھے۔۔ عرشمان جلدی سے اس کمرے میں گھسا مگر رحمان شاہ الرٹ ہو چکا تھا۔۔ وہ بستر پر ایک لڑکی پر زبردستی جھکا ہوا تھا مگر اس لڑکی کی قسمت اچھی تھی جو وہ اس کی ہوس کا نشانہ بننے سے بچ گ ئی۔۔

عرشمان نے گن رحمان کی ٹانگ پر تانی اور ٹھاہ کر کے ایک گولی اسے لنگڑا کر گ ئی۔۔

رحمان شاہ نے پاس پڑی بندوق اٹھا کر پھرتی سے اس لڑکی کے سر پر رکھ دی۔۔۔اپنی گن نیچے رکھ دو ورنہ اسے مار دوں گا۔۔

سختی سے دانت پیستے کہا تو عرشمان نے گن زمین پر رکھ دی۔۔ چھوڑ دو اسے۔۔

رحمان بندوق تانے لڑکی سمیت باہر نکل گیا۔۔ عرشمان گن اٹھا کر باہر نکلا۔۔ایک گولی اس کا بازو چیرتی ہوئی باہر نکل گئی۔۔

اس نے کراہ کر بازو پکڑ لیا۔۔ خون کا فوارہ پھوٹ کر اس کی سفید شرٹ سرخ کر گیا۔۔

باہر ہر طرف لاشوں کا ڈھیر تھا۔۔اس کے کچھ ساتھی مارے گئے تھے۔۔ مگر وہ سپاہی جو گارڈز کے حلیے میں تھے وہ ایک طرف بندوق لیے کھڑے تھے۔۔۔کچھ گارڈز دروازے کے پاس کھڑے تھے۔۔

پکڑو اس لڑکی کو اور دروازہ کھول۔۔۔

رحمان شاہ اس بار چوکا تھا۔۔وہ گارڈز کے حلیے میں موجود سپاہیوں کو پہچان نہیں پایا۔۔لڑکی ان کے حوالے کر کے وہ جیسے ہی آگے بڑھا پلر کے پیچھے چھپے عرشمان کی دوسری گولی اس کے بازو پر لگی۔۔وہ اب لنگڑاتے ہوئے اپنا بازو پکڑے دھڑام سے نیچے گرا تھا۔۔

لڑکی کا بھیجا اڑا دو۔۔ایک گارڈ نے آواز لگای مگر گارڈز اس لڑکی کو لے کر ایک کمرے میں چلے گے۔۔

عرشمان نے منہ پر موجود ماسک کو ٹھیک کیا اور بے ہوشی کی دوائی۔۔ حال میں پھینک دی۔۔ گارڈز جلدی سے پلر کی جانب بڑھے مگر وہ لڑکھڑا کر وہیں ڈھیر ہو گے۔۔

رحمان شاہ منہ پر سختی سے ہاتھ رکھے خود کو گھسیٹتا ہوا ایک کمرے میں گھس گیا۔۔۔

عرشمان نے شرٹ کا کونا پھاڑ کر بازو پر لپیٹا مگر خون رکنے کے نام نہیں لے رہا تھا۔۔

بھاگ کر کمرے میں گیا تو رحمان شاہ ہاتھ میں چاقو لیے اپنی نبض کاٹنے کی کوشش کر رہا تھ۔

اے اے رک رک جا۔۔۔اس نے بھاگ کر چاقو اس کے ہاتھ سے چھینا اور ایک ذوردار مکہ اس کی ناک پر جڑ دیا۔۔۔

سپاہی اس لڑکی کی مدد سے کئی دوسری لڑکیوں کو بازیاب کروانے میں کامیاب ہو گے۔۔

درگز کی کئی مقدار بھی برآمد ہوی ۔۔۔ رحمان شاہ اب ہر طرف سے گھیرے گیا تھا۔۔

وہ بمشکل اپنی زخمی ٹانگ اور بازو پکڑے بھاگنے کی کوشش کر رہا تھا مگر اس کی ہمت جواب دے گئی تھی۔۔۔

عرشمان نے ایک زوردار تھپڑ اس کے گال پر رسید کیا اور گھسٹ کر باہر لے آیا۔۔۔

__________مونہ_رضوان________

عائزہ پریشان سی لان میں بیٹھی تھی۔۔۔ رات اس کی آنکھ کھلی تو عرشمان موجود نہیں تھ۔اس کا نمبر بھی بند تھا۔۔ اب تو دن کے بارہ بج رہے تھے۔۔وہ پریشان سی بیٹھی سوچوں میں گم تھی۔۔

عائزہ کیا ہوا ایسے کیوں بیٹھی ہو۔۔۔

منظور شاہ اس کے قریب بیٹھتے ہوے بولے تو وہ چونکی۔۔

بابا آپ؟؟جی وہ بس ویسے ہی عرشمان۔۔۔

اس نے اپنی بات ادھوری چھوڑی تھی۔۔

بیٹا وہ کسی کام سے گیا ہو گا۔۔ تمہیں پتا ہے نا آجکل کتنا مصروف ہوتا ہے۔۔منظور شاہ نے اسے تسلی دی

لیکن پھر بھی انہیں بتا کر جانا چاہیے تھا میں کتنی پریشان ہوں۔۔

عائی زہ نے شکوہ کیا تو وہ ہنس پڑے۔۔

اچھا غصہ مت ہو وہ آیا تو کلاس لے لینا۔۔

ان کی بات پر عائی زہ جھینپ گ ئی۔۔

ہارن کی آواز پر وہ دونوں چونکے۔۔عرشمان کی گاڑی کو اندر آتے دیکھ کر وہ بھاگ کر وہاں پہنچی۔۔اسے گاڑی سے نکلتا دیکھ کر منظور شاہ بھی وہیں آ گے

ی یہ کیا ہوا ہے۔۔۔آپ ٹھیک ہیں

عائی زہ نے اس کے بازو پر بندھی پٹی دیکھ کر پریشانی سے پوچھا

کچھ نہیں۔۔۔عرشمان نے ٹالنا چاہا۔۔

ہوا کیا ہے آپ رات سے غائی ب ہیں بتائی یں نا

عائی زہ نے اس کا بازو پکڑ کر پوچھا

اندر تو چلو بیٹھ کر بات کرتے ہیں۔۔

منظور شاہ نے کہا تو وہ دونوں اندر چل پڑے۔۔

وہ تھکا ہارا سا اپنے کمرے میں آ کر کرسی پر ڈھے گیا۔۔اس وقت وہ پولیس اسٹیشن میں تھا۔۔رحمان شاہ کو ٹارچر کیا جا رہا تھا۔۔۔وہ اس سے اپنی ہر اذیت کا بدلہ لے رہا تھا۔۔اب رحمان میں ہمت ہی نہیں بچی تھی کہ وہ اس سے معافی مانگ سکتا۔۔ بجلی کے جھٹکوں اور مسلسل مارنے اسے آدھ مرا کر دیا تھا۔۔عرشمان نے اس

پر دو تین کیس اور ڈال کر اس کا کیس مزید مظبوط کر دیا تھا۔۔اسے پھانسی کے پھندے تک پہنچنے سے کوی نہیں روک سکتا۔۔۔

سر وہ لڑکا فہد آپ سے ملنا چاہتا ہے

کانسٹیبل اجازت لے کر داخل ہوتا اسے مطلع کر کے چلا گیا۔۔۔

وہ گہری سانس لے کر اٹھا اور حوالات کی طرف بڑھ گیا۔۔

کیسے ہو؟ وہ اس کے پاس بیٹھتا گویا ہوا

کیسا ہوں گا۔۔اس نے سر جھکا کر کہا

دو دن بعد عدالت میں پیشی ہے۔۔میں تمہیں بری نہیں کروا سکتا مگر کم از کم تین یا چھ مہینے کی سزا ضرور ہو گی۔۔میں نے تمہارا کیس کلی ئی ر کیا ہوا ہے۔۔

عرشان نے اپنی طرف سے اسے خوشخبری سنای مگر وہ ہنوز سر جھکاے چپ رہا

تم خوش ہو؟؟ عرشان نے اس کی خاموشی محسوس کی

میں کہاں جاوں گا؟ اپنی ماں کا سامنا کیسے کروں گا۔۔اس کا لہجہ بھیگا تھا

فکر مت کرو سب ٹھیک ہو جاے گا۔۔عرشان نے اس کے کندھے پر تھپکی دی

مجھے آخری بار اپنے باپ سے ملنے دو گے؟

اس نے سر اٹھا کر ملتجی نظروں سے اسے دیکھا

ٹھیک ہے۔۔وہ گہری سانس لے کر اٹھا۔۔۔فہد اس کے پیچھے ہو لیا۔۔۔حوالات کے سامنے ایک بند کمرے میں رحمان شاہ فرش پر نڈھال سا بیٹھا تھا۔فہد کو دیکھ کر بے بسی سے مسکرایا

وہ کچھ دیر اپنے اس گھٹیا باپ کو دیکھتا رہا پھر اس کے پاس زمین پر بیٹھ گیا۔۔۔

ڈیڈ۔۔آپ نے بہت غلط کیا۔۔میری بہن۔۔۔۔اس کی آنکھوں میں نمی آئی تھی۔۔

میری ماں کی عزت۔۔۔آپ کے مرنے کے بعد میری ماں آپ کی بیوہ ہو گی؟؟؟؟ کتنی شرم کی بات ہے۔

اب کی بار وہ غصے سے بولا مگر آواز اونچی نہیں تھی۔۔

نہیں۔۔وہ میری بیوہ نہیں ہو گی۔۔

رحمان نے سپاٹ چہرہ لیے کہا۔۔

اس کی بات پر عرشان اور فہد دونوں چونکے۔۔۔

ان کی سوالیہ نظریں دیکھ کر رحمان مسکرایا۔۔۔

وہ میری بیوی نہیں ہے۔۔دو سال پہلے غصے میں آ کر میں نے اسے طلاق دے دی تھی۔۔

رحمان شاہ نے بم پھوڑا تھا۔۔فہد منہ کھولے اپنے بے حس باپ کو دیکھ رہا تھا جبکہ عرشان بھی حیرت زدہ تھا۔۔عاطکہ نے یہ بات کسی کو بتای کیوں نہیں؟

میں اگر یہاں کچھ دیر اور رکا تو اپ کو پھانسی دینے کی نوبت ہی نہیں آئے گی۔۔۔

فہد غصے سے کہتا زمین پر تھوک کر باہر نکل گیا۔۔۔عرشان نے قہر بار نظر رحمان پر ڈالی اور لمبے لمبے ڈگ بھرتا باہر نکل گیا۔۔

مونہ رضوان

عدالت میں فیصلہ سنا دیا گیا تھا۔۔عاطکہ اور عائزہ سمیت سب لوگ عدالت آئے تھے۔۔۔ منظور شاہ نے رحمان پر شکوہ کناں نظر ڈال کر نظر پھیر لی۔۔۔ اس وقت رحمان کی آنکھوں میں موت کے ڈر کے سوا نا کوئی شرمندگی تھی نہ ہی ندامت۔۔۔

عدالت نے اسے سرعام سنسار کرنے کے بعد پھانسی دینے کا فیصلہ سنایا تھا۔۔

فہد کو چھ مہینے قید ہوئی تھی۔۔ عرشمان نے اسکا کیس ڈھیلا کر دیا تھا۔۔

آنٹی کیا یہ سچ ہے کہ آپ رحمان نے آپ کو دو سال پہلے طلاق دے دی تھی۔۔

عرشمان نے عاطکہ سے اس بارے میں پوچھا تو انہوں نے یہی جواب دیا کہ عزت کے خوف سے اور رحمان کی دھمکیوں کی وجہ سے وہ چپ رہی تھیں۔۔

شاہ ولا میں زندگی لوٹ آئی تھی۔۔سب بے فکر تھے۔۔۔

______*______*______

#ایک_سال_بعد۔۔

دیکھیں نا بہت رو رہا ہے اب آپ ہی سنبھالیں میں جا رہی ہوں سونے۔۔

عائزہ نے دس ماہ کا اویس عرشمان کی گود میں رکھتے ہوئے کہا۔۔

ابھی کہاں سونے لگی ہو۔۔دوپہر ہے ابھی۔۔۔ کہیں باہر چلتے ہیں گھومنے۔۔

عرشمان نے اویس کو سنبھالتے ہوئے کہا۔۔

نہیں نہیں میں رات سے جاگ رہی ہوں کچھ دیر آرام کروں گی

وہ کہتی ہوئی وہاں سے یہ جا وہ جا۔۔۔

عرشمان سر جھٹک کر اویس کو لیے باہر نکل گیا۔۔

چھٹی کے باعث سب لوگ گھر پر ہی تھے۔۔ وہ لان میں جا کر اویس کے ساتھ کھیلنے لگا۔۔

زین۔۔ پلیز اپنی اس افلاطون کو سنبھال لیں میں شاور لینے جا رہی ہوں ابھی تیار بھی ہونا ہے۔۔

ثمن نے ایک سالہ حورین کو زین کے پاس بٹھاتے ہوئے کہا وہ لوگ آفس کولیگ کی شادی میں جا رہے تھے۔۔ ان کی ایک بیٹی حورین تھی جس نے چلنا سیکھا تھا پورے گھر میں بھاگتی پھرتی تھی اسے قابو کرنا ناممکنات میں سے تھ۔

میری پرنسس بہت شرارتی ہو گئی ہے۔۔ چلیں ہم باہر چل کر کھیلتے ہیں۔۔

زین حورین سے لاڈ کرتا اسے لان میں لے آیا۔۔

عرشمان اور اویس کو وہاں دیکھ کر وہ ان کی طرف چلا آیا۔۔

کیا ہو رہا ہے برو۔۔۔ اس کے پاس بیٹھتا گویا ہوا

بس وہی کچھ جو تم کر رہے ہو یعنی اپنی اولاد نرینہ کو سنبھالنا

عرشمان نے ہنس کر شرارت سے کہا تو زین نے قہقہہ لگایا۔۔۔

وہ تیزی سے سیڑھیاں اترتی ہوئی کچن میں جا رہی تھی جب ایک دم سے سامنے سے آتے فہد سے ٹکراتے ٹکراتے بچی۔۔

س س سوری و۔۔ جلدی سے کہتی وہ وہاں سے جانے لگی تو فہد اسے کے سامنے آ گیا۔۔

جان بوجھ کر ٹکراتی ہو یا روزانہ اتفاق ہوتا ہے۔۔

اس نے شرارت سے مسکراتے ہوۓ اسے چھیڑ آ۔۔۔

نہی نہیووہ وہ۔۔ سدرہ ہکلا رہی تھی۔۔اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کیا کرے۔۔ جیل سے رہا ہونے کے بعد فہد عرشان اور باقی سب کے اسرار پر عاطکہ سمیت وہیں رہ رہا تھا۔۔ شروع شروع میں وہ کافی سنجیدہ رہتا ۔۔ مگر جلد ہی وہ سب کے ساتھ گھل مل گیا تھا۔۔ ک ئی دنوں سے وہ سدرہ کو یوں ہی چھیڑ دیتا تھا۔۔اسے دیکھتے ہی سدرہ کی دھڑکنیں بھی عجیب شور مچانے لگتی تھی۔۔

فہد مسکرا کر اس کا سرخ پڑتا چہرہ دیکھ رہا تھا۔۔

مجھے جانے دیں۔۔ پلیز۔۔ سدرہ نے سرخ پڑتا چہرہ جھکا کر منت کی۔۔

پہلے میری آنکھوں میں دیکھو۔۔ فہد دو قدم آگے ہوتا بولا۔۔

سدرہ نے اپنی گھبراہٹ پر قابو پانے کی بہت کوشش کی مگر سب بے کار۔۔

میری طرف دیکھو پلیز۔۔اس بار فہد نے بھی التجا کی تھی۔۔

سدرہ نے دھیرے سے سر اٹھا کر اس کی آنکھوں میں دیکھا۔۔ایک لمحہ کے لیے نظریں چار ہوئی یں ۔۔اور فہد اس کی آنکھوں میں ڈوبنے کے لیے بے تاب ہو گیا۔۔ یہی حال سدرہ کا بھی تھ۔۔ مشکل سے نظر پھیرتی وہ بھاگ کر کچن میں چلی گ ئی۔۔ فہد کے قہقہے نے اس کا کچن تک پیچھا کیا تھا۔۔

دل کی دھڑکن کو بمشکل قابو کرتے وہ عاطکہ کے لیے دودھ گرم کرنے لگی تا کہ انہیں دوای کھلا سکے۔۔

______مونہ رضوان۔___________

انکل پلیز مان جائیں آخر کب تک ہم یہی پڑے رہیں گ ئے۔۔ اب تو میں اچھا بھلا کماتا ہوں ۔۔ اپنی محنت کی کمائی سے گھر لیا ہے میں نے۔میں چاہتا ہوں کہ میں موم کے ساتھ اپنے گھر میں شفٹ ہو جاوں ۔۔ اور ویسے بھی گھر کونسا دور ہے دو گلی چھوڑ کر ایک گھر خریدا ہے۔۔

فہد نے منظور شاہ کے ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا۔۔وہ عاطکہ کو لے کر اپنے ن ئے گھر شفٹ ہونا چاہتا تھا مگر منظور شاہ اجازت نہیں دے رہے تھے۔۔ سب گھر والے اس وقت ہال میں بیٹھے ہوئے تھے۔۔

ٹھیک ہے۔۔جیسا تم چاہو۔۔ مگر تم تو جانتے ہو نا کہ سدرہ اب عاطکہ کو ماں سمجھتی ہے۔۔اور وہ کیسے اپنی ماں سے دور رہے گی۔۔

منظور شاہ نے ڈھکے لفظوں میں اسے کافی کچھ باور کروا دیا تھا۔۔

اس کی ٹینشن مت لیں اسکا حل بھی ہے میری پاس۔۔

فہد نے سدرہ کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا تو سب لوگوں نے سوالیہ نظروں سے فہد کو دیکھا۔۔

جی میں سدرہ سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔۔

فہد نے اپنا فیصلہ سنایا تو سب چونکے۔۔۔

عاطکہ نے منہ کھولے فہد کو دیکھا جو شادی کے نام سے چڑتا تھا۔۔ان کے ہزار کہنے پر بھی وہ نہ مانا اور آج اچانک

سوری ایوری ون۔ میں نے سرپرائز دینا تھا اس لیے کسی کو بتایا نہیں۔۔ فہد نے سب کی نظروں کا مطلب سمجھتے صفائی بیان کی

سدرہ شرم سے سر جھکائے عائزہ کے پیچھے سرکنے لگی

سدرہ کیا چاہتی ہے۔۔

منظور شاہ نے سدرہ کی جانب دیکھا تو وہ مسکرا کر وہاں سے بھاگ گئی۔۔

ہاہا شرما گئی۔۔ مطلب آگ دونوں طرف لگی ہے۔۔

زین نے ہنستے ہوئے کہا۔۔

منظور شاہ نے مسکرا کر فہد کو تھپکی دی۔۔

میں سادگی سے صرف نکاح کرنا چاہتا ہوں زیادہ فنکشنز نہیں کرنے ہیں مجھے۔۔

فہد نے کہا.

تو دو دن تک تم لوگ اپنے گھر میں شفٹ ہو جاؤ پھر اگلے جمعے کو نکاح رکھ لیتے ہیں۔۔

منظور شاہ نے سب کی جانب دیکھا تو سب نے تاکید کی۔۔

سب لوگ آپس میں شادی کی ڈسکشن کرنے لگے۔۔۔ بڑے چھپے رستم نکلے بھک تک نہیں لگنے دی۔۔۔ ہماری بہن کو پھسالیا۔۔

زین نے فہد کو کہنی مارتے ہوئے چھیڑا

تو تم نے بھی تو میری بہن کو پھسایا تھا نا۔۔

عرشمان نے الٹا اسے ہی پکڑا۔۔۔

بروآپ بھی کم نہیں ہیں بہن میری بھی آپ کے قبضے میں ہے۔۔۔

زین نے جوابی وار کیا تو تینوں ہنس دی ئے۔۔۔۔

...

بڑی تیز ہو تم۔۔مجھے بھی نہیں بتایا۔۔

عائزہ اور ثمن اس وقت سدرہ کے سر پر سوار تھیں

ارے مجھے بھی نہیں معلوم تھا بس کچھ دنوں سے ان کا رویہ عجیب ہو گیا تھا مجھے خود سمجھ نہیں آئی۔۔

سدرہ نے انہیں اپنی صفای بیان کی

بس بس اتنی بھی شریف نہیں ہو تم۔۔ڈھڑکنیں تمہاری بھی تیز ہوتی ہیں۔۔

ثمن نے اسے مزید تنگ کیا۔۔وہ جھینپ سی گ ئی۔۔۔

اوے ہوے شرما رہی ہو۔۔ہماری شادیوں پر جو کچھ کیا ہے نا اس سب کی کسر نکالیں گے ہم کیوں؟؟

عائزہ نے کہہ کر ثمن سے تصدیق چاہی۔۔

ثمن نے بھی اس کی ہاں میں ہاں ملای۔۔۔

......

دیکھ لے بھای شادی کے بعد ہماری جیسا حال ہونا ہے تیرا بھی۔۔

لان میں بیٹھے عرشان اور زین اپنی اپنی بچے لیے بیٹھے تھے۔۔فہد بھی ان کے پاس تھا۔۔تبھی زین نے اسے مستقبل کی کنڈلی بتائی۔۔

ارے کوی نہیں۔۔اپنے ہی بچے سنبھالنے میں کیا شرم۔۔

فہد نے مسکرا کر کہا۔۔

ارے واہ تو تو پکا رن مرید ہے۔۔زین نے پھر سے شوشا چھوڑا۔تو جواباََ تینوں ہنس دیے۔۔۔

سدرہ۔۔سدرہ اٹھ جاؤ بس کرو کم از کم آج کے دن تو جلدی اٹھ جاؤ۔۔

عائزہ ہال میں کھڑی ہو کر اب کی بار چیخی تھی۔۔

کب سے آواز دے رہی ہوں مگر ٹس سے مس نہیں ہو رہی یہ لڑکی۔۔۔

سدرہ کے کمرے کا دروازہ ہنوز بند دیکھ کر وہ غصے سے بڑبڑاتی اس کے کمرے کی طرف لپکی۔۔

دھڑام سے دروازہ کھولتی اندر داخل ہوی تو کمرہ خالی۔۔واش روم کی طرف نظر دوڑائی تو دروازہ بند تھا۔۔مطلب وہ اٹھ چکی تھی۔۔

اٹھ گ ئی تھی تو بتا دیتی یوں ہی میں نے اپنا دماغ خراب کر لیا۔۔

وہ گہری سانس لیتی صوفے پر ڈھیر ہو گ ئی۔۔

واش روم کا دروازہ کھول کر سدرہ بال تولیے سے سکھاتی ہوی باہر نکلی۔۔

کب سے آوازیں دے رہی۔۔۔

اس کی سرخ آنکھیں اور سوجی ناک دیکھ کر عائزہ کی بات ادھوری رہ گ ئی۔۔

کیا ہوا تم ٹھیک ہو؟اس نے پریشانی سے صوفے سے اٹھ کر پوچھا

ہاں مجھے کیا ہونا ہے؟جلدی سے ناشتہ لاو۔۔

سدرہ نظریں چرا کر کہتی آئی ینے کے سامنے کھڑی ہو گ ئی۔۔

اچھا۔۔عائی زہ سر جھٹک کر کہتی باہر نکل گ ئی۔۔

ناشتہ لے کر کمرے میں آئی تو وہ صوفے پر بیٹھی انگلیاں مروڑ رہی تھی۔۔

کیا ہوا تم روی ہو نا؟

ٹرے میز پر رکھ کر وہ اس کے پاس بیٹھ گ ئی۔۔

اگر امی ابو زندہ ہوتے تو کتنا خوش ہوتے میری شادی پر۔۔

اس نے اداسی سے کہا۔۔آنسو ٹپ ٹپ اس کے گالوں پر بہے تھے۔

عائی زہ نے بے بسی سے اسے دیکھا۔۔

مطلب ہمارے ہونا نا ہونا برابر ہے۔۔۔

اس کی بات پر سدرہ نے بے یقینی سے اسے دیکھا

میں نے ایسا کب کہا ہے۔۔مجھے بس اپنی فیملی یاد۔۔۔

سدرہ کی بات آدھی تھی جب ثمن کمرے میں داخل ہوئی۔۔

ہم فیملی نہیں ہیں آپ کی؟؟اس خوشی کے موقع پر بھی آنسو بہا رہی ہیں؟

ن نہیں تم دونوں غلط سمجھ رہی ہو۔۔مجھے بس یوں ہی۔۔۔

سدرہ نے بوکھلا کر کہا

میں جانتی ہوں والدین کو بھلانا مشکل ہے۔۔مگر تم ان کے لیے دعا کرو۔۔اللہ کے ہر کام میں بہتری ہوتی ہے۔۔۔

عائی زہ نے اسے سمجھایا تو وہ مسکرا دی۔۔

میں تم سب کو بہت مس کروں گی۔ مجھے آپ سب لوگوں نے بہت پیار دیا۔۔

سدرہ نے ان دونوں کو گلے سے لگایا۔۔

ماشاءاللہ خوش رہو۔۔۔ منظور صاحب اور حمیرا نے کمرے میں آتے ہی ایک ساتھ دعا دی۔

وہ تینوں اٹھ کر ان سے لپٹ گ ئی یں۔۔۔

تیاریاں عروج پر تھیں۔۔ فہد اور عاطکہ ایک ہفتہ پہلے ہی اپنے ن ءے گھر شفٹ ہو چکے تھے۔۔ آج جمعہ تھا اور سدرہ ، فہد کا نکاح بھ ئی۔۔۔

جمعے کی نماز کے بعد نکاح رکھا گیا تھا۔ چند جاننے والوں کو مدعو کیا گیا تھا۔۔ نکاح سادگی سے رکھا گیا تھا۔۔۔

بیوٹیشن بڑے آرام اور مہارت سے سدرہ کو تیار کر رہی تھی۔۔۔

عائی زہ اور ثمن اپنی اپنی اولادوں کو تیار کر کے ان کے والد محترم کے پاس چھوڑ کر اب خود تیار ہونے میں مصروف تھیں۔۔۔

دیکھ لے زین یہ عورتیں کتنی ظالم ہوتی ہیں۔۔

عرشان نے اویس کو گود میں رکھتے دہائی دی۔۔

ہاں بہت زیادہ۔ لیکن بابا کیا موم بھی ایسے ہی کرتی تھیں۔۔

زین نے بغل میں بیٹھے منظور شاہ کو بھی گفتگو میں شامل کیا۔۔

ہاہاہا۔۔بیٹا یہ عورتیں دن بھر گھر کے کام کرتی ہیں رات بھر بچوں کے لیے جاگتی ہیں اگر کچھ دیر بچے کو بہلا لیتے ہو تو جان کیوں نکلتی ہی تمہاری۔۔وہ بچے کو نہلا کر صاف ستھرا کر کے تمہیں سونپتی ہیں۔۔اگر ڈائی پیر بدلنا پڑ جائے نا تو تم گھر آنا ہی چھوڑ دو۔۔

منظور شاہ نے ہنستے ہوے کہا۔ان کی بات پر جہاں عرشمان اور زین کا منہ کھلا وہیں اویس اور حوریں کھکھلائے تھے۔۔۔

یہ دیکھو انہیں بھی ہنسی آ رہی ہے۔۔

زین نے منہ بنایا۔۔

ویسے بات ٹھیک بولی ہے خالو نے۔۔

عرشمان نے پر سوچ انداز میں کہا تو زین بھی سوچ میں پڑ گیا۔۔

اب تم دونوں سائی نسدان غورو فکر میں نا لگ جانا نماز کا وقت ہونے والا ہے پھر بارات بھی آ جائے گی چلو اٹھو۔۔

منظور شاہ نے ان دونوں کو سوچ میں ڈوبے دیکھ کر ڈپٹا۔۔

______________.مونہ رضوان______________

سرخ کام دار لانگ فراک جس پر سنہری موتی چنے ہوئے تھے۔۔ جالی دار دوپٹہ سر پر سلیقے سے سجائے چہرے پر ہلکا سا مگر خوبصورت میک اپ کیے۔۔ وہ حسین تر لگ رہی تھی

ماشا٦اللہ۔۔بہت خوبصورت۔۔فہد بھائی تو فلیٹ ہو جائیں گے۔۔

ثمن نے سدرہ کو اوپر سے نیچے ستائی شی نظروں سے دیکھ کر پر جوش تعریف کی۔۔

بہت پیاری لگ رہی ہو اللہ خوش رکھے آمین۔۔

عائزہ نے محبت کے اسے دعا دی۔۔ تو وہ مسکرا کر سر جھکا گئی۔۔

شرماو مت۔۔ ابھی دلہے میاں نے بھی دیکھنا ہے تب شرمانا۔۔

ثمن نے اسے چھیڑا۔۔ وہ مزید جھینپ گئی۔۔

۔۔۔۔۔۔سج سج کر قدم اٹھاتی ہو سٹیج پر آئی۔۔ عائزہ اور ثمن نے اسے دونوں طرف سے پکڑ رکھا تھا۔۔ چہرے پر گھونگٹ کی وجہ سے فہد اسے دیکھ نہیں سکا تھا۔۔۔ کچھ دیر پہلے ہی نکاح ہو چکا تھا۔۔۔

دلہے بھائی کنٹرول۔۔ ثمن نے فہد کی نظریں سدرہ پر جمی دیکھ کر اسے چھیڑا تو وہ سٹپٹا کر ادھر ادھر دیکھنے لگا۔۔۔

گھونگٹ کیوں لیا ہے۔۔۔ اچھے بھلے ارمانوں پر بارش برسا دی۔۔

سدرہ کے کانوں سے فہد کی اداس آواز ٹکرائی۔۔۔ اس نے گھونگٹ کی اوڑھ سے اسے دیکھا اس کے چہرے پر واقعی بارہ بجے تھے۔۔

کچھ بولو بھی کہ اب آواز کا بھی پردہ ہے۔۔۔

فہد نے اس کی خاموشی نوٹس کرتے کہا

سدرہ نے شرما کر سر جھکا لیا۔۔۔۔۔۔۔۔

دودھ پلای کی رسم شروع ہوی تو عائزہ اور ثمن نے خوب پیسے بٹورے۔۔ آخر کو سالیاں جو تھیں۔۔۔۔ فہد بے چارہ تو کنگال ہی ہو گیا تھا۔۔۔

....

رخصتی کا شور اٹھا تو سدرہ کے دل میں ہول اٹھنا شروع ہو گے۔۔اسے رہ رہ کر رونا آ رہا تھا۔۔کوشش کے باوجود بھی اپنے آنسو وہ نہ روک پای تو عائی زہ کے گلے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔۔ اسے شدت سے اپنے وہ غریب ماں باپ یاد آ رہے تھے جنہوں نے اس کی شادی کے کئی سپنے دیکھے تھے مگر آج وہ اپنی بیٹی کی خوشیوں میں شریک نہیں تھے۔۔۔ دل ہلکا ہوا تو ٹشو سے آنسو وخشک کرتی وہ پیچھے کو ہٹی۔۔ باری باری سب سے ملاقات کر کے وہ فہد کے ہمراہ گاڑی میں بیٹھ گئی۔۔۔

***...

گھر میں داخل ہوے تو سامنے عائی زہ اور ثمن کو دیکھ کر وہ دونوں حیران رہ گے۔۔

پیسے ہاتھ پر رکھیں تب ہی اندر جانے دیں گے۔۔

ثمن نے ہاتھ آگے کر کے فہد کو مخاطب کیا۔۔

ابھی تم دونوں نے دودھ پلای کی رسم پر بھی اچھے خاصے پیسے بٹورے تھے ابھی یہاں پھر آگئی ہو۔۔

سدرہ سے چپ نہ رہا گیا تو وہ گھونگٹ کے پیچھے سے چلا اٹھی۔۔

فہد نے گردن موڑ کر حیرت سے اسے دیکھا۔۔

عائی زہ اور ثمن کا منہ کھل گیا۔۔عاطکہ کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔۔۔

ہٹو آگے سے میں تھک گ ئی ہوں بہت۔۔۔ ان دونوں کو پرے دھکیلتی وہ اندر داخل ہو گ ئی۔۔ لگ ہی نہیں رہا تھا کہ یہ وہی تھوڑی دیر پہلے والی سدرہ ہے جو رو رو کر ہلکان ہو رہی تھی۔۔۔

ارے جاؤ تم اس کے پیچھے وہ نجانے کہاں چل پڑی ہے پلگی۔۔۔

عاطکہ نے فہد کو پکارا جو بت بنا کھڑا سدرہ کو جاتے دیکھ رہا تھا۔۔۔

ج جی۔۔۔وہ چونک کر کہتا اس کے پیچھے لپکا۔۔

وہ تیزی سے چل رہی تھی جب پیر اس کی میکسی میں اٹکنے کی وجہ سے وہ لڑکھڑا ئی

دھیان سے۔۔۔آہستہ چلو اس گھونگٹ میں تمہیں سہی سے نظر بھی نہیں آ رہا ہو گا۔۔

فہد نے اسے تھامتے ہوئے کہا۔۔۔سدرہ اپنی بے وقوفانہ حرکت پر شرمندہ ہوتی اس کے ہمراہ کمرے میں چل پڑی۔۔۔۔

....

کیوں ہنسی آ رہی ہے آپ دونوں کو۔۔۔

عائ زہ نے ہنستے ہوئے عرشان اور زین کو غصے سے کہا

ارے اتنی عزت افزائی ہوی ہے ہنسنا تو بنتا ہے۔۔۔

عرشان نے قہقہہ لگاتے ہوئے اسے مزید تپایا

بس کریں ایک دکھ کم ہے کیا۔۔سدرہ آپی تو شادی ہوتے ہی بدل گ ئی۔۔ کم از کم اپنے دلہے کا ہی خیال کر لیتی کتنی بے عزتی کی انہوں نے ہماری۔۔۔

ثمن نے رونی صورت بنائے کہا۔۔

اپنے دلہے کا ہی خیال کیا ہے ورنہ تم دونوں تو کنگلا کر دیتی اسے۔۔

زین نے دانتوں کی نمائش کرتے اسے وضاحت دی۔۔۔

عائزہ پیر پٹختی کمرے میں چلی گئی۔۔ جبکہ ثمن زین کو گھورتی ہوی کچن میں جا گھسی۔۔۔

....

آپ خوش ہیں اس شادی سے؟

فہد نے اس کے سامنے بیڈ پر بیٹھتے ہوئے کہا

جی۔۔۔

سدرہ نے بمشکل خلق سے آواز نکالی۔۔

پھر گھونگٹ اٹھالوں۔۔؟

اس نے اجازت مانگی تو سدرہ نے سر ہلادیا۔۔۔

آہستہ سے گھونگٹ الٹ کر دیکھتے ہی اس کی نظریں ساکت ہو گئیں۔۔۔

ہلکے سے میک اپ گلابی ہونٹ۔۔ بھرے بھرے گال۔۔۔ خوبصورت آنکھیں جو کاجل لگانے سے مزید قاتلانہ ہو گئی، تھیں۔۔

ماشاءاللہ

بے اختیار اس کے منہ سے تعریف نکلی۔۔ سدرہ نے جھینپ کر سر جھکالیا۔۔۔

ابھی تو بڑی شیرنی بن رہی تھیں اب کیوں شرما رہی ہیں آپ

فہد نے اسے چھیڑا

وہ سوری م مجھ سے خاموش نہ رہا گیا۔۔ آپ بھی چپ چاپ انہیں پیسے پکڑا دیتے اس لیے زبان پھسل گ ئی۔۔

اس نے معصومیت سے وضاحت دی تو فہد کو اس پر ٹوٹ کر پیار آیا۔۔

میری بیوی تو بہت سمجھدار ہے پہلے دن سے ہی میرا خیال رکھنا شروع ہو گ ئی۔۔

اس نے مسکرا کر اس کا ہاتھ پکڑتے ہوے کہا

میں آپ کو ہمیشہ خوش رکھنے کی کوشش کروں گا۔۔ پچھلی سب باتیں بھول کر ن ئی زندگی گزارنا چاہتا ہوں۔۔۔ آپ کے ساتھ۔۔۔

ساتھ دیں گی میرا؟؟

اس نے مان سے پوچھا۔۔ سدرہ نے دھیرے سے سر ہلا کر اس کے چہرے پر مسکراہٹ لائی تھی ۔۔

گہری اور زندگی سے بھر پور مسکراہٹ۔۔۔۔۔

ختم شدہ۔۔۔

الحمدللہ ناول مکمل ہو گیا۔۔ آپ سب نے مجھے سپورٹ کیا اس کے لیے دل سے شکریہ اللہ آپ کو خوش و خرم رکھے۔۔ آمین

ناول کیسا لگا ضرور بتائیے گا پلیز۔۔۔

نیکسٹ ناول کونسا شروع کروں؟؟

کوہ قاف کا سردار

گمراہی

تیرے عشق میں پاگل ہو گیا

تیرے سنگ چلیں گے ہر دم

بتائیے گا۔۔۔

Novel Hi Novel & Online Web Channel

السلامُ علیکم !

"ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل" آپ کے لیے لایا ایک سنہری موقع

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنے قلم کی آواز کو لوگوں تک پہچانا چاہتے ہیں، تو اپنی لکھی گئی کوئی بھی تحریر (حمد، نعت، ناول، افسانہ، آرٹیکل، ریسیپی، نظم، غزل، اقوال) یا جو بھی آپ کے ذہن میں ہو اور آپ لکھنا چاہتے ہیں، ہم تک پہچائیں۔ "ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل" بنے گا وہ سیڑھی جو آپ کو آپ کی پسندیدہ ویب سائیٹ تک پہنچانے کا ذریعہ بنے گا۔ اگر آپ اپنی تحریریں "ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل" کی ویب سائیٹ میں دینا چاہتے ہیں تو رابطہ کریں۔ "ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل" آپ کو آپ کے عین مطابق پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے تو جلدی سے قلم اٹھائیں اور لکھ ڈالیں جو آپ کے ذہن میں مرکوز ہے۔ شکریہ !

اپنی تحریریں ہمیں اس پتہ پر ارسال کریں۔

NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com

NovelHiNovel & OWC Official

NovelHiNovel@Gmail.Com

OnlineWebChannel @Gmail.Com

03155734959

ختم شُد

اگلا ناول صرف ناول ہی ناول "اور" آن لائن ویب چینل پر

NovelHiNovel.Com

OnlineWebChannel.Com

Novel Hi Novel & Online Web Channel

السلام علیکم !

ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کے لیے لایا ایک سنہری موقع

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنے قلم کی آواز کو لوگوں تک پہچانا چاہتے ہیں، تو اپنی لکھی گئی کوئی بھی تحریر (حمد، نعت، ناول، افسانہ، آرٹیکل، ریسیپی، نظم، غزل، اقوال) یا جو بھی آپ کے ذہن میں ہو اور آپ لکھنا چاہتے ہیں، ہم تک پہچائیں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل بنے گا وہ سیڑھی جو آپ کو آپ کی پسندیدہ ویب سائیٹ تک پہنچانے کا ذریعہ بنے گا۔ اگر آپ اپنی تحریریں ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل کی ویب سائیٹ میں دینا چاہتے ہیں تو رابطہ کریں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کو آپ کے عین مطابق پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے تو جلدی سے قلم اٹھائیں اور لکھ ڈالیں جو آپ کے ذہن میں مرکوز ہے۔ شکریہ !

اپنی تحریریں ہمیں اس پتہ پر ارسال کریں۔

NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com

NovelHiNovel & OWC Official

NovelHiNovel@Gmail.Com

OnlineWebChannel @Gmail.Com

03155734959